DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 02.09.2024

اخبارات	اہم قومی ومقامی خبریں	نمبرشمار
جنگ ودیگراخبارات	بلوچستان میں کوئی آپریشن نہیں ہورہا،معصوم شہریوں کوشہید کرنے والوں سے حساب لیاجائے،سرفرازبگٹی	01
جنگ ودیگراخبارات	سیلاب متاثرین کومشکل کی اس گھڑی میں تنہانہیں چھوڑیں گے،غلام رسول عمرانی	02
جنگ ودیگراخبارات	خاران کی ترقی وخوشحالی کیلئے ملکرجدوجہد کی جائے گی،شعیب نوشیروانی	03
مشرق ودیگراخبارات	صوبائی وزیراعلیٰ مددجتک نے مختلف شخصیات سے تعزیت کی	04
جنگ ودیگراخبارات	ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سے صوبائی وزیرسردارعبدالرحمان کھیتران کی ملاقات	05
مشرق ودیگراخبارات	سائنس کالج میں شارٹ سرکٹ کے باعث آگ لگنے سے 32 کمرے جل گئے،ترجمان صوبائی حکومت	06
جنگ ودیگراخبارات	بلوچستان سے عام انتخابات میں لگائے گئے سی سی ٹی وی کیمروں کی ریکارڈنگ طلب،الیکشن کمیشن	07
جنگ ودیگراخبارات	بلوچستان اسمبلی کااجلاس آج طلب	08
جنگ ودیگراخبارات	حکومت قدرتی وسائل کےفوائدمقامی لوگوں تک پہنچائے،سینیٹرعبدالقادر	09
آزادی ودیگراخبارات	حب ڈیم لبالب اسپیل وے سے پانی کااخراج ندی کامتبادل راستہ بند	10
جنگ ودیگراخبارات	بلوچستان کے ہسپتالوں میں ادویات کی قلت کامسئلہ سنگین	11
مشرق ودیگراخبارات	وطن پرمنڈلاتے خطرات کے مقابلے کیلئے متحدہوناہوگا،اصغراچکزئی	12
آزادی ودیگراخبارات	سائنس کالج واقعے کی تحقیقات ذمہ داروں کیخلاف کارروائی کی جائے،لشکری رئیسانی	13
جنگ ودیگراخبارات	بارشوں سے ہونے والےنقصانات کاجلدازالہ کیاجائے،مولانالونی	14
جنگ ودیگراخبارات	آپریشن کی بجائے عوام کوحقوق دیئے جائیں،جماعت اسلامی	15
جنگ ودیگراخبارات	رخشاں ڈویژن کی ترقی ہماری ترجیحات میں شامل ہے،سردارعمرگورگیج	16
جنگ ودیگراخبارات	بلوچستان میں بدانتظامی اورکرپشن ختم ہوجائے 50 فیصدامن قائم ہوجائے گا،مزدوروسیاسی رہنماوکلاءصحافی	17
جنگ ودیگراخبارات	چمن کےعوام ریاست مخالف نہیں بنیادی حقوق کاتحفظ چاہتے ہیں،پشتونخوامیپ	18

امن وامان:

باجوڑدھماکے میں ایک جاں بحق کوئٹہ میں چوکی کے قریب بم حملہ دوافرادزخمی،ژوب جامع مسجد خواجگان کے قریب فائرنگ سے دوبچے زخمی،ہرنائی نامعلوم افراد ایک شخص کوذبح کرکےفرار،خضدارگاج چھاروچی میں قبائلی تصادم دوافرادجاں بحق،کوئٹہ پسنی میں دھماکے باپ بیٹازخمی فورسزنےعلاقے کوگھیرلیا،

عوامی مسائل:

کوئٹہ مختلف علاقوں کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کاشکات ٹریفک متاثر حادثات میں اضافہ،کوئٹہ کھلےعام غیرقانونی بورنگ جاری زیرزمین پانی کی سطح تشویشناک حدتک بڑھ گئی،نواں کلی مین روڈٹوٹ پھوٹ کاشکارواں بارشوں کے دوران سڑک پرجابجاگڑھے بن گئے،

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 02.09.2024

اداریہ:

روزنامہ جنگ کوئٹہ نے "**بارشیں اور لینڈ سلائیڈنگ**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ ملک بھر میں جاری حالیہ مون سون سیزن کے دوران طوفانی بارشوں اور لینڈ سلائیڈنگ سے کئی مقامات پر انسانی جانوں کے ضیاع اور مکانات کو نقصان پہنچنے کی اطلاعات ہیں، ندی نالوں اور دریاؤں کی سطح بلند ہورہی ہے جس سے آنے والے لمحات میں سیلابی صورتحال لاحق ہوسکتی ہے۔ خیبر پختونخوا کے علاقے دیربالا میں لینڈ سلائیڈنگ کے باعث مٹی کا تودہ مکان پر کرنے سے ایک ہی خاندان کے 12 افراد جاں بحق ہوگئے جن میں 9 بچے دو خواتین اور ایک مرد شامل ہیں۔ بلوچستان کے علاقے بچ میں سیلابی ریلا گیس پائپ لائن بہا کر کے لے گیا جس سے صوبائی دارالحکومت کوئٹہ سمیت دیگر شہروں کو گیس کی فراہمی معطل ہوگئی۔ بلوچستان کے 10 اضلاع آفت زدہ قرار صوبے میں بارشوں سے کچے مکانات مہندم شہروں کے زمینی راستے منقطع سڑکیں اور کئی پل بہہ گئے۔ مکانات میں سیلابی پانی داخل ہونے سے لوگ کھلے آسمان تلے بیٹھے ہیں اور انھیں غذائی قلت کا سامنا ہے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے مطابق ملک بھر میں گزشتہ 27 روز میں ہونے والی بارشوں اور سیلابی صورتحال سے 245 افراد جاں بحق اور 446 زخمی ہوئے ہیں۔

اداریے:

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے "**بلوچستان، موسلادھار بارشیں سیلاب، کچے مکانات مہندم**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے "Broader political dialogue" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین:

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے "**بلوچستان میں دہشت گردی کیحالیہ واقعات نے ریاستی کمزوری کاپردہ چاک کیا؟**" کے عنوان سے زاہد کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ سینچری ایکسپریس کوئٹہ نے "**بلوچستان جل رہا ھے**" کے عنوان سے ڈاکٹر منصور نورانی کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ انتخاب کوئٹہ نے "**زوال کا اپنا ھی ایک مزہ ھے**" کے عنوان سے ایاز امیر کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

THE DAILY JANG QUETTA

روزنامہ جنگ کوئٹہ

بانی میر خلیل الرحمٰن

جلد 53 | پیر 27 صفر المظفر 1446ھ 2 ستمبر 2024ء | نمبر 241

بلوچستان میں کوئی آپریشن نہیں ہو رہا

معصوم شہریوں کو شہید کرنیوالوں سے حساب لیا جائے گا، وزیراعلیٰ بگٹی

ناراض بلوچ نہیں انکو دہشتگرد کہا جائے، حکومت بلوچستان شہداء کے لواحقین کو فی کس 20 لاکھ دیگی، ریاست مظلوم کیساتھ کھڑی ہے، پریس کانفرنس

کیپٹن محمد علی قریشی وطن کا بہادر سپوت، وفاقی وزیر داخلہ، سرفراز بگٹی اور کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم کی شہید کے اہلخانہ سے تعزیت، قبر پر حاضری

لاہور/کوئٹہ (این این آئی) وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ پاکستانیوں کا جو مقدس خون گرا ہے اس کے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا، معصوم شہریوں کو بسوں سے اتار کر شہید کیا گیا، کسی بلوچ نے پنجابی کو قتل نہیں کیا بلکہ دہشتگردوں نے پاکستانیوں کو شہید کیا ہے، بلوچستان حکومت شہداء کے لواحقین کو فی کس 20 لاکھ روپے دے گی، گاڑیوں کے نقصانات بھی حکومت بلوچستان پورا کرے گی، یہ ناراض بلوچ نہیں ان کو دہشتگرد کہا جائے، ان کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، گڈ یا بیڈ وائلنس کو برداشت نہیں کیا جا سکتا، صوبے کو جتھوں کے حوالے نہیں کیا جا سکتا، یہ پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں، کسی کو بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط نہیں کرنے دیا جائے گا، بلوچستان میں کوئی سیاسی مسئلہ نہیں نہ حقوق کی جنگ ہے، دہشتگرد قتل وغارت کر رہے ہیں، آئین کے اندر رہ کر کسی سے بھی مذاکرات ہو سکتے ہیں لیکن جو آئین کے فریم ورک سے باہر آزادی کی بات کر رہا ہے تو اس سے کیسے بات کی جا سکتی ہے، جو معصوم لوگوں کو شہید کریں کیا ان سے مذاکرات کروں یا انہیں کیفر کردار تک پہنچاؤں، ان سے بھیک مانگوں مذاکرات کروں، ان سے کسی قیمت پر مذاکرات نہیں ہو سکتے یہ عدالت میں پیش ہوں گے انہیں ضرور کیفر کردار تک پہنچائیں گے، بلوچستان میں آرمی ہے اور نہ کوئی آپریشن ہو رہا ہے۔ لاہور میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ معصوم شہری جن کا تعلق پنجاب سے تھا ان کو بسوں سے اتار کر جس بے دردی سے شہید کیا گیا میں پنجاب کے لوگوں کو کہنا چاہتا ہوں کسی بلوچ نے کسی پنجابی کو نہیں مارا بلکہ دہشتگردوں نے پاکستانیوں کو شہید کیا ہے، دہشتگردوں کا کوئی قوم، مذہب اور کوئی مسلک نہیں ہوتا بلکہ دہشتگرد کو دہشتگرد کہا جائے، بلوچ روایات میں مسافروں کی بڑی اہمیت ہوتی ہے خواتین اور بچوں کا احترام ہوتا ہے، معصوم شہریوں کو خواتین اور بچوں کے سامنے بسوں سے اتار کر شہید کرنا یہ بلوچ روایات نہیں، یہ اسلامی روایات ہیں اور نہ ہی معاشرہ اس کی اجازت دیتا ہے۔ حکومت اور ریاست مظلوم کے ساتھ کھڑی ہے جو معصوم شہری شہید ہوئے ہیں ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں ان کے لواحقین کے ساتھ ہیں اور ان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں، ایسے واقعات کے لئے مذمت کا لفظ بہت چھوٹا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسی لئے پنجاب میں حاضر ہوئے ہیں، ان دہشتگردوں سے کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی اور ان سے ایسے ہی نمٹا جائے گا جیسے دہشتگردوں سے سلوک کیا جاتا ہے۔ بلوچستان میں جو حالیہ واقعات ہوئے ہیں دہشتگردوں نے 9 مقامات پر حملہ کیا اور سارے آسان ہدف تھے، ایک پیرا ملٹری کی پوسٹ پر حملہ کیا جہاں تین ایف سی کے جوان شہید ہوئے، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ نقصان نہیں بلکہ سات خودکش دہشتگردوں کے باوجود انہیں یہاں بھرپور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا، جہاں جہاں ہدف بنایا گیا اس میں معصوم شہریوں پر حملہ کیا گیا معصوم لوگوں کو شہید کر دینا اور پھر ذمہ داری قبول کر لینا اس سے ثابت ہوتا ہے ان کی کپیسٹی نہیں ہے، انہیں بتانا چاہتے ہیں ظلم کا انجام بڑا بھیانک ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان اور ہماری سیکورٹی فورسز کی کپیسٹی بھی ہے اور اہلیت ہے جو مقدس خون گرا ہے جو مقدس خون بے دردی سے بہایا گیا ہے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا اور قانون کے مطابق سزائیں دلوائی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور آرمی چیف بلوچستان تشریف لائے اور ایپکس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ وفاقی حکومت نے شہداء کے لواحقین کے لئے امداد کا اعلان کیا ہے، بلوچستان حکومت بھی فی کس 20 لاکھ روپے دے گی، جو گاڑیوں کا نقصان ہوا ہے وہ بھی حکومت بلوچستان پورا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ دہشتگردوں کو بسا اوقات میڈیا اور سول سوسائٹی سپیس دیتے ہیں اور انہیں ناراض بلوچ کا نام دیا جاتا ہے، بلوچستان اسمبلی میں رولنگ دی جا چکی ہے کہ انہیں ناراض بلوچ نہیں کہا جائے گا بلکہ انہیں دہشتگرد کہا جائے گا، ہم ان کو دہشتگرد سمجھتے ہیں، جو دہشتگردی کی لہر ہے اس کو کچلا جائے، ہم اپنی رٹ کو قائم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں پاکستان کے خلاف ایک منظم سازش موجود ہے، دہشتگرد گروپ ہیں، اس کے ساتھ سوشل میڈیا ہے، سوشل موبلائزیشن ہے، یہ کردار ہیں جو پاکستان کے خلاف حملہ آور ہیں، رافنڈ ڈ لشکر ہیں اور حکومت کے پاس اس سب کے ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک بار پھر واضح کرنا چاہتا ہوں جو قوم پرستی کی بات کرتے ہیں ان کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، یہ ملک دشمن ایجنسیز کے آلہ کار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایپکس کمیٹی کی فارمیشن ہے، اختر مینگل اس کے ممبر نہیں، جو ممبر ہیں ان کو اس اجلاس میں بلایا جاتا ہے۔ انہوں نے مسنگ پرسنز کے حوالے سے سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان کے خلاف ایک منظم قسم کی سازش ہو رہی ہے، اس حوالے سے آرگنائز مہم چلائی جا رہی ہے اس میں سوشل میڈیا ہے، سوشل موبلائزیشن ہے، اگر آئین انہیں حق دیتا ہے کہ جلوس کریں وہیں آئین حکومت کو اختیار دیتا ہے کہ وہ آرگنائز کرے۔ انہوں نے کہا کہ سی پیک پاکستان کا مستقبل ہے اس نے پاکستان میں کردار ادا کرنا ہے، اس کے دوسرے فیز کی تیاریاں ہو رہی ہیں، ایسے میں داسو میں کیا ہوا، بلوچستان میں کیا ہوا، یہ صرف اور صرف پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ بتایا جائے بلوچستان میں کون سا سیاسی مسئلہ ہے اور کون سا حل چاہئے، بلوچستان میں سیاسی مسئلہ کیا ہے۔ ایک طرف دہشتگرد ہیں، رافنڈ ڈ لشکر ہے جو معصوم لوگوں کو شہید کر رہے ہیں، ریاستی اداروں پر حملہ آور ہیں، قومی املاک کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور پھر کنفیوژن پیدا کی جاتی ہے کہ سیاسی مسئلہ ہے، جنہوں نے بندوق اٹھائی ہوئی ہے کیا یہ سیاسی مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں سے بھی آواز آئی ہے کہ مذاکرات کریں۔ میں آئین کے فریم ورک کے اندر رہتے ہوئے تو مذاکرات کر سکتا ہوں لیکن اس سے باہر جو آزادی کی بات کر رہا ہے اس سے کیسے بات کی جا سکتی ہے، 23 معصوم لوگوں کو بسوں سے اتار کر شہید کر دیا گیا ان سے مذاکرات کروں یا انہیں کیفر کردار تک پہنچاؤں۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ میں واضح کر دوں بلوچستان میں کوئی آرمی نہیں، بلوچستان میں کوئی ملٹری آپریشن نہیں ہے، کوئٹہ میں پیرا ملٹری فورس ہے، تھرڈ کیپسٹی میں استعمال ہوتا ہے، ریاست نے ادارے بنائے ہیں تاکہ وہ تھریٹ کے چیلنج کو قبول کریں، اتنا بڑا چیلنج نہیں کہ آرمی کو استعمال کیا جائے۔ بلوچستان میں پیرا ملٹری ہے، ایف سی ہے، لیویز، سی ٹی ڈی اور پولیس ہے اور بڑی آسانی سے کام کیا جا سکتا ہے، اگر سوات طرز کے آپریشن کی ضرورت پڑی تو بالکل کیا جا سکتا ہے۔ فی الوقت ہم انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کر رہے ہیں۔ لوگ سوسائٹی کے اندر سے ہیں اس لئے مشکلات اور چیلنجز ہیں ہم پہلے بھی ان سے نمٹے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ ہیں جو بیرون ممالک پر تعیش زندگی گزار رہے ہیں اور یہاں کے نوجوانوں کو پراپیگنڈا ٹول کے ذریعے جذباتی کر کے پہاڑوں کی طرف بھیجا جاتا ہے، ان کے اپنے بچے بھی پرتعیش زندگی گزار رہے ہیں، انہیں انٹرپول کے ذریعے لانا چاہیے، ریڈ وارنٹس جاری ہونے چاہئیں کیونکہ یہ دہشتگردی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بشیر زیب بی ایل اے کا ہیڈ ہے یہ ساری ایک آرگنائزڈ رافنڈڈ دہشتگردی ہے۔

لاہور: وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی پریس کانفرنس کر رہے ہیں

لاہور/کوئٹہ (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی، وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی اور کور کمانڈر کوئٹہ لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان نے شہید کیپٹن محمد علی قریشی کی رہائشگاہ پر جا کر ان کے اہل خانہ سے تعزیت اور فاتحہ خوانی کی۔ وزیر داخلہ، وزیر اعلیٰ اور کور کمانڈر کوئٹہ نے شہید کیپٹن محمد علی قریشی کی عظیم قربانی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی نے کہا کہ شہید کیپٹن محمد علی قریشی وطن کا بہادر سپوت ہے جس کی جرأت اور بہادری کو سلام پیش کرتے ہیں۔ کور کمانڈر بلوچستان لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان نے کہا کہ کیپٹن محمد علی قریشی شہید کی قربانی پاک فوج اور پوری قوم کی دہشتگردی کے خلاف ناقابل شکست عزم کی علامت ہے۔ بعد ازاں وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی، وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی اور کور کمانڈر کوئٹہ لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان نے شہید کیپٹن محمد علی قریشی کی قبر پر حاضری دی، پھولوں کی چادر چڑھائی اور فاتحہ خوانی بھی کی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

e No.

لاہور، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی پریس کانفرنس کررہے ہیں، چیف سیکرٹری شکیل قادر خان بھی موجود ہیں

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

جلد 53 | پیر 27 صفر 1446ھ 02 ستمبر 2024ء صفحات 08 | شمارہ 65

رجسٹرڈ BC-m-13 | Email. mashriqqta2008@gmail.com | PTCL 081-2827345 081-2827344 | قیمت 30 روپے

پاکستانیوں کے مقدس خون کے ایک ایک قطرے کا حساب لیں گے کسی کو بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط نہیں کرنے دیا جائیگا لواحقین کو فی کس 20 لاکھ روپے ادا کرینگے وزیراعلیٰ

معصوم شہریوں کے قاتل ناراض بلوچ نہیں دہشتگرد ہیں

میر سرفراز بگٹی کی شہید کیپٹن محمد علی قریشی کے اہلخانہ سے تعزیت کے بعد پریس کانفرنس

بلوچستان میں آرمی ہے نہ کوئی آپریشن ہورہا، یہ ناراض بلوچ نہیں ان کو دہشتگرد کہا جائے، گڈ یا بیڈ وائلنس کو برداشت نہیں کیا جاسکتا، بلوچستان میں کوئی سیاسی مسئلہ نہیں نہ حقوق کی جنگ ہے

جو آئین کے فریم ورک سے باہر آزادی کی بات کر رہا ہے اس سے کیسے بات کی جائے، جو معصوم لوگوں کو شہید کریں کیا ان سے مذاکرات کروں یا انہیں کیفر کردار تک پہنچاؤں، لاہور میں پریس کانفرنس

پاکستان کو کمزور کرنے کی بلوچستان میں منظم سازش کی جارہی ہے، کسی کو بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط نہیں کرنے دیا جائے گا، صوبے کو جتھوں کو حوالے نہیں کیا جاسکتا یہ پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں

بلوچ روایات میں خواتین اور بچوں کا احترام ہوتا ہے، معصوم شہریوں کو خواتین اور بچوں کے سامنے بسوں سے اتار کر شہید کرنا بلوچ روایات نہیں، یہ اسلامی روایات ہیں اور نہ ہی معاشرہ اس کی اجازت دیتا ہے

بلوچستان میں پیراملٹری، لیویز، سی ٹی ڈی اور پولیس ہے، ہم انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کررہے، اگر سوات طرز کے آپریشن کی ضرورت پڑی تو بالکل کرینگے،، انہیں بتانا چاہتے ہیں ظلم کا انجام بڑا بھیانک ہے

وزیراعلیٰ بلوچستان، وزیر داخلہ، اور کور کمانڈر کوئٹہ کی شہید کیپٹن محمد علی قریشی کی رہائشگاہ آمد، شہید نے جواں مردی کے ساتھ دہشتگردوں کا مقابلہ کیا، ہمیں شہداء کی قربانیوں کی قدر ہے، اہلخانہ سے بات چیت

لاہور / کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ پاکستانیوں کا جو مقدس خون گرا ہے اس کے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا، معصوم شہریوں کو بسوں سے اتار کر شہید کیا گیا، کسی بلوچ نے پنجابی کو قتل نہیں کیا بلکہ دہشتگردوں .... بقیہ 2 صفحہ نمبر 7 پر

نے پاکستانیوں کو شہید کیا ہے، بلوچستان حکومت شہداء کے لواحقین کو فی کس 20 لاکھ روپے دے گی، گاڑیوں کے نقصانات بھی حکومت بلوچستان پورا کرے گی، یہ ناراض بلوچ نہیں ان کو دہشتگرد کہا جائے، ان کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، گڈ یا بیڈ وائلنس کو برداشت نہیں کیا جاسکتا، صوبے کو جتھوں کو حوالے نہیں کیا جاسکتا یہ پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں، کسی کو بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط نہیں کرنے دیا جائے گا، بلوچستان میں کوئی سیاسی مسئلہ نہیں نہ حقوق کی جنگ ہے، دہشتگرد قتل و غارت کر رہے ہیں، آئین کے اندر رہ کر کسی سے بھی مذاکرات ہوسکتے ہیں لیکن جو آئین کے فریم ورک سے باہر آزادی کی بات کر رہا ہے تو اس سے کیسے بات کی جاسکتی ہے، جو معصوم لوگوں کو شہید کریں کیا ان سے مذاکرات کروں یا انہیں کیفر کردار تک پہنچاؤں، ان سے بھیک مانگوں مذاکرات کرو، ان سے کسی قیمت پر مذاکرات نہیں ہوسکتے یہ عدالت میں پیش ہوں گے انہیں ضرور کیفر کردار تک پہنچیں گے، بلوچستان میں آرمی ہے اور نہ کوئی آپریشن ہو رہا ہے۔ لاہور میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں دہشتگردوں کے خلاف بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہونے والے کیپٹن محمد علی قریشی کی رہائشگاہ پر جاکر ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت اور فاتحہ خوانی کی ہے، شہید کی قبر پر بھی گئے ہیں، شہید کیپٹن محمد علی قریشی نے جواں مردی کے ساتھ دہشتگردوں کا مقابلہ کیا، ہمیں شہداء کی قربانیوں کی قدر ہے۔ انہوں نے کہا کہ معصوم شہری جن کا تعلق پنجاب سے تھا ان کو بسوں سے اتار کر جس بے دردی سے شہید کیا گیا میں پنجاب کے لوگوں کو کہنا چاہتا ہوں کسی بلوچ نے کسی پنجابی کو نہیں مارا بلکہ دہشتگردوں نے پاکستانیوں کو شہید کیا ہے، دہشتگردوں کی کوئی قوم، مذہب اور کوئی مسلک نہیں ہوتا بلکہ دہشتگرد کو دہشتگرد کہا جائے، بلوچ روایات میں مسافروں کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، خواتین اور بچوں کا احترام ہوتا ہے، معصوم شہریوں کو خواتین اور بچوں کے سامنے بسوں سے اتار کر شہید کرنا یہ بلوچ روایات نہیں، یہ اسلامی روایات ہیں اور نہ ہی معاشرہ اس کی اجازت دیتا ہے۔ حکومت اور ریاست مظلوم کے ساتھ کھڑی ہے جو معصوم شہری شہید ہوئے ہیں ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں ان کے لواحقین کے ساتھ ہیں اور ان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں، ایسے واقعات کے لئے مذمت کا لفظ بہت چھوٹا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسی لئے پنجاب میں حاضر ہوئے ہیں، ان دہشتگردوں سے کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی اور ان سے ایسے ہی نمٹا جائے گا جیسے دہشتگردوں سے سلوک کیا جاتا ہے۔ بلوچستان میں جو حالیہ واقعات ہوئے ہیں دہشتگردوں نے 9 مقامات پر حملہ کیا ہے اور سارے آسان ہدف تھے، ایک پیراملٹری کی پوسٹ پر حملہ کیا جہاں تین ایف سی کے جوان شہید ہوئے، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ نقصان نہیں بلکہ سات خودکش دہشتگردوں کے باوجود انہیں یہاں بھرپور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ہے، جہاں جہاں ہدف بنایا گیا اس میں معصوم شہریوں پر حملہ کیا گیا، معصوم لوگوں کو شہید کر دینا اور پھر ذمہ داری قبول کرلینا اس سے ثابت ہوتا ہے ان کی چپسٹی نہیں ہے، انہیں بتانا چاہتے ہیں ظلم کا انجام بڑا بھیانک ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان اور ہماری سکیورٹی فورسز کی کپیسٹی بھی ہے اور اہلیت ہے جو مقدس خون گرا ہے جو مقدس خون بے دردی سے بہایا گیا ہے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا اور قانون کے مطابق سزائیں دلوائی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم، وزیر داخلہ اور آرمی چیف بلوچستان تشریف لائے اور ایپکس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ وفاقی حکومت نے شہداء کے لواحقین کے لئے امداد کا اعلان کیا ہے، بلوچستان حکومت بھی فی کس 20 لاکھ روپے دے گی، جو گاڑیوں کا نقصان ہوا ہے وہ بھی حکومت بلوچستان پورا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ دہشتگردوں کو بسا اوقات میڈیا اور سول سوسائٹی سپیس دیتے ہیں اور انہیں ناراض بلوچ کا نام دیا جاتا ہے، بلوچستان اسمبلی میں رولنگ دی جاچکی ہے کہ انہیں ناراض بلوچ نہیں کہا جائے گا بلکہ انہیں دہشتگرد کہا جائے گا، ہم ان کو دہشتگرد سمجھتے ہیں، جو دہشتگردی کی لہر ہے اس کو کچلا جائے، ہم اپنی رٹ کو قائم کریں گے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

روزنامہ ایکسپریس کوئٹہ سینچری

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 22 شمارہ 260 پیر، 27 صفر المظفر، 2 ستمبر 2024، صفحات 8 قیمت 40 روپے

Page No.

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی لاہور میں پریس کانفرنس کر رہے ہیں

دہشتگردوں سے مذاکرات نہیں خون کے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائیگا، وزیراعلیٰ

معصوم لوگوں کو بسوں سے اتار کر شہید کرنیوالے ناراض بلوچ نہیں دہشتگرد ہیں، ان کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، سرفراز بگٹی

بلوچستان میں آرمی ہے نہ کوئی آپریشن ہو رہا، ضرورت پڑی تو سوات طرز کا آپریشن کیا جاسکتا ہے، لاہور میں پریس کانفرنس

لاہور/کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ پاکستانیوں کا جو مقدس خون گرا ہے اس کے ایک (باقی صفحہ 5 نمبر 21)

ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا، معصوم شہریوں کو بسوں سے اتار کر شہید کیا گیا، کسی بلوچ نے پنجابی کو قتل نہیں کیا بلکہ دہشتگردوں نے پاکستانیوں کو شہید کیا ہے، بلوچستان حکومت شہداء کے لواحقین کو فی کس 20 لاکھ روپے دے گی، گاڑیوں کے نقصانات بھی حکومت بلوچستان پورا کرے گی، یہ ناراض بلوچ نہیں ان کو دہشتگرد کہا جائے، ان کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، گنڈ یا بیڈ وائلنس کو برداشت نہیں کیا جاسکتا، صوبے کو جتھوں کو حوالے نہیں کیا جاسکتا یہ پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں، کسی کو بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط نہیں کرنے دیا جائے گا، بلوچستان میں کوئی سیاسی مسئلہ نہیں نہ حقوق کی جنگ ہے، دہشتگرد قتل و غارت کر رہے ہیں، آئین کے اندر رہ کر کسی سے بھی مذاکرات ہو سکتے ہیں لیکن جو آئین کے فریم ورک سے باہر آزادی کی بات کر رہا ہے تو اس سے کیسے بات کی جا سکتی ہے، جو معصوم لوگوں کو شہید کریں کیا ان سے مذاکرات کروں یا انہیں کیفر کردار تک پہنچاؤں، ان سے بھیک مانگوں مذاکرات کرو، ان سے کسی قیمت پر مذاکرات نہیں ہو سکتے یہ عدالت میں پیش ہوں گے انہیں ضرور کیفر کردار تک پہنچیں گے، بلوچستان میں آرمی ہے اور نہ کوئی آپریشن ہو رہا ہے۔ لاہور میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں دہشتگردوں کے خلاف بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہونے والے کیپٹن محمد علی قریشی کی رہائشگاہ پر جا کر ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت اور فاتحہ خوانی کی ہے، شہید کی قبر پر بھی گئے، شہید کیپٹن محمد علی قریشی نے جواں مردی کے ساتھ دہشتگردوں کا مقابلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور آرمی چیف بلوچستان تشریف لائے اور ایپکس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ وفاقی حکومت نے شہداء کے لواحقین کے لئے امداد کا اعلان کیا ہے، بلوچستان حکومت بھی فی کس 20 لاکھ روپے دے گی، جو گاڑیوں کا نقصان ہوا ہے وہ بھی حکومت بلوچستان پورا کرے گی۔ جو دہشتگردی کی لہر ہے اس کو کچلا جائے، ہم اپنی رٹ کو قائم کریں گے۔ بلوچستان کنفلکٹ زون ہے یہاں ایسے واقعات کا ہونا انہونی بات نہیں ہے لیکن جو ردعمل وہ بہت اہم ہے، دیکھنا ہوگا کہ حکومت یا ریاست کا ردعمل کیا ہے۔ جو قوم پرستی کی بات کی جاتی ہے اس کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، جیسے مذہب کے نام پر دہشتگردی کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ایسی قوم پرستی کا بھی اس سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے مسنگ پرسنز کے حوالے سے سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان کے خلاف ایک منظم قسم کی سازش ہو رہی ہے، اس حوالے سے آرگنائز مہم چلائی جا رہی ہے اس میں سوشل میڈیا ہے، سوشل موبلائزیشن ہے، اگر آئین انہیں حق دیتا ہے کہ جلوس کریں وہیں آئین حکومت کو اختیار دیتا ہے کہ وہ آرگنائز کرے۔ آپ ریاست کے خلاف دماغوں میں زہر اگلیں، آپ کو موبلائزیشن کر کے آواز چاہیے تاکہ لوگ آپ کی وکالت کریں کہ یہ مظلوم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سی پیک پاکستان کا مستقبل ہے اس نے پاکستان میں کردار ادا کرنا ہے، اس کے دوسرے فیز کی تیاریاں ہو رہی ہیں، ایسے میں داسو میں کیا ہوا، بلوچستان میں کیا ہوا، یہ صرف اور صرف پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی سازش ہے، بلوچستان میں سیاسی مسئلہ کیا ہے؟۔ ایک طرف دہشتگرد ہیں، "را" فنڈڈ لشکر ہے جو معصوم لوگوں کو شہید کر رہے ہیں، ریاستی اداروں پر حملہ آور ہیں، قومی املاک کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور پھر کنفیوژن پیدا کی جاتی ہے کہ سیاسی مسئلہ ہے، جنہوں نے بندوق اٹھائی ہوئی ہے کیا یہ سیاسی مسئلہ ہے، 23 معصوم لوگوں کو بسوں سے اتار کر شہید کر دیا گیا ان سے مذاکرات کروں یا انہیں کیفر کردار تک پہنچاؤں، کیا ان سے بھیک مانگوں مذاکرات کرو، کسی قیمت پر مذاکرات نہیں ہوں گے، یہ عدالت میں پیش ہوں گے اور ضرور کیفر کردار تک پہنچیں گے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ میں واضح کردوں بلوچستان میں کوئی آرمی نہیں ہے، بلوچستان میں کوئی ملٹری آپریشن نہیں ہے، کوئٹہ میں پیراملٹری فورس ہے، تھرڈ کیپسٹی میں استعمال ہوتا ہے، ریاست نے ادارے بنائے ہیں تاکہ وہ تھریٹ کے چیلنج کو قبول کریں، اتنا بڑا چیلنج نہیں کہ آرمی کو استعمال کیا جائے۔ بلوچستان میں پیراملٹری ہے، ایف سی ہے، لیویز، سی ٹی ڈی اور پولیس ہے اور بڑی آسانی سے کام کیا جاسکتا ہے، اگر سوات طرز کے آپریشن کی ضرورت پڑی تو بالکل کیا جاسکتا ہے۔ فی الوقت ہم انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کر رہے ہیں۔ لوگ سوسائٹی کے اندر سے ہیں اس لئے مشکلات اور چیلنجز ہیں، ہم پہلے بھی ان سے نمٹے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حقوق کی جنگ کی بات کی جاتی ہے، بتایا جائے کون سے حقوق ہیں، جو ڈویلپمنٹ لاہور میں ہوتی ہے کیا وہ گوجرانوالہ میں ہے، جو کراچی میں ہے کیا وہ کشمور میں ہے، جو پشاور میں ہے کیا وہ مردان میں ہے، یہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے، یہاں بھی کنفیوژن پیدا کی جا رہی ہے، کوئی حقوق کی جنگ نہیں، یہ صرف اور صرف دہشتگردی ہے آئین پاکستان نے بلوچستان کو اس کے حقوق دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ ہیں جو بیرون ممالک پر تعیش زندگی گزار رہے ہیں اور یہاں کے نوجوانوں کو پراپیگنڈا ٹول کے ذریعے جذباتی کر کے پہاڑوں کی طرف سے بھیجا جاتا ہے، ان کے اپنے بچے بھی پر تعیش زندگی گزار رہے ہیں، انہیں انٹرپول کے ذریعے لانا چاہیے، ریڈ وارنٹس جاری ہونے چاہئیں کیونکہ یہ دہشتگردی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بشیر زیب بی ایل اے کا ہیڈ ہے یہ ساری ایک آرگنائزڈ "را" فنڈڈ دہشتگردی ہے۔

وزیراعلیٰ بلوچستان و دیگر کی شہید لیفٹیننٹ محمد علی کے گھر آمد

وفاقی وزیر داخلہ، کور کمانڈر کوئٹہ کے ہمراہ شہید کیپٹن کے والدین سے ملاقات

قبر پر حاضری، پھولوں کی چادر چڑھائی، وطن کے بہادر سپوت تھے، نقوی، سرفراز بگٹی

لاہور (ایکسپریس رپورٹر، این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ، وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی اور کور کمانڈر کوئٹہ کی نصیر آباد لاہور میں شہید کیپٹن محمد علی قریشی کی رہائش گاہ آمد، وفاقی وزیر داخلہ اور وزیر اعلیٰ بلوچستان نے شہید کیپٹن محمد علی قریشی کے والدین سے ملاقات کی اور (باقی صفحہ 5 نمبر 13)

دعا کی۔ اس موقع پر محسن نقوی نے کہا کہ شہید کیپٹن محمد علی قریشی نے بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے دہشتگردوں کے مذموم عزائم کو ناکام بنایا۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ شہید کیپٹن محمد علی قریشی وطن کا بہادر سپوت تھے جس کی جرات اور بہادری کو سلام پیش کرتے ہیں لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان نے کہا کہ ان کی قربانی پاک فوج اور پوری قوم کی دہشت گردی کے خلاف ناقابل شکست عزم کی علامت ہے۔ بعدازاں وفاقی وزیر داخلہ، وزیر اعلیٰ بلوچستان اور کور کمانڈر کوئٹہ نے قبر پر حاضری دی پھولوں کی چادر چڑھائی اور فاتحہ خوانی بھی کی۔ یاد رہے کیپٹن محمد علی قریشی 26 اگست 2024 کو بلوچستان میں دہشت گردوں کیخلاف بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے تھے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No.__________ Page No.__________

THE DAILY INTEKHAB (Quetta)

روزنامہ انتخاب کوئٹہ

رجسٹرڈ نمبر بی سی I-4

قیمت 30 روپے

صفحات

www.dailyintekhab.PK
Intekhabnews@gmail.com
Quetta Ph:081-2822909

جلد نمبر 31 | بروز پیر 2 ستمبر 2024ء بمطابق 27 صفر المظفر 1446ھ | شمارہ نمبر 241

بی ایل اے نے 9 مقامات پر حملے کئے حساب ضرور ہوگا

سرفراز بگٹی

بلوچستان میں آرمی ہے نہ کوئی آپریشن ہورہا ہے، پاکستانیوں کا جو مقدس خون گرا ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا، کسی بلوچ نے پنجابیوں کو قتل نہیں کیا، دہشت گردوں نے پاکستانیوں کو مارا، یہ ناراض بلوچ نہیں

بے گناہوں کو مارنے والوں کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، گڈ یا بیڈ وائلنس کو برداشت نہیں کیا جاسکتا، کسی کو بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط کرنے نہیں دیا جائے گا، پریس کانفرنس، لواحقین کو فی کس 20 لاکھ دینے کا اعلان

لاہور/کوئٹہ (این این آئی) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ پاکستانیوں کا جو مقدس خون گرا ہے اس کے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا، معصوم شہریوں کو بسوں سے اتار کر شہید کیا گیا، کسی بلوچ نے پنجابی کو قتل نہیں کیا بلکہ دہشتگردوں نے پاکستانیوں کو شہید کیا ہے، بلوچستان حکومت شہداء کے لواحقین کو فی کس 20 لاکھ روپے دے گی، گاڑیوں کے نقصانات بھی حکومت بلوچستان پورا کرے گی، یہ ناراض بلوچ نہیں ان کو دہشتگرد کہا جائے، ان کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، گڈ یا بیڈ وائلنس کو برداشت نہیں کیا جا سکتا، صوبے کو جتھوں کو حوالے نہیں کیا جا سکتا یہ پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے

بقیہ نمبر 47 صفحہ 7 پر

ہیں، کسی کو بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط نہیں کرنے دیا جائے گا، بلوچستان میں کوئی سیاسی مسئلہ نہیں نہ حقوق کی جنگ ہے، دہشتگرد قتل و غارت کررہے ہیں، آئین کے اندر رہ کر کسی سے بھی مذاکرات ہو سکتے ہیں لیکن جو آئین کے فریم ورک سے باہر آزادی کی بات کررہا ہے تو اس سے کیسے بات کی جا سکتی ہے، جو معصوم لوگوں کو شہید کریں کیا ان سے مذاکرات کروں یا انہیں کیفر کردار تک پہنچاؤں، ان سے بھیک مانگوں مذاکرات کرو، ان سے کسی قیمت پر مذاکرات نہیں ہو سکتے یہ عدالت میں پیش ہوں گے انہیں ضرور کیفر کردار تک پہنچیں گے، بلوچستان میں آرمی ہے اور نہ کوئی آپریشن ہورہا ہے۔ لاہور میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں دہشتگردوں کے خلاف بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہونے والے کیپٹن محمد علی قریشی کی رہائشگاہ پر جاکر ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت اور فاتحہ خوانی کی ہے، شہید کی قبر پر بھی گئے ہیں، شہید کیپٹن محمد علی قریشی نے جواں مردی کے ساتھ دہشتگردوں کا مقابلہ کیا، ہمیں شہداء کی قربانیوں کی قدر ہے۔ انہوں نے کہا کہ معصوم شہری جن کا تعلق پنجاب سے تھا ان کو بسوں سے اتار کر جس بے دردی سے شہید کیا گیا میں پنجاب کے لوگوں کو کہنا چاہتا ہوں کسی بلوچ نے کسی پنجابی کو نہیں مارا بلکہ دہشتگردوں نے پاکستانیوں کو شہید کیا ہے، دہشتگردوں کی کوئی قوم، مذہب اور کوئی مسلک نہیں ہوتا بلکہ دہشتگرد کو دہشتگرد کہا جائے، بلوچ روایات میں مسافروں کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، خواتین اور بچوں کا احترام ہوتا ہے، معصوم شہریوں کو خواتین اور بچوں کے سامنے بسوں سے اتار کر شہید کر

یہ بلوچ روایات نہیں، یہ اسلامی روایات ہیں اور نہ ہی معاشرہ اس کی اجازت دیتا ہے۔ حکومت اور ریاست مظلوم کے ساتھ کھڑی ہے جو معصوم شہری شہید ہوئے ہیں ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں ان کے لواحقین کے ساتھ ہیں اور ان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں، ایسے واقعات کے لئے مذمت کا لفظ بہت چھوٹا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسی لئے پنجاب میں حاضر ہوئے ہیں، ان دہشتگردوں سے کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی اور ان سے ایسے ہی نمٹا جائے گا جیسے دہشتگردوں سے سلوک کیا جاتا ہے۔ بلوچستان میں جو حالیہ واقعات ہوئے ہیں دہشتگردوں نے 9 مقامات پر حملہ کیا ہے اور سارے آسان ہدف تھے، ایک بڑا ملٹری کی پوسٹ پر حملہ کیا جہاں تین ایف سی کے جوان شہید ہوئے، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ نقصان نہیں بلکہ سات خودکش دہشتگردوں کے باوجود انہیں یہاں بھرپور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ہے، جہاں جہاں ہدف بنایا گیا اس میں معصوم شہریوں پر حملہ کیا گیا معصوم لوگوں کو شہید کر دینا اور پھر ذمہ داری قبول کر لینا اس سے ثابت ہوتا ہے ان کی کیپسٹی نہیں ہے، انہیں بتانا چاہتے ہیں ظلم کا انجام بڑا بھیانک ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان اور ہماری سیکورٹی فورسز کی کیپسٹی بھی ہے اور اہلیت ہے جو مقدس خون گرا ہے جو مقدس خون بے دردی سے بہایا گیا ہے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا اور قانون کے مطابق سزائیں دلوائی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور آرمی چیف بلوچستان تشریف لائے اور اپیکس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ وفاقی حکومت نے شہداء کے لواحقین کے لئے امداد کا اعلان کیا ہے، بلوچستان حکومت بھی فی کس 20 لاکھ روپے دے گی، جو گاڑیوں کا نقصان ہوا ہے وہ بھی حکومت بلوچستان پورا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ دہشتگردوں کو بسا اوقات میڈیا اور سول سوسائٹی ویسے دیتے ہیں اور انہیں ناراض بلوچ کا نام دیا جاتا ہے، بلوچستان اسمبلی میں رولنگ دی جا چکی ہے کہ انہیں ناراض بلوچ نہیں کہا

پشتونوں کو بھی مار رہے ہیں، ہم اس تقسیم کو انگیج نہیں کر سکتے، ہم سب پہلے پاکستانی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست ناکام نہیں ہے حکومت کی ناکامی اور کوتاہی ہو سکتی ہے لیکن ریاست کی ناکامی نہیں ہے۔ گوریلا وار ہے، یہ کھلنے والا خطہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچے میں رحیم یار خان میں آپریشن ہوتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے رحیم یار خان میں کچے میں آپریشن ہورہا ہے پورے پنجاب میں آپریشن نہیں کہا جاتا، لیکن بلوچستان میں پورے بلوچستان میں آپریشن کہا جاتا ہے، وہاں کہیں آپریشن نہیں ہورہا، جو قتل و غارت میں شامل ہوگا اس کے پیچھے ضرور جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو کمزور کرنے کی منظم سازش ہے اور اس میں شامل لوگ تین حصوں سے کامیاب ہیں جس میں دہشتگرد ہیں، سوشل میڈیا ہے جس میں نوجوان کو ریاست سے دور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، سوشل موبلائزیشن ہے، یہ وکٹم کارڈ کھیلتے ہیں، میں پھر کہوں گا ان کو ناراض بلوچ نہ کہیں یہ دہشتگرد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ ہیں جو بیرون ممالک پر تعیش زندگی گزار رہے ہیں اور یہاں کے نوجوانوں کو پراپیگنڈا ٹول کے ذریعے جذباتی کر کے پہاڑوں کی طرف سے بھیجا جاتا ہے، ان کے اپنے بچے بھی پر تعیش زندگی گزار رہے ہیں، انہیں انٹرپول کے ذریعے لانا چاہیے مزید وارنٹس جاری ہونے چاہئیں کیونکہ یہ دہشتگردی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بشیر زیب بی ایل اے کا ہیڈ ہے یہ ساری ایک آرگنائزڈ مرد ہدف دہشتگردی ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. ______ Page No. ______

Daily Qudrat Quetta
روزنامہ قدرت کوئٹہ
چیف ایڈیٹر نعمت اللہ
جلد 20 سوموار 02 ستمبر 2024ء 27 صفر المظفر 1446ھ شمارہ 147

کسی بلوچ نے پنجابی کو قتل نہیں کیا بلکہ دہشتگردوں نے پاکستانیوں کو شہید کیا ہے، میر سرفراز بگٹی

بلوچستان میں آرمی ہے نہ کوئی آپریشن ہو رہا ہے، پاکستانیوں کا جو مقدس خون گرا ہے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا' میر سرفراز بگٹی یہ ناراض بلوچ نہیں ان کو دہشتگرد کہا جائے، ان کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، گڈ یا بیڈ وائلنس کو برداشت نہیں کیا جا سکتا

پاکستان کو کمزور کرنے کی بلوچستان میں منظم سازش ہے، کسی کو بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط نہیں کرنے دیا جائے گا بلوچستان میں کوئی سیاسی مسئلہ نہیں نہ حقوق کی جنگ ہے، جو آئین کے فریم ورک سے باہر آزادی کی بات کر رہا ہے اس سے کیسے بات کی جائے

لاہور/کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ پاکستانیوں کا جو مقدس خون گرا ہے اس کے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا، معصوم شہریوں کو بسوں سے اتار کر شہید کیا گیا، کسی بلوچ نے پنجابی کو قتل نہیں کیا بلکہ دہشتگردوں نے پاکستانیوں بقیہ 1 صفحہ 6 پر

کوئٹہ، وزیراعلیٰ میر سرفراز احمد بگٹی پریس کانفرنس کر رہے ہیں، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان بھی موجود ہیں

دے رہا ہے پورے شہر میں جگہ جگہ کچرے گندگی کے ڈھیر پیدل چلنے والوں کیلئے تکلیف کا باعث بنی ہوئی ہیں اسٹوڈنٹس بھی بڑی مشکل سے ان گندگی و کچرے سے گزر کر اسکول آتے جاتے ہیں اس صورتحال میں اگر صفائی ستھرائی ونکاسی آب و مچھر مار اسپرے مہم شروع نہیں کیا گیا تو آنے والے دنوں میں گندگی میں مختلف اقسام کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں مقامی و ضلعی و صوبائی حکومت اس جانب توجہ فرمائیں تاکہ عوام ان پریشانیوں و تکالیف سے محفوظ رہ سکیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ

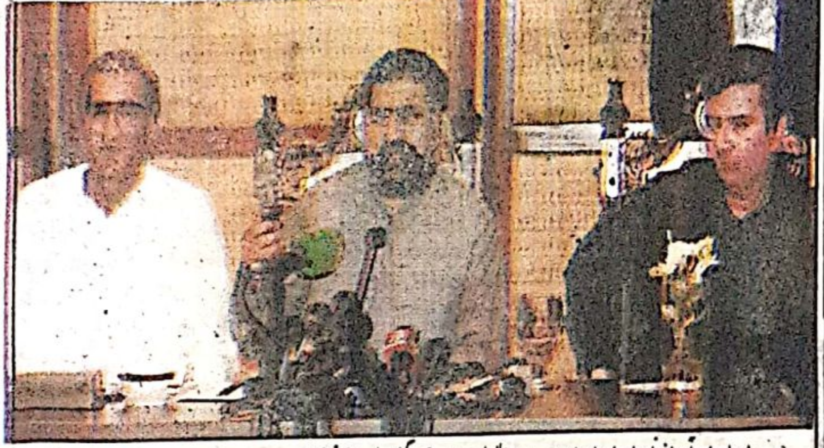

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆لاہور، وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی پریس کانفرنس کر رہے ہیں☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

DAILY ZAMANA
روزنامہ زمانہ کوئٹہ
چیف ایڈیٹر: محمد حیدر امین
پیر 2 ستمبر 2024ء، 27 صفر المظفر 1446ھ | صفحات 6 | قیمت 20 روپے | شمارہ 241

کسی کو بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط نہیں کرنے دیا جائے گا، وزیر اعلیٰ بلوچستان

بلوچستان میں آرمی ہے نہ کوئی آپریشن ہو رہا ہے، پاکستانیوں کا جو مقدس خون گرا ہے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا

وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی، وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی اور کور کمانڈر کوئٹہ لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان کی شہید کیپٹن محمد علی قریشی کی رہائشگاہ پر جا کر ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت اور فاتحہ خوانی کی

لاہور/کوئٹہ (این این آئی) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ پاکستانیوں کا جو مقدس خون گرا ہے اس کے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا، معصوم شہریوں کو بسوں سے اتار کر شہید کیا گیا، کسی بلوچ نے پنجابی کو قتل نہیں کیا بلکہ دہشتگردوں نے پاکستانیوں کو شہید کیا ہے، بلوچستان حکومت شہداء کے لواحقین کو فی کس 20 لاکھ روپے دے گی، گاڑیوں کے نقصانات بھی حکومت بلوچستان پورا کرے گی، یہ ناراض بلوچ نہیں ان کو دہشتگرد کہا جائے، ان کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، گڈ یا بیڈ وائلنس کو برداشت نہیں کیا جا سکتا، صوبے کو جتھوں کو حوالے نہیں کیا جا سکتا یہ پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں، کسی کو بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط نہیں کرنے دیا جائے گا، بلوچستان میں کوئی سیاسی مسئلہ نہیں نہ حقوق کی جنگ ہے، دہشتگرد قتل و غارت کر رہے ہیں، آئین کے اندر وہ کرسی سے بھی مذاکرات ہو سکتے ہیں لیکن جو آئین کے فریم ورک سے باہر آزادی کی بات کر رہا ہے تو اس سے کیسے بات کی جا سکتی ہے، جو معصوم لوگوں کو شہید کریں کیا ان سے مذاکرات کروں یا انہیں کیفر کردار تک پہنچاؤں، ان سے بھیک مانگوں مذاکرات کرو، ان سے کسی قیمت پر مذاکرات نہیں ہو سکتے یہ عدالت میں پیش ہوں گے انہیں ضرور کیفر کردار تک پہنچیں گے، بلوچستان میں آرمی ہے اور نہ کوئی آپریشن ہو رہا ہے۔ لاہور میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں دہشتگردوں کے خلاف بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہونے والے کیپٹن محمد علی قریشی کی رہائشگاہ پر جا کر ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت اور فاتحہ خوانی کی ہے، شہید کی قبر پر بھی گئے ہیں شہید کیپٹن محمد علی قریشی نے جواں مردی کے ساتھ دہشتگردوں کا مقابلہ کیا، ہمیں شہداء کی قربانیوں کی قدر ہے۔ انہوں نے کہا کہ معصوم شہری جن کا تعلق پنجاب سے تھا ان کو بسوں سے اتار کر جس بے دردی سے شہید کیا گیا میں پنجاب کے لوگوں کو کہنا چاہتا ہوں کسی بلوچ نے کسی پنجابی کو نہیں مارا بلکہ دہشتگردوں نے پاکستانیوں کو شہید کیا ہے، دہشتگردوں کی کوئی قوم، مذہب اور کوئی مسلک نہیں ہوتا بلکہ دہشتگرد کو دہشتگرد کہا جائے، بلوچ روایات میں مسافروں کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، خواتین اور بچوں کا احترام ہوتا ہے، معصوم شہریوں کو خواتین اور بچوں کے سامنے بسوں سے اتار کر شہید کرنا یہ بلوچ روایات نہیں، یہ اسلامی روایات ہیں اور نہ ہی معاشرہ اس کی اجازت دیتا ہے۔ حکومت اور ریاست مظلوم کے ساتھ کھڑی ہے جو معصوم شہری شہید ہوئے ہیں ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں ان کے لواحقین کے ساتھ ہیں اور ان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں، ایسے واقعات کے لئے مذمت کا لفظ بہت چھوٹا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسی لئے پنجاب میں حاضر ہوئے ہیں، ان دہشتگردوں سے کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی اور ان سے ایسے ہی نمٹا جائے گا جیسے دہشتگردوں سے سلوک کیا جاتا ہے۔ بلوچستان میں جو حالیہ واقعات ہوئے ہیں دہشتگردوں نے 9 مقامات پر حملہ کیا ہے اور سارے آسان ہدف تھے، ایک پیرا ملٹری کی پوسٹ پر حملہ کیا جہاں تین ایف سی کے جوان شہید ہوئے، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ نقصان نہیں بلکہ سات خود کش دہشتگردوں کے باوجود انہیں یہاں بھرپور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ہے، جہاں جہاں ہدف بنایا گیا اس میں معصوم شہریوں پر حملہ کیا گیا، معصوم لوگوں کو شہید کر دینا اور پھر ذمہ داری قبول کر لینا اس سے ثابت ہوتا ہے ان کی کیپسٹی نہیں ہے، انہیں بتانا چاہتے ہیں ظلم کا انجام بڑا بھیانک ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان اور ہماری سکیورٹی فورسز کی کیپسٹی بھی ہے اور اہلیت ہے جو مقدس خون گرا ہے جو مقدس خون بے دردی سے بہایا گیا ہے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا اور قانون کے مطابق سزائیں دلوائی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور آرمی چیف بلوچستان تشریف لائے اور ایپکس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ وفاقی حکومت نے شہداء کے لواحقین کے لئے امداد کا اعلان کیا ہے، بلوچستان حکومت بھی فی کس 20 لاکھ روپے دے گی، جو گاڑیوں کا نقصان ہوا ہے وہ بھی حکومت ریاست کا ردعمل کیا ہے۔ جو قوم پرستی کی بات کی جاتی ہے اس کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، جیسے مذہب کے نام پر دہشتگردی کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ایسی قوم پرستی کا بھی اس سے کوئی تعلق نہیں، اس کی شدت سے مذمت کی جانی چاہیے، گڈ اور بیڈ وائلنس کو برداشت نہیں کیا جا سکتا، صوبے کو جتھوں کے حوالے نہیں کیا جا سکتا، یہ پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں، یہ بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط کرنا چاہتے ہیں لیکن اس کو مسلط نہیں کرنے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں پنجاب کے بھائیوں، پاکستانی بھائیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کے لئے آیا ہوں، بلوچستان حکومت، وہاں کے لوگوں کے دل شہداء کے ورثاء کے ساتھ دھڑکتے ہیں، اس طرح کے واقعات دہشتگردی کے خلاف جنگ میں ہمارے عزم کو کمزور نہیں کر سکتے، ان شاء اللہ اس مقدس خون کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں دہشتگردوں، سہولت کاروں اور ہمدردی رکھنے والوں کا مکس اپ ہے اور یہ واقعات کرتے ہیں، جو سہولت کار ہیں ہماری انٹیلی جنس کی استعداد ہے، فورسز کی استعداد ہے انہیں ضرور کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں پاکستان کے خلاف ایک منظم سازش موجود ہے، دہشتگرد گروپ ہیں، اس کے ساتھ سوشل میڈیا ہے۔

THE DAILY INTEKHAB (HUB)

روزنامہ انتخاب حب بلوچستان

رجسٹرڈ نمبر ایل بی I-3

قیمت 40 روپے — صفحات 8

www.dailyintekhab.pk

Hub Ph: 0853-363533

Karachi Ph: 021-32631089 & 32634518

جلد نمبر 36 | بروز اتوار یکم ستمبر 2024ء بمطابق 26 صفر المظفر 1446ھ | شمارہ نمبر 240

کوئٹہ شہر صوبے کا چہرہ، صفائی ستھرائی کا نظام مزید موثر بنایا جائیگا، وزیراعلیٰ

کوئٹہ میں سرکاری اراضی پر قائم دکانوں کی مکمل تفصیلات آئندہ اجلاس میں پیش کی جائیں، سرفراز بگٹی کی ہدایت

شہر کی بڑی سڑکوں کی خوبصورتی برقرار رکھنے کیلئے دیواروں پر چاکنگ کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی، اجلاس میں فیصلہ

کوئٹہ (ن ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت کوئٹہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سے متعلق جائزہ اجلاس یہاں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا اجلاس میں پارلیمانی سیکرٹری پی اینڈ ڈی اسفندیار خان کاکڑ، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان سیکرٹری بلدیات عبدالرؤف بلوچ، چیئرمین بی آر اے نورالحق بلوچ، کمشنر کوئٹہ ڈویژن حمزہ شفقات اور سی ای او پی پی بورڈ فیصل خان سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی اجلاس میں کمشنر کوئٹہ

بقیہ نمبر 45 صفحہ 7 پر

ڈویژن حمزہ شفقات نے کوئٹہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پر بریفنگ دی اجلاس کو دی جانے والی بریفنگ میں بتایا گیا کہ کوئٹہ شہر اور اس کے مضافاتی علاقوں میں کچرا اٹھانے کا کام جاری ہے نالوں کی مکمل ڈی سلٹنگ کی جاری ہے اور نالوں کے اوپر تعمیرات کا خاتمہ کیا جارہا ہے اور ہسپتالوں کے فضلے کو جلایا جارہا ہے اور تجاوزات کے خلاف بھی مہم جاری ہے جبکہ ریڑھی بانوں کے لئے جوائنٹ روڈ کوئٹہ میں ریڑھی بازار کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے اجلاس میں کوئٹہ شہر میں قائم اسٹیرلس لائنس کو پی پی موڈ پر چلانے کا فیصلہ کیا گیا جبکہ اجلاس کو کوئٹہ میں کیٹل بلدیہ ٹریڈ لائسنس کلیکشن اور مذبح خانوں سے متعلق بھی بریف کیا گیا اور اس سے متعلق اہم فیصلے بھی کیے گئے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ کوئٹہ شہر کی بڑی سڑکوں کی خوبصورتی برقرار رکھنے کے لئے دیواروں پر وال چاکنگ کرنے والوں کی خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی وزیراعلیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ہدایت کی کہ کوئٹہ شہر میں سرکاری اراضی پر قائم دکانوں کی مکمل تفصیلات آئندہ اجلاس میں پیش کی جائے اجلاس میں میٹروپولیٹن کوئٹہ کے ملازمین کے مسائل اور دیگر متعلقہ امور کا بھی جائزہ لیا گیا وزیراعلیٰ نے کہا کہ کوئٹہ شہر ہمارے صوبے کا چہرہ ہے اس کی خوبصورتی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے صفائی اور کوڑا اٹھانے کے عمل کو کوئٹہ شہر سمیت مضافات تک وسعت [illegible] صوبائی حکومت

شہر کی صفائی کے لئے درکار تمام مطلوبہ فنڈز فراہم کرے گی اور کوئٹہ میں صفائی کے نظام کو مزید موثر بنایا جائے گا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

www.dailyazadiquetta.com ویب سائٹ
بلوچستان کا سب سے زیادہ پڑھا جانے والا اخبار
ABC CERTIFIED
باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی صدیق بلوچ

جلد نمبر-23 | پیر 02 ستمبر 2024ء بمطابق 27 صفر المظفر 1446ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر-239

Bullet No.________ Page No.________

بلوچستان میں آرمی ہے نہ کوئی آپریشن ہو رہا ہے

پاکستانیوں کا جو مقدس خون گرا ہے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا

سرفراز بگٹی

کسی بلوچ نے پنجابی کو قتل نہیں کیا بلکہ دہشتگردوں نے پاکستانیوں کو شہید کیا ہے، شہداء کے لواحقین کو فی کس 20 لاکھ روپے ادا کریں گے

یہ ناراض بلوچ نہیں ان کو دہشتگرد کہا جائے، ان کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، گڈ یا بیڈ وائلنس کو برداشت نہیں کیا جا سکتا

بلوچستان میں کوئی سیاسی مسئلہ نہیں نہ حقوق کی جنگ ہے، جو آئین کے فریم ورک سے باہر آزادی کی بات کررہا ہے اس سے کیسے بات کی جائے، پریس کانفرنس سے خطاب

لاہور / کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ پاکستانیوں کا جو مقدس خون گرا ہے اس کے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا، معصوم شہریوں کو بسوں سے اتار کر شہید کیا گیا، کسی بلوچ نے پنجابی کو قتل نہیں کیا بلکہ دہشتگردوں نے پاکستانیوں کو شہید کیا ہے، بلوچستان حکومت شہداء کے لواحقین کو فی کس 20 لاکھ روپے دے گی، گاڑیوں کے نقصانات بھی حکومت بلوچستان پورا کرے گی، یہ ناراض بلوچ نہیں ان کو دہشتگرد کہا جائے، ان کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں (بقیہ نمبر 35 صفحہ نمبر 2 پر)

، گڈ یا بیڈ وائلنس کو برداشت نہیں کیا جا سکتا، صوبے کو جتھوں کو حوالے نہیں کیا جا سکتا یہ پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں، کسی کو بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط نہیں کرنے دیا جائے گا، بلوچستان میں کوئی سیاسی مسئلہ نہیں نہ حقوق کی جنگ ہے، دہشتگرد قتل و غارت کررہے ہیں، آئین کے اندر رہ کر کسی سے بھی مذاکرات ہو سکتے ہیں لیکن جو آئین کے فریم ورک سے باہر آزادی کی بات کررہا ہے تو اس سے کیسے بات کی جا سکتی ہے، جو معصوم لوگوں کو شہید کریں کیا ان سے مذاکرات کروں یا انہیں کیفر کردار تک پہنچاؤں، ان سے بھیک مانگوں مذاکرات کرو، ان سے کسی قیمت پر مذاکرات نہیں ہو سکتے یہ عدالت میں پیش ہوں گے انہیں ضرور کیفر کردار تک پہنچیں گے، بلوچستان میں آرمی ہے اور نہ کوئی آپریشن ہو رہا ہے۔ لاہور میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں دہشتگردوں کے خلاف بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہونے والے کیپٹن محمد علی قریشی کی رہائشگاہ پر جا کر ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت اور فاتحہ خوانی کی ہے، شہید کی قبر پر بھی گئے ہیں، شہید کیپٹن محمد علی قریشی نے جواں مردی کے ساتھ دہشتگردوں کا مقابلہ کیا، ہمیں شہداء کی قربانیوں کی قدر ہے۔ انہوں نے کہا کہ معصوم شہری جن کا تعلق پنجاب سے تھا ان کو بسوں سے اتار کر جس بے دردی سے شہید کیا گیا میں پنجاب کے

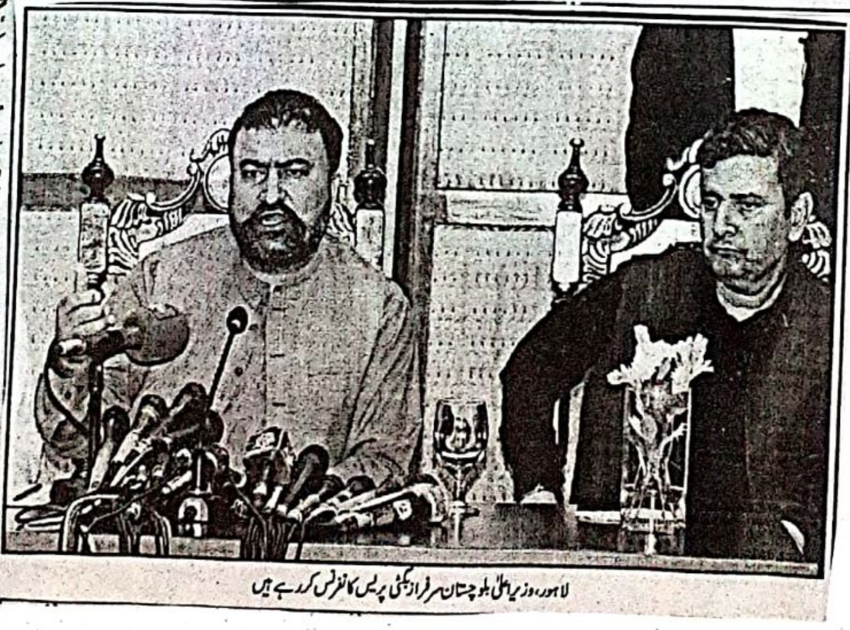

لاہور، وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی پریس کانفرنس کر رہے ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily

Bullet No.________

لاہور، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور وزیرداخلہ محسن نقوی شہید کیپٹن محمد علی قریشی کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کررہے ہیں

THE DAILY BAAKHABAR QUETTA
روزنامہ باخبر کوئٹہ
بانی اکرام اللہ خان
جلد 28 | پیر 02 ستمبر 2024ء بمطابق 27 صفر المظفر 1446ھ قیمت 20 روپے | شمارہ 241

وفاقی وزیر داخلہ، وزیراعلیٰ بلوچستان اور کور کمانڈر کی لاہور میں شہید کیپٹن محمد علی قریشی کی رہائشگاہ آمد، والدین سے ملاقات، درجات کی بلندی اور اہلخانہ کیلئے صبر جمیل کی دعا، عظیم قربانی کو خراج عقیدت پیش کیا

بلوچستان میں کوئی آپریشن نہیں ہو رہا

دہشتگردوں اور قاتلوں سے رعایت نہیں ہوگی، بی ایل اے رافنڈڈ لشکر ہے، سرفراز بگٹی

ریاست مظلوموں کیساتھ کھڑی ہے، بی ایل اے نے نو مقامات پر حملے کئے، بلوچستان اسمبلی نے ناراض بلوچوں کی اصطلاح ختم کر کے انہیں دہشت گرد قرار دیا تھا

جنہوں نے بسوں سے اتار کر بے گناہ لوگوں کو مارا انہیں کیفر کردار تک پہنچاؤں یا مذاکرات کروں، شہداء کے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا، وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی کی پریس کانفرنس

لاہور (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی، وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی اور کور کمانڈر کوئٹہ لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان نے شہید کیپٹن محمد علی قریشی کی رہائشگاہ پر جا کر ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت اور فاتحہ خوانی کی۔ وزیر داخلہ، وزیراعلیٰ بلوچستان اور کور کمانڈر کوئٹہ نے شہید کیپٹن محمد علی قریشی کی عظیم قربانی کو زبردست الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا کہ شہید کیپٹن محمد علی قریشی نے بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے دہشتگردوں کے مذموم عزائم کو ناکام بنایا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا کہ شہید کیپٹن محمد علی قریشی وطن کا بہادر سپوت ہے جس کی جرات اور بہادری کو سلام پیش کرتے ہیں۔ کور کمانڈر بلوچستان لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان نے کہا کہ کیپٹن محمد علی قریشی شہید کی قربانی پاک فوج اور پوری قوم کی دہشتگردی کے خلاف ناقابل شکست عزم کی علامت ہے۔ بعدازاں وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی، وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی اور کور کمانڈر کوئٹہ لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان نے شہید کیپٹن محمد علی قریشی کی قبر پر حاضری دی، پھولوں کی چادر چڑھائی اور فاتحہ خوانی بھی کی۔ کیپٹن محمد علی قریشی 26 اگست 2024 کو بلوچستان میں دہشتگردوں کے خلاف بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

کوئٹہ (آئی این پی) وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ جنہوں نے بسوں سے اتار کر لوگوں کو مارا ان کو میں کیفر کردار تک پہنچاؤں یا مذاکرات کروں؟، ریاست مظلوموں کیساتھ کھڑی ہے۔

دہشت گردوں سے کوئی رعایت نہیں ہوگی، بی ایل اے نے 9 مقامات پر حملے کیے، معصوم پاکستانیوں کے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا، بلوچستان میں کوئی آپریشن نہیں ہو رہا، ہم اسمارٹ کائنیٹک آپریشن ضرور کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اتوار کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سرفراز بگٹی کا کہنا تھا کہ ناراض بلوچ کی ایک ٹرمینالوجی ہے، ہماری اسمبلی نے سابق وزیراعلیٰ قدوس بزنجو کے دور میں رولنگ دی ہوئی ہے کہ یہ دہشتگرد ہیں، گزارش ہے ان کو ناراض بلوچ نہ کہا جائے یہ دہشتگرد ہیں، اس ٹرمینالوجی کو ریورس کریں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان کا کہنا تھا کہ ریاست کی رٹ کو ہم ہر صورت قائم کریں گے، ہم مظلوم کے ساتھ کھڑے رہیں گے، ظالم کے ساتھ نہیں ہیں، ملک کو کسی جتھوں کے حوالے نہیں کیا جا سکتا، بندوق کی نوک پر نظریہ مسلط نہیں کرنے دیا جائے گا، دکھ کی گھڑی میں پاکستانیوں کے ساتھ ہوں، اس خون کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ سرفراز بگٹی کا کہنا تھا کہ دہشتگردی میں سہولت کاروں اور ہمدردوں کا گٹھ جوڑ ہوتا ہے، دہشتگرد اور ان کے سہولت کار کیفر کردار تک ضرور پہنچیں گے، یہ بلکہ رائٹ ڈے ہے ہم ویسے نہیں کہہ رہے، اس کے ٹھوس ثبوت ہیں، ان کا قوم پرستی سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے، یہ صرف سوفٹ ٹارگٹس پر جاتے ہیں کیونکہ ہارڈ ٹارگٹس پر ان کی کپیسٹی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے خلاف منظم سازش ہو رہی ہے، احتجاج کے نام پر ان کی امینٹینس ہیں، یوتھ کو موبلائز کر کے ریاست کے خلاف ان کے ذہنوں میں زہر اگلیں، بلوچستان کے کیس میں وکٹم ریاست ہے، قتل و غارت کی اجازت کسی معاشرے میں نہیں دی جا سکتی۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے بندوق اٹھائی ہوئی ہے یہ دہشتگرد ہیں، سیاسی مسائل تو پاکستان میں نظر آتے ہیں بلوچستان میں نہیں، آئین میں رہ کر میں کسی کے ساتھ بھی مذاکرات کر سکتا ہوں لیکن جنہوں نے بسوں سے اتار کر لوگوں کو مارا ان کو میں کیفر کردار تک پہنچاؤں یا مذاکرات کروں؟۔ انہوں نے کہا کہ سوات طرز آپریشن کی ضرورت پڑی تو ضرور کریں گے، یہ کون سے رائٹس کی جنگ ہے؟، این ایف سی ایوارڈ میں پنجاب نے ہمیں اپنا شیئر دیا ہے، ہمیں پنجاب کا شکر گزار ہونا چاہیے ہم مشکور بھی ہیں، وائلنس کی مناپلی صرف ریاست ایکسرسائز کرتی ہے، بیڈ گورننس کی وجہ سے مسائل ضرور ہوئے ہیں۔ وزیراعلیٰ کا مزید کہنا تھا کہ بلوچستان میں کوئی آپریشن نہیں ہو رہا، ہم اسمارٹ کائنیٹک آپریشن ضرور کریں گے، جو بھی قتل و غارت میں شامل ہوگا اس کے خلاف ضرور جائیں گے، پاکستان کو کمزور کرنے کے لیے ایک منظم سازش ہو رہی ہے، سوشل میڈیا کے ذریعہ یوتھ کو ریاست سے دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Balochistan Times

92 NEWS MEDIA GROUP

Founded by Syed Faseih Iqbal in 1976

balochistantimes.pk @balochistantimes.pk BTimes_pk

Regd No. B.C.6 VOL XLV No. 847 QUETTA Monday September 02, 2024 /Safar ul Muzaffar 27, 1446 Rs:

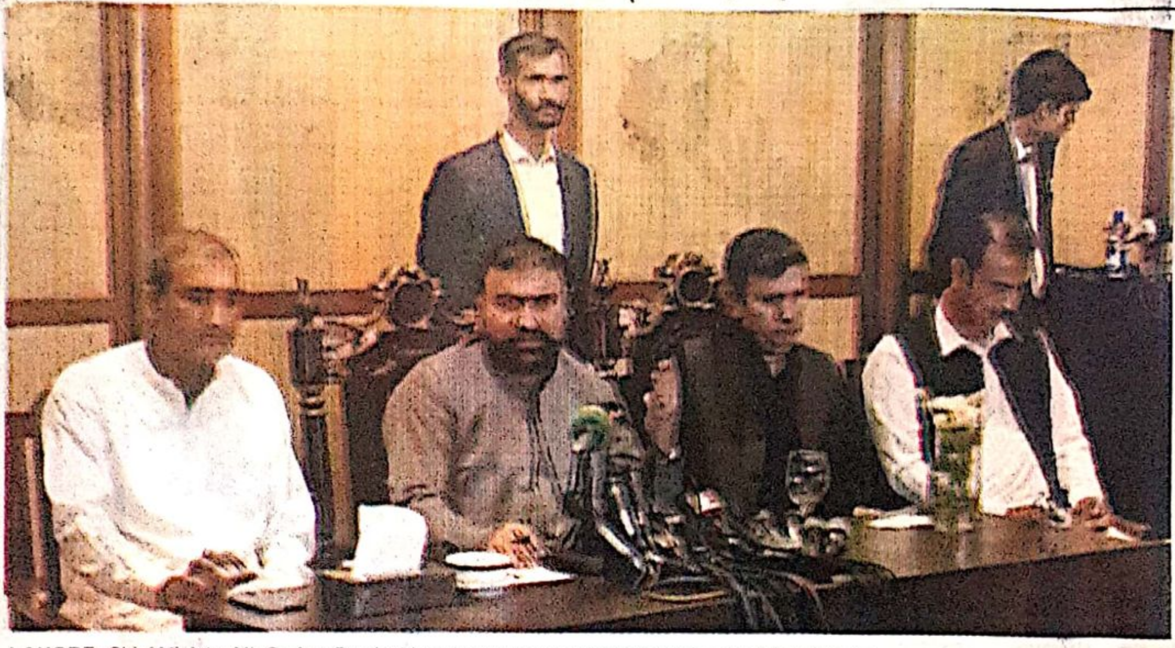

LAHORE: Chief Minister Mir Sarfraz Bugti addressing a press conference at a local hotel on Sunday.

All-out effort to be made to end terrorism in Balochistan: Bugti

Condoles with family of Capt Muhammad Ali

Staff Report

LAHORE: Balochistan Chief Minister Mir Sarfaraz Ahmed Bugti said on Sunday that no Balochi had killed any Punjabi but terrorists killed Pakistanis.

Addressing a press conference at a local hotel here he said, "Terrorists have no religion, sect or ethnicity and they should be treated as terrorist only." He said that in Baloch traditions travellers are very important and the Baloch have a lot of respect and esteem for women and children. "No Islamic or even Baloch traditions allow killing innocent human beings in front of women or children.

The state is standing with oppressed people and with the family members of all those who lost their dear ones in recent terrorism incidents," he added. The Balochistan CM said that he was here to assure that no leniency would be shown to terrorists. "In the recent terrorist incidents, BLA had attacked nine places in Balochistan and hit soft targets except one which was paramilitary an installment and three Frontier Corps personnel were martyred in it. All other targets were civilians which exposed the capacity of terrorists.

The Balochistan government along with law enforcement agencies will make sure that terrorists meet their logical end," he maintained. He also thanked Prime Minister Shehbaz Sharif, Interior Minister Mohsin Naqvi and Chief of Army Staff General Syed Asim Munir, who had visited Balochistan and an apex committee meeting was held there. "Action was taken on demands of the Balochistan government from the federal government. As the federal government has announced compensation for the martyrs, the Balochistan government will also give Rs 2 million to each family. The Balochistan government will also compensate for damaged vehicles," he added. The Balochistan CM said that Disgruntled Balochs was not a right term. "they are only terrorists and there is a ruling of the then Speaker Quddus Bizenjo in this regard which he had given in the Balochistan Assembly.

An all-out effort will be made to eradicate terrorism from Balochistan and establish the writ of state in real sense, he maintained. He said that those who commit violence in the name of religion had nothing to do with religion and likewise those involved in violence in the name of nationalism had nothing to do with it. He said that certain groups could not be allowed to create unrest and instability in the country just for their vested interests. He said that people of Balochistan equally feel the pain and agony of the families of the martyrs. He said such nefarious actions could not harm the states resolve against terrorism. Sarfaraz Ahmed Bugti said he had visited the residence of Shaheed Captain Muhammad Ali Qureshi and offered condolences with the family. He also visited the grave of the Shaheed and offered Fatcha. He said that response teams had responded well in time which helped minimize the damage

سائنس کالج میں شارٹ سرکٹ کے باعث آگ لگنے سے 32 کمرے جل گئے

کمروں کے دروازے، چھتیں، سیلنگ اور فرنیچر جل کر راکھ، تمام چوکیدار معطل، صوبائی وزیر تعلیم نے تحقیقات کا حکم دیدیا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) سائنس کالج میں شارٹ سرکٹ کے باعث آگ لگ گئی آئی ٹی سیکشن سمیت کالج کے 32 کمروں کے دروازے، چھتیں سیلنگ اور فرنیچر جل کر راکھ ہو گیا وزیر تعلیم نے کالج میں آتشزدگی واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے پرنسپل کو واقعے کی فوری انکوائری کرنے اور غفلت برتنے والوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی ہدایت کر دی تمام چوکیداروں کو معطل کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق جناح روڈ پر واقعہ سائنس کالج ہفتے اور اتوار کی درمیانی شب تین بجے آگ بھڑک اٹھی قریب ہی فلیٹ میں رہائش پذیر ایک شہری نے آگ کو دیکھتے ہی 15 پولیس کو آگاہ کیا جس نے موقع پر پہنچ کر کالج کا گیٹ بجایا تاہم کسی نے بھی گیٹ نہیں کھولا پولیس نے بتایا کہ فوری طور پر فائر بریگیڈز کو طلب کیا پولیس اور فائرمینوں نے دیوار پھلانگ کر کالج کا گیٹ کھولا اور آدھے گھنٹے کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پالیا پولیس نے بتایا کہ آگ شارٹ سرکٹ کی باعث لگی آگ سے کالج کے آئی ٹی سیکشن سمیت 32 کمروں کے دروازے، چھتوں کی سیلنگ اور فرنیچر جل کر راکھ ہو گیا۔ صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید خان درانی نے سائنس کالج کا دورہ کر کے متاثرہ بلاکس کا معائنہ کیا۔ انہوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سائنس کالج میں پیش آنے والے آتشزدگی کے واقعے کی اطلاع کافی دیر بعد ملی۔ واقعے سے متعلق انکوائری کا حکم دے دیا ہے انکوائری کے بعد واقعے کی اصل وجوہات سامنے آجائیں گی آتشزدگی کے واقعے میں کالج کا تعلیمی ریکارڈ محفوظ ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ واقعہ دہشتگردی کا شاخسانہ نہیں اللہ پاک ہمارے تعلیمی اداروں کو دہشتگردی سے محفوظ رکھیں جلدی ہی فنڈز ریلیز کر کے کالج میں تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز کریں گے۔ ڈائریکٹر کالجز کلیم اللہ زاہد نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں امید نہیں تھی کہ اس حد تک نقصان ہوگا واقعہ سے متعلق تحقیقات جاری ہے تاہم ظاہر ہوتا ہے کہ آتشزدگی کا واقعہ شاٹ سرکٹ کے باعث پیش آیا جس میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ واقعے کی تحقیقات کے لئے 7 رکنی کمیٹی قائم کردی ہے واقعے میں پرنسپل آفس سمیت دو کلاس رومز مکمل طور پر خاکستر ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ کالج انتظامیہ کی جانب سے تمام چوکیداروں کو معطل کر دیا گیا ہے۔

خاران کی ترقی وخوشحالی کیلئے ملکر جدوجہد کی جائیگی، شعیب نوشیروانی

کسی سے سیاسی اختلاف نہیں، اجلاس سے خطاب، آل پارٹیز کا صوبائی وزیر پر اعتماد کا اظہار

خاران (نامہ نگار) صوبائی وزیر میر شعیب نوشیروانی نے کہا ہے کہ الیکشن ایک دن کا سیاسی و جمہوری مقابلہ، میرے مد مقابل پارٹیوں اور امیدواروں سے میرا کوئی اختلاف نہیں، ہمیں اپنا وقت مخالفت میں ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ علاقے کی ترقی وخوشحالی کیلئے ملکر جدوجہد کرنی ہوگی، دن رات ایک کر کے عوام کی خدمت اور علاقے کی ترقی و خوشحالی کیلئے کردار ادا کرونگا۔ میں انتقامی سیاست کا قائل نہیں، کسی مخالف پارٹی کے کارکنوں سے کوئی زیادتی نہیں ہوگی، الیکشن میں میرے مدمقابل پیپلز پارٹی بی این پی اور جمعیت کے ضلعی رہنماؤں سمیت دیگر آل پارٹیز، ڈسٹرکٹ کونسل خاران، میونسپل کمیٹی خاران کے چیئرمین وائس چیئرمین کونسلران سمیت وکلاء بازار پنچائیت انجمن تاجران، اقلیتی برادری، قبائلی عمائدین نے مل کر علاقے کی ترقی وخوشحالی میں بھرپور تعاون کا یقین دلایا ہے جو میرے لئے اعزاز ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے خاران میں آل پارٹیز کے رہنماؤں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر تمام جماعتوں کے رہنماؤں نے میر شعیب نوشیروانی پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ اجلاس میں ڈپٹی کمشنر خاران منیر احمد سومرو مختلف محکموں کے افسران، سابق ڈسٹرکٹ چیئرمین شوکت بلوچ پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما چیئرمین میونسپل کمیٹی خاران نورالدین نوشیروانی، ایڈووکیٹ میر محمد اسماعیل پیرکزئی، مسلم لیگ ن کے ضلعی صدر حاجی غلام سرور بلوچ، میر عبدالطیف نوتیزئی، حاجی نور احمد ملازئی، میر امجد ملازئی حاجی ثناء اللہ ملازئی، بی این پی کے میر غلام دستگیر مینگل، میر شبیر احمد بادینی جمعیت کے ضلعی امیر مولانا عظمت اللہ، جنرل سیکرٹری مولانا حفظ الرحمن شکوری، پاکستان سنی تحریک کے مرکزی رہنماء قاری عبدالراشد ریکی، قاری کفایت اللہ میروانی، جمعیت پاکستان کے صوبائی صدر مومن شاہ جیلانی، تحریک لبیک پاکستان رخشان ڈویژن کے صدر مولانا نعمت اللہ حبیبی، نیشنل پارٹی کے ضلعی صدر میر کے ڈی بلوچ، سابق ڈسٹرکٹ چیئرمین میر صغیر بادینی، بی ایس او پجار کے رہنما غنی حسرت، بی این پی عوامی کے ضلعی صدر حاجی محمد عظیم بزنجو، تحریک لبیک اسلام کے مولانا خدا بخش، مولانا فدا الرحمان، سنی علماء کونسل والجماعت کے ضلعی صدر مولانا عبیداللہ قاسمی کے علاوہ گل زمان نوشیروانی، سردار علی احمد قمبرانی، مولانا عبدالمجید محمد حسنی، قاضی منظور احمد، عزت اللہ شاہ، میر جعفر سیاپاد، سنیل کمار عزیز اکرم ودیگر موجود تھے۔ میر شعیب نوشیروانی نے کہا کہ خاران ماسٹر پلان سے ترقی کا نیا دور شروع ہوگا، میں نے ڈپٹی کمشنر کو ہدایت کی ہے وہ وہ ہر مہینے عوامی مسائل سے متعلق کھلی کچہری لگائیں گے میں خود بھی خاران کا دورہ کر کے عوامی مسائل، امن وامان ترقیاتی منصوبوں پر پیش رفت کا جائزہ لیتا رہونگا۔

صوبائی وزیر علی مدد جتک نے مختلف شخصیات سے تعزیت کی

کوئٹہ (پ ر) صوبائی وزیر زراعت حاجی علی مدد جتک نے وڈیرہ حسن ریکسانی کے انتقال اور پیپلز پارٹی کوئٹہ ڈویژن کے نائب صدر جبار خلجی کے والد کی وفات پر لواحقین کے گھر جا کر تعزیت اور فاتحہ خوانی کی اس موقع پر عبدالقادر ساسولی میر ولی محمد قلندرانی اور نور حسن جتک بھی ان کے ہمراہ تھے۔

سیلاب متاثرین کو مشکل کی اس گھڑی میں تنہا نہیں چھوڑیں گے، غلام رسول عمرانی

جھل مگسی/ گنداواہ سمیت دیگر علاقوں میں بڑے پیمانے پر نقصانات ہوئے، دورے کے موقع پر گفتگو

ڈیرہ مراد جمالی (نامہ نگار) صوبائی مشیر محنت و افرادی قوت سردار بابا غلام رسول خان عمرانی نے کہا ہے حالیہ دنوں طوفانی بارشوں سیلابی ریلے سے گنداواہ سمیت دیگر علاقوں میں بڑے پیمانے پر نقصانات ہوئے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان کی خصوصی ہدایت پر سیلاب وبارشوں سے سیلاب متاثرین کی ہر ممکن مدد کریں گے۔ سیلاب متاثرین کو مشکل کی اس گھڑی میں کبھی تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں گنداواہ گوٹھ گل حسن گھمو گوٹھ پیارا خان گوٹھ شاہنواز بھٹو گوٹھ دریا خان گھمو گوٹھ غلام حسین رند سمیت دیگر متاثرہ علاقوں کو دورہ کیا اور متعلقہ انتظامیہ کو بے گھر سیلاب متاثرین میں فوری امداد دینے کی ہدایت کی اس موقع پر گنداواہ میں لگنے والے شگافوں کی جگہ معائنہ بھی کیا اور سڑک کنارے سیلاب متاثرین سے ملاقات کی اور متاثرین نے اپنے نقصانات کے متعلق ان کو آگاہ کیا۔ انہوں نے دورے کے موقع پر سیلاب متاثرین اور علاقے کے معتبرین کو یقین دہانی کرائی کہ مصیبت کی اس گھڑی میں آپ کی ہر ممکن مدد کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان حکومت کی جانب سے ابتدائی طور پر تمام سیلاب متاثرین میں اشیاء خورد ونوش ادویات کی فراہمی اور ٹینٹ فراہم کئے جارہے ہیں اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا سروے بھی کر کے بے گھر سیلاب متاثرین کی کی مالی مدد کی جائے گی۔

MASHRIQ QUETTA

ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سے صوبائی وزیر سردار عبد الرحمن کھیتران کی ملاقات

بلوچستان کی ترقی اور مقامی مسائل کے حل کے حوالے سے مختلف تجاویز پر غور

اسلام آباد (زاہد احمد خان) ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان سے (PMLN) پارٹی سے تعلق رکھنے والے صوبائی وزیر پی اینڈ ایچ سردار عبد الرحمن کھیتران نے قبائلی عمائدین کے ہمراہ پارلیمنٹ ہاؤس میں ملاقات کی۔ ملاقات میں سردار عبد الرحمن کھیتران نے ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان کو سینیٹ آف پاکستان میں ڈپٹی چیئرمین کے عہدے پر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کی اور ان کی خوش دامن کے انتقال پر اظہار تعزیت اور دعا بھی کی۔ ملاقات .... بقیہ 37 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 37 صفحہ نمبر 7 پر

میں بلوچستان کے مسائل پر تفصیلی بات چیت کی گئی اور مسائل کے حل کے لیے تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ بلوچستان کی ترقی اور مقامی مسائل کے حل کے حوالے سے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔ سیدال خان نے بلوچستان کی موجودہ صورت حال اور صوبے کے عوام کے مسائل کو اجاگر کیا۔ ڈپٹی چیئرمین سینیٹ نے بلوچستان کے مسائل کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے فوری اور مؤثر اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No.________ Dated: 02 SEP 2024 Page No.________

لاہور، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی پریس کانفرنس کر رہے ہیں

وزیر داخلہ، وزیراعلیٰ بلوچستان اور کور کمانڈر کی کیپٹن محمد علی قریشی کے گھر آمد

اہل خانہ سے تعزیت اور فاتحہ خوانی، محسن نقوی، سرفراز بگٹی اور لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم کا خراج عقیدت

لاہور / کوئٹہ (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی، وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی اور کور کمانڈر کوئٹہ لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان نے شہید کیپٹن محمد علی قریشی کی رہائشگاہ

بقیہ نمبر 48 صفحہ 5 پر

پر جا کر ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت اور فاتحہ خوانی کی۔ وزیر داخلہ، وزیراعلیٰ بلوچستان اور کور کمانڈر کوئٹہ نے شہید کیپٹن محمد علی قریشی کی عظیم قربانی کو زبردست الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا کہ شہید کیپٹن محمد علی قریشی نے بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے دہشتگردوں کے مذموم عزائم کو ناکام بنایا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا کہ شہید کیپٹن محمد علی قریشی وطن کا بہادر سپوت ہے جس کی جرات اور بہادری کو سلام پیش کرتے ہیں۔ کور کمانڈر بلوچستان لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان نے کہا کہ کیپٹن محمد علی قریشی شہید کی قربانی پاک فوج اور پوری قوم کی دہشتگردی کے خلاف ناقابل شکست عزم کی علامت ہے۔ بعد ازاں وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی، وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی اور کور کمانڈر کوئٹہ لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان نے شہید کیپٹن محمد علی قریشی کی قبر پر حاضری دی، پھولوں کی چادر چڑھائی اور فاتحہ خوانی بھی کی۔ کیپٹن محمد علی قریشی 26 اگست 2024 کو بلوچستان میں دہشتگردوں کے خلاف بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No.________ Dated: 02 SEP 2024 Page No.________

حکومت قدرتی وسائل کے فوائد مقامی لوگوں تک پہنچائے، سینیٹر عبدالقادر

جھل مگسی کو گیس فراہم نہیں کی جاسکی، ملک کا بڑا مسئلہ وسائل کی کمی نہیں بدانتظامی اور ناانصافی ہے

اسلام آباد (پ ر) چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے وفاقی پیداوار سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا ہے کہ ملک کے مختلف علاقوں میں تیل و گیس کے ذخائر کی دریافت ہوتی رہتی ہے، پہلے سے موجود سوئی گیس کے ذخائر تیزی سے اختتام کی طرف بڑھ رہے ہیں، ایسے میں تیل اور گیس کے نئے ذخائر کی دریافت سے ایک نیا سہارا مل گیا ہے، انکی مدت بالترتیب دس اور سترہ سال بڑھ گئی ہے۔ یہ ذخائر گزشتہ چھ ماہ کے دوران ملے ہیں، دو دہائیاں قبل جھل مگسی میں گیس کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے تھے تو مقامی اور علاقائی آبادی کو امید تھی کہ حکومت سب سے پہلے مقامی لوگوں کو گیس کی سہولت فراہم کریگی لیکن ایسا بیس برس گزر جانے کے بعد بھی ممکن نہیں ہوسکا۔ یہاں جاری ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ حال ہی میں ضلع سانگھڑ میں تیل و گیس کا بڑا ذخیرہ دریافت ہوا ہے، اس سے 388 بیرل یومیہ خام تیل اور 68 لاکھ کیوبک فٹ یومیہ گیس حاصل ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ نئے ذخائر کی دریافت سے کروڈ آئل کی پیداوار میں 50 ملین بیرل جبکہ گیس کے ذخائر میں 364 ارب کیوبک فٹ کا خالص اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت گیس کی یومیہ ملکی ضرورت 6.5 ارب جبکہ یومیہ پیداوار 3.3 ارب کیوبک فٹ ہے۔ پاکستان میں وسائل کی کمی نہیں، انہیں بروئے کار لانے کی ضرورت ہے، حالیہ نئے ذخائر، تھر میں کوئلے اور سولر انرجی کے ذریعے پٹرولیم مصنوعات کی درآمد پر خرچ ہونے والے سالانہ اربوں ڈالر بچائے جاسکتے ہیں۔ احسن طریقے سے ملکی وسائل بروئے کار لانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

بلوچستان اسمبلی کا اجلاس آج ہوگا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان اسمبلی کا اجلاس آج سہ پہر تین بجے ہوگا، اجلاس میں صوبائی وزرا حاجی علی مدد جتک، بخت محمد کاکڑ، ارکان اسمبلی حاجی ولی محمد نورزئی، میر اصغر رند، برکت علی رند اور سنجے کمار کی گزشتہ دنوں صوبے میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کے خلاف مشترکہ مذمتی قرارداد پیش کی جائے گی۔ اجلاس میں جمعیت علماء اسلام کے رکن میر زابد علی ریکی حالیہ مون سون بارشوں کے نتیجے میں متاثر ہونے والے اضلاع بالخصوص واشک کے عوام کی بحالی اور مالی امداد کی بابت اٹھائے گئے اقدامات سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں گے۔ اجلاس میں تحفظ ماحولیات ایجنسی کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2021-22 اور کوئٹہ میں زیر زمین پانی کی گرتی ہوئی سطح کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2020-21 پیش کی جائیں گی۔ اجلاس میں محکمہ پی ڈی ایم اے اور محکمہ داخلہ وقبائلی امور سے متعلق سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔

سائنس کالج آتشزدگی واقعہ کی تحقیقات کا حکم دیدیا، ترجمان صوبائی حکومت

وزیراعلیٰ نے رپورٹ طلب کرلی، متاثرہ کالج کی ہنگامی بنیادوں پر بحالی کا کام شروع کیا جائیگا

کوئٹہ (این این آئی) ترجمان صوبائی حکومت شاہد رند نے کہا ہے کہ حکومت بلوچستان نے سائنس کالج میں آتشزدگی کے واقعہ کا نوٹس لیکر تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ یہاں جاری ایک بیان میں ترجمان نے کہا کہ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے قدیمی درس گاہ میں آتشزدگی سے متعلق رپورٹ طلب کرلی، سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن کمیشن کو تحقیقات کا حکم دے دیا، تحقیقاتی کمیٹی واقعہ کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیکر جامع رپورٹ پیش کرے گی۔ ترجمان نے کہا کہ فی الوقت واقعہ سے متعلق کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکتی۔ قدیمی درس گاہ میں آتشزدگی کا واقعہ افسوسناک ہے، انتظامی افسران نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا ہے، تعلیم اولین ترجیح، متاثرہ کالج کی ہنگامی بنیادوں پر بحالی کا کام شروع کیا جائے گا۔

حب ڈیم بھر جانے کے بعد اسپیل وے سے پانی کا اخراج شروع

بحیرہ عرب میں حب ندی کے ذریعے 6 ہزار کیوسک کا پانی داخل ہوگا، ایکسین اریگیشن

حب (نامہ نگار) حب ڈیم مکمل طور پر بھرنے کے بعد اسپیل وے سے پانی کا اخراج شروع ہوگیا تفصیلات کے مطابق حب ڈیم 339 فٹ سطح آب پہنچنے پر مکمل طور پر بھر جانے کے بعد اسپیل وے سے پانی کا اخراج شروع ہوگیا ہے ایکسین اریگیشن حب عبدالجبار زہری کے مطابق حب ندی سے 6 ہزار کیوسک کا ریلہ حب ندی کے ذریعے بحیرہ عرب میں داخل ہوگا حب ندی کے کنارے آباد لوگوں کو ندی سے دور رہنے کی ہدایات جاری کردی گئی ہیں۔

MASHRIQ QUETTA

بلوچستان کے ہسپتالوں میں ادویات کی قلت کا مسئلہ سنگین

محکمہ صحت ادویات کی خریداری نہ کرسکا، نیا ٹینڈر 7 ستمبر تک متوقع ہے

بجٹ منظوری کے بعد ادویات کیلئے فنڈز کی فراہمی میں دو ماہ کا وقت لگا

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کے ہسپتالوں میں ادویات کی قلت کا مسئلہ سنگین صورتحال اختیار کرگیا، مریضوں کی شکایات ہے کہ کوئٹہ سمیت صوبے کے ہسپتالوں میں ادویات تو دور کی بات سرنج تک دستیاب نہیں ہے دوسری جانب صوبے کا بجٹ منظور ہوئے دو ماہ کا...... بقیہ 17 صفحہ نمبر 7 پر

عرصہ بیت گیا لیکن محکمہ صحت ہسپتالوں کیلئے ادویات کی خریداری نہیں کرسکا سات ستمبر کو ادویات کی خریداری کا ٹینڈر ہوگا کامیاب فرم کو ادویات کیلئے کم از کم دو ماہ درکار ہوگا مریضوں اور ان کے اٹینڈنٹس کا کہنا ہے کہ کوئٹہ سمیت صوبے کے بیشتر ہسپتالوں میں ادویات دستیاب نہیں ہے حتیٰ کہ عام انجکشن اور سرنج بھی میسر نہیں ہے محکمہ صحت کے حکام کا کہنا ہے کہ محکمہ صحت نے رواں مالی سال کیلئے ڈیڑھ ارب روپے کی ادویات خریدنا تھیں بجٹ کی منظوری کے بعد ادویات کیلئے فنڈز کی فراہمی میں دو ماہ کا وقت لگ گیا ہے

بلوچستان میں زرعی ٹیوب ویلز کی سولر پر منتقلی کا منصوبہ سست روی کا شکار

صوبائی حکومت اور وفاق کے درمیان منصوبے پر عمل کیلئے دو ماہ قبل معاہدہ کیا گیا

29 ہزار زرعی ٹیوب ویلز کو سولر پر منتقلی کیلئے ساڑھے 38 ارب وفاقی حکومت دیگی

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان میں 29 ہزار زرعی ٹیوب ویل کو سولر پر منتقلی کا منصوبہ سست روی کا شکار ہوگیا تقریباً دو ماہ عرصہ ہونے باوجود ابھی تک ایک بھی زرعی ٹیوب ویل کو سولر پر منتقل نہیں کیا جاسکا ہے محکمہ توانائی کے حکام کا کہنا ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع میں زرعی ٹیوب ویلز کے مالکان کی تصدیق کا عمل جاری ہے، دس سے پندرہ روز میں منصوبے کا افتتاح...... بقیہ 14 صفحہ نمبر 7 پر

کیا جائے گا بلوچستان حکومت اور وفاقی محکمہ توانائی کے درمیان بلوچستان میں زرعی ٹیوب ویل کو سولر پر منتقلی کا منصوبے پر رواں سال اٹھ جولائی کو دستخط ہوئے تھے جس کے تحت صوبے 29 ہزار زرعی ٹیوب ویلز کو تین ماہ میں سولر انرجی پر منتقل کیا جانا تھا مگر یہ منصوبہ ابھی تک سست روی کا شکار ہے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No.

Dated: 02 SEP 2024 Page No.

گوادر میں اداروں کی بیجا مداخلت، بلدیاتی نمائندوں کا دھرنے میں بیٹھنے کا اعلان

گوادر کو ایک کنٹونمنٹ کی طرز پر چلانے کی کوشش کی جارہی ہے جہاں تمام فیصلے مخصوص اداروں کے اہلکار کرتے ہیں

عسکری ادارے گوادر کو اپنی ملکیت اور اداروں کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں لوکل منتخب نمائندوں کے کام میں مسلسل مداخلت کی جارہی ہے، ماجد جوہر

گوادر (بیورو رپورٹ) گوادر کے انتظامی معاملات میں مسلسل مداخلت اور منتخب نمائندوں کے ساتھ عدم تعاون کے خلاف میونسپل کمیٹی گوادر کے وائس چیئرمین سمیت منتخب نمائندوں (کونسلران) کی پریس کانفرنس تفصیلات کے مطابق میونسپل کمیٹی گوادر کے وائس چیئرمین ماجد جوہر نے مرد و خواتین کونسلران کے ساتھ گوادر پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم میونسپل کمیٹی کے منتخب نمائندے ہیں جنہیں گوادر کے عوام نے بھروسہ کر کے ایک امید سے منتخب کیا ہے کہ ہم ان کے اور ان کے شہر کے لئے بہتری لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حق دو تحریک چینل سے جیتنے والے تمام کونسلران بقیہ نمبر6 صفحہ 5 پر

کی شروع سے یہی کوشش رہی ہے کہ اپنے اپنے علاقوں میں عوام کی بھلائی کے لئے اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لائیں تا کہ عوام کی امیدوں پر پورا اتریں۔ مگر تمام تر جذبے اور کوششوں کے باوجود بھی کئی ایسی رکاوٹیں ہیں جن کی وجہ سے گوادر کے منتخب نمائندوں کو لاچار کر دیا گیا ہے اور منتخب نمائندوں کے معاملات اور فیصلوں کو سبوتاژ کرنے کے لئے کوششیں کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ کئی عرصے سے مشاہدہ کیا جارہا ہے کہ ضلع گوادر کے انتظامی و عوامی معاملات میں عسکری اداروں کی بیجا مداخلت نے عوامی اداروں کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ ضلعی انتظامیہ بھی انہی اداروں کے ایماء پر فیصلے کرتی ہے جس کی وجہ سے عوام اور عوامی نمائندوں میں شدید بے چینی پائی جارہی ہے انہوں نے کہا کہ گوادر کے بنیادی سہولیات جیسے پانی بجلی روزگار صحت جیسے معاملات پر بھی مختلف اداروں کی ہٹ دھرمی و عدم تعاون کی وجہ سے منتخب نمائندے چاہتے ہوئے بھی اپنے عوام کی خدمت سے قاصر ہیں کیونکہ گوادر میں انتظامی و سول ادارے عوامی نمائندوں کی بات سننے کے بجائے کہیں اور سے ڈکٹیشن لے کر فیصلے کرتی ہے جو ہمیشہ عوام کی بھلائی و مفاد کے خلاف ہوتے ہیں جس کی وجہ سے گوادر کے عوام روز بروز مسائل کا شکار ہو کر منتخب نمائندے مایوسی کا شکار ہو رہے ہیں۔ عوام کو سہولیات دینے کے بجائے یہ ادارے غیر ضروری کاموں میں مشغول ہیں جس کی وجہ سے عوامی معاملات ٹھپ ہو کر رہ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح لوکل منتخب نمائندوں کے کام میں مسلسل مداخلت کی جارہی ہے اس طرح ہمارے ضلعی منتخب نمائندے ایم پی اے گوادر کے فیصلوں اور حق نمائندگی پر بھی مسلسل رکاوٹ ڈالی جارہی ہیں گوادر کو ایک کنٹونمنٹ کے طرز پر چلانے کی کوشش کی جارہی ہے جہاں فیصلے صرف مخصوص اداروں کے اہلکار کرتے ہیں اور عوامی نمائندوں کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ انہوں نے کہا کہ عسکری ادارے گوادر کو اپنی ملکیت اور اداروں کو اپنا جاگیر سمجھتے ہیں جو قابل قبول نہیں۔ آئین کے تحت ہر ادارے کا ایک مخصوص دائرہ کار ہوتا ہے جس میں ہر عسکری، سول و عوامی اداروں کو کام کرنا ہوتا ہے مگر یہاں معاملہ الٹا ہے۔ سارے سول و عوامی ادارے مفلوج کر دیے گئے اور فیصلے چند لوگ کرتے ہیں جن کا کام عوام کو تحفظ فراہم کرنا ہے نہ کہ عوامی معاملات میں

دخل اندازی کرنا انہوں نے کہا کہ ہم اس پریس کانفرنس کے توسط سے گوادر کے منتخب کونسلران اپنے قائد ایم پی اے گوادر مولانا ہدایت الرحمان بلوچ کے 5 ستمبر کے غیر معینہ مدت دھرنے کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک گوادر میں عوامی و سول اداروں میں مداخلت بند نہیں کی جاتی اور منتخب نمائندوں کے ساتھ عوامی معاملات میں تعاون نہیں کیا جاتا ہم اس وقت تک اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ 5 ستمبر کو ہونے والے اس دھرنے کا مقصد عوامی و سول اداروں کی بالادستی ہے جس کے لئے جدوجہد کا حق ہمیں آئین پاکستان دیتا ہے۔ جب تک گوادر میں عوامی و سول اداروں کی بالادستی قائم نہیں ہوگی اس وقت تک عوامی مسائل کا حل ناممکن اور عوامی امنگوں پر پورا اترنا مشکل ہے انہوں نے کہا کہ ہم اس پریس کانفرنس کے توسط سے گوادر کے عوام سے بھی پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اختیارات کی بحالی و حق رائے دہی کے تحفظ کے لئے 5 ستمبر کو ہونے والے دھرنے میں بھرپور شرکت کر کے ثابت کریں کہ گوادر کسی ادارے کی جاگیر نہیں بلکہ عوام کی جدی پشتی سرزمین ہے جس کا تحفظ ہر ایک کو کرنا ہے انہوں نے کہا کہ ہم اپنے اختیارات کے حصول کے لئے

عنقریب لوکل کونسل ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لائیں گے جس کے ذریعے متحد ہو کر جدوجہد کی جائے گی اس موقع پر میونسپل کمیٹی گوادر کے مرد و خواتین کونسلران کی کثیر تعداد بھی موجود تھی۔

بلوچستان سے عام انتخابات میں لگائے گئے سی سی ٹی وی کیمروں کی ریکارڈنگ طلب

صوبائی اور ضلعی الیکشن کمشنرز کو مراسلے بھیج دیئے گئے، طے شدہ پالیسی کے تحت ڈپٹی کمشنرز کو سی سی ٹی وی فوٹیج اور ریکارڈنگ ای سی کو دینا تھیں

مراسلے میں ای سی کی جانب سے پوچھا گیا ہے کہ بتایا جائے کس ڈی سی نے فوٹیج فراہم کیں اور کس نے نہیں کی ہیں

کوئٹہ (یو این اے) الیکشن کمیشن نے صوبائی اور ضلعی الیکشن کمشنرز کو مراسلہ بھی بھیج دیا الیکشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) نے عام انتخابات کیلئے لگائے گئے تمام سی سی ٹی وی کیمروں کی ریکارڈنگ طلب کر لی۔ عام انتخابات کیلئے ملک بھر کے پولنگ اسٹیشنز پر سی سی ٹی وی کیمرے لگے تھے اور الیکشن کمیشن نے پولنگ اسٹیشنز پر لگائے گئے کیمروں کی فوٹیجز جمع کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں صوبائی اور ضلعی الیکشن کمشنرز کو مراسلہ بھی بقیہ نمبر62 صفحہ 5 پر

بھیج دیا گیا ہے۔ مراسلے میں الیکشن کمیشن نے پوچھا ہے کہ بتایا جائے کس ڈپٹی کمشنر (ڈی سی) نے فوٹیجز فراہم کیں اور کس نے نہیں؟ جن پولنگ اسٹیشنز کے کیمروں کی فوٹیجز نہ ہوں ان کی تفصیل بھیجی جائے۔ مراسلے میں کہا گیا کہ طے شدہ پالیسی کے تحت ڈپٹی کمشنرز کو سی سی ٹی وی فوٹیجز اور ریکارڈ الیکشن کمیشن کو دینا تھا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No.______ Dated:______ Page No.______

وطن پر منڈلاتے خطرات کے مقابلے کیلئے متحد ہونا ہوگا، اصغر اچکزئی

دہشتگردوں کو آباد کرنیوالوں کو قصوار ٹھہرایا جائے، جھگڑا وسائل پر اختیار کیلئے ہے، شیرانی میں خطاب

ژوب (پ ر) عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی صدر اصغر خان اچکزئی نے کہا ہے کہ وطن پر منڈلاتے خطرات کا مقابلہ کرنے کیلئے ہمیں اپنی صفوں کو منظم کرنا ہوگا، بقا کی اس جنگ کو صرف اتفاق واتحاد کے ذریعے ہی ٹالا جاسکتا ہے، مسلط کردہ دہشت گردی وسائل کو ہڑپ کرنے کیلئے ہے، شیرانی میں نہتے معصوم عیسیٰ خان شیرانی کی شہادت کا مقصد خوف وہراس پھیلانا ہے، چالیس ہزار دہشت گردوں کو دوبارہ آباد کرنے والوں کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا تو صورت حال مزید ابتر ہوگی، ضلع شیرانی میں فکر باچاخان کا تسلسل پھیلانے کیلئے جدوجہد کو مزید دوام دیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ضلع شیرانی کی ضلعی مجلس عاملہ کے اجلاس، ژوب شیرانی ورکرز کنونشن کے شرکا سے خطاب اور میونسپل کمیٹی ہال میں پریس کانفرنس سے خطاب میں کیا۔ تقاریب سے صوبائی جنرل سیکرٹری مابت کاکا، صوبائی ایڈیشنل جنرل سیکرٹری عبدالباری کاکڑ صوبائی ڈپٹی جنرل سیکرٹری نقیب افغان ضلعی صدر امان اللہ حریفال، جمعہ خان بابر ضلعی سیکرٹریز خالد افغان اور نذیر افغان نے بھی خطاب کیا۔ اجلاس میں ضلع شیرانی کی ضلعی رپورٹ پیش کی گئی، ان نشستوں میں پارٹی کارکنوں نے ملکی سیاسی صورت حال صوبے کے حالات دہشت گردی پشتون خوا وطن کے وسائل درپیش سنگین قومی معاشی مسائل ان کے حل اور تنظیمی امور سے متعلق سوالات رکھے جس کے صوبائی صدر اصغر خان اچکزئی نے تفصیل سے جوابات دیئے۔ علاوہ ازیں اصغر خان اچکزئی نے ژوب میونسپل کمیٹی ہال میں پریس کانفرنس سے خطاب میں کہا کہ جب تک ریاستی سطح پر پشتون خوا وطن میں جاری کشت وخون دربدری دہشت گری انتہا پسندی کو فروغ دینے والوں کو قصوار نہیں ٹھہرایا جاتا انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جاتا انہیں سزا نہیں دلائی جاتی اس وقت بیگناہ پشتون بلوچ قتل ہوتے رہینگے، چالیس ہزار دہشت گردوں کو دوبارہ آباد کریوالے کشت وخون کے ذمہ دار ہیں، ہمارا کسی کیساتھ نسل زبان عقیدے مذہب کی بنیاد پر کوئی جھگڑا نہیں، جھگڑا اگر ہے تو وہ ان وسائل پر دسترس حاصل کرنے کیلئے ہے جن پر زورآوروں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ دریں اثنا صوبائی صدر اصغر اچکزئی دیگر صوبائی ذمہ داران کے ہمراہ آج باچاخان مرکز ژوب میں ضلعی اجلاس میں شرکت اور پارٹی کارکنوں سے خطاب کریں گے۔

سائنس کالج واقعے کی تحقیقات، ذمہ داروں کیخلاف کارروائی کی جائے، لشکری رئیسانی

نقصانات دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ ذمہ داروں نے اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کیں، دورے کے بعد بات چیت

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) سینئر سیاستدان وسابق سینیٹر لشکری رئیسانی نے کہا ہے کہ سائنس کالج میں آتشزدگی سے ہونے والے نقصانات کو دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ذمہ داروں نے اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کیں جس سے صوبے کا ایک قدیم تعلیمی ادارہ برباد ہوا۔ یہ بات انہوں نے اتوار کو وفد کے ہمراہ کوئٹہ سائنس کالج کے دورے کے بعد صحافیوں سے بات چیت میں کہی، دورے کے دوران انہوں نے کالج کے متاثرہ حصوں کا دورہ کیا اور پرنسپل و دیگر سے ملاقات بھی کی۔ صحافیوں سے بات چیت میں انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے قدیم تعلیمی ادارے میں گزشتہ شب لگنے والی آگ سے کالج کی عمارت کو شدید نقصان پہنچا ہے جس سے یہاں زیر تعلیم ہزاروں طلباء کا تدریسی عمل متاثر ہونے کا خدشہ ہے، کالج میں لگنے والی آگ کے پس پردہ اگر کوئی سازش ہے تو اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فائر بریگیڈ کا دفتر کالج سے تھوڑے ہی فاصلے پر واقع ہے اسے پہنچنے میں دیر کیوں ہوئی، انتظامی امور چلانے والے بھی یہاں سے دو سے ڈھائی منٹ کے فاصلے پر ریڈ زون میں موجود ہیں اس کے باوجود کئی گھنٹوں تک آگ پر قابو کیوں نہیں پایا جاسکا، انہوں نے کہا کہ نقصانات کو دیکھتے ہوئے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ذمہ داروں نے اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کیں جس سے صوبے کا ایک قدیم تعلیمی ادارہ برباد ہوا۔ انہوں نے کہا کہ کسی اور کو مورود الزام ٹھہرانے کی بجائے جو لوگ اس ادارے اور وزارت کے ذمہ دار ہیں وہ اپنی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے فوری مستعفی ہوجائیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں آکر سنا کہ شارٹ سرکٹ کے باعث آگ لگی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام تعلیمی اداروں میں اس قسم کے واقعات سے بچنے کیلئے انتظامات کو یقینی بنایا جائے تاکہ آئندہ اس قسم کے واقعات سے مزید کوئی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ صوبائی حکومت ہنگامی بنیادوں پر کالج میں کلاسز کا آغاز کرے، واقعے کی تحقیقات کرائی اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ لگ یہ رہا ہے کہ حکومت کے ایجنڈے میں بلوچستان کی ترقی، آئندہ نسل کی خوشحالی اور تعلیم کا فروغ شامل نہیں۔

بارشوں سے ہونے والے نقصانات کا جلد ازالہ کیا جائے، مولانا لونی

2022 کے سیلاب متاثرین کے نقصانات کا بھی ابھی تک ازالہ نہیں کیا گیا، مولانا عبدالاحد، قاری مہراللہ

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علمائے اسلام نظریاتی پاکستان کے مرکزی سینئر نائب امیر مولانا عبدالقادر لونی، جنرل سیکرٹری مولانا حافظ عبدالاحد کبدانی، ضلعی امیر کوئٹہ مولانا قاری مہراللہ و دیگر نے کہا ہے کہ حکومت صوبے کے اضلاع میں مون سون طوفانی بارشوں سے ہونیوالے نقصانات کا جلد ازالہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ 2022 کے سیلاب سے ہونیوالے نقصانات کا ازالہ آج تک نہیں ہوا منہدم گھروں کا سروے مکمل ہونے کے باوجود آج تک ایک گھر تعمیر نہ ہوسکا۔ لاکھوں ایکڑ زرعی اراضیات پر کھڑی فصلیں بارشوں سے تباہ ہوئی انگور کے باغات، ٹماٹر پیاز، کپاس کی فصلیں برباد ہوگئیں۔ انہوں نے کہا کہ مصیبت کی اس گھڑی میں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ متاثرین کی امداد کیلئے عملی اقدامات اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ پی ڈی ایم اے کی جانب سے بھی اب تک کوئی ریلیف فراہم نہیں کیا گیا۔ سیلاب متاثرین بے یارومددگار مارے مارے پھر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شدید بارشوں اور سیلاب کے باعث سڑکوں اور دیگر انفرااسٹرکچر، سرکاری عمارتوں، زرعی وآبپاشی کے نظام کے ساتھ بڑے پیمانے پر لوگوں کے گھر متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب متاثرین کو انصاف کی بنیاد پر امداد فراہم کی جائے۔

آپریشن کی بجائے عوام کو حقوق دیئے جائیں، جماعت اسلامی

بلوچستان کو بے عمل اعلانات کے ذریعے صرف لولی پاپ دی جارہی ہے، مولانا ہاشمی

کوئٹہ (پ ر) اسلامی بلوچستان کے امیر مولانا عبدالحق ہاشمی نے کہا ہے کہ "حق دو عوام کو حق دو بلوچستان کو" مہم میں بجلی قیمتوں، ٹیکسز، مہنگائی میں کمی کیلئے جدوجہد کے ساتھ بلوچستان کے ساتھ ناانصافیوں اور ظلم وجبر کے خلاف، حقوق کے حصول، لاپتہ افراد کی بازیابی، بدامنی اور بدعنوانی کے خلاف بھی جدوجہد کریں گے بلوچستان کا مسئلہ فوجی آپریشن، طاقت کے استعمال، بے عمل اعلانات، پیکجز کی بجائے دیانت دار قیادت کے ذریعے جائز حقوق کی فراہمی، لاپتہ افراد کی بازیابی، سی پیک و دیگر پراجیکٹس میں بلوچستان کا حصہ دینے سے حل ہوگا عوام بالخصوص نوجوان جماعت اسلامی کے مہم میں حصہ لیکر حقوق کے حصول کی جدوجہد میں ساتھ دیں جماعت اسلامی کی ممبرشپ حاصل کریں۔ بلوچستان کے عوام کو حقوق نہیں لولی پاپ دیا جارہی ہے۔

رخشاں ڈویژن کی ترقی ہماری ترجیحات میں شامل ہے، سردار عمر گورگیج

بیروزگاری کے خاتمے اور باڈر ٹریڈ کو فروغ دینے کے لیے کوشاں ہیں، "جنگ" سے گفتگو

نوشکی (نامہ نگار) بلوچستان سمیت رخشان ڈویژن کی ترقی خوشحالی ہماری ترجیحات میں شامل ہے ان خیالات کا اظہار سینیٹر سردار محمد عمر گورگیج نے جنگ سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریکوڈک پروجیکٹ میں رخشان ڈویژن کے امیدواروں کو ملازمتوں کے حصول میں ترجیح دینگے۔ بیروزگاری کے خاتمے کے لیے باڈر ٹریڈ کو فروغ دینے اور گزنلی زیرو پوائنٹ کو فعال بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ گزنلی زیرو پوائنٹ سے جہاں پاک افغان تعلقات مزید مستحکم ہونگے دوسری جانب بیروزگاری کے خاتمے کے لیے علاقے میں ترقی اور خوشحالی کا نیا دور شروع ہوگا ملازمتوں میں رخشان ڈویژن کے کوٹہ کے لیے بھی حکام بالا سے ملاقات کرکے صورت حال سے آگاہ کرینگے انہوں نے نوشکی گیس پلانٹ میں گیس کے کوٹہ میں اضافہ کے لیے وفاقی وزیر توانائی سے ملاقات کرکے ضروریات کے مطابق گیس کوٹہ میں اضافہ کرینگے صارفین کو گیس کنکشن کے حصول کے لیے بھی ہر ممکن کوشش کرینگے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No.________ Dated: 02 SEP 2024 Page No.________

چمن کے عوام ریاست مخالف نہیں بنیادی حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں، زیارتوال

لوگ دن میں بار بار پاسپورٹ پر آنے جانے سے قاصر ہیں بدامنی سوالیہ نشان ہے، چمن میں خطاب

پشتونخوامیپ کے رہنماؤں کا دورہ سائنس کالج، آتشزدگی کے واقعہ کی تحقیقات کا مطالبہ

چمن (پ ر) پشتونخوامیپ کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبدالرحیم زیارتوال، مرکزی سیکرٹری ڈاکٹر حامد خان اچکزئی نے اولسی پاسون کے احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ڈیورنڈ خط پر شناختی کارڈ، تذکرہ پر تجارت، کاروبار اور آنے جانے کی اجازت بحال کرکے لاکھوں عوام کے معاشی قتل کا سلسلہ ختم کیا جائے ڈیورنڈ خط پر پابندیاں نہیں تھیں لیکن اب عوام تاجروں کو چار ہزار دکانوں، زرعی زمینوں، گھریلو زندگی اور اپنے عزیز واقارب کے پاس جانے پر پابندی لگا کر پاسپورٹ کی شرط عائد کی گئی ہے اور ایک دن میں ایک خاندان کے افراد بار بار پاسپورٹ پر آنے جانے کے عمل سے قاصر ہیں ڈیورنڈ خط نے ہمارے لوگوں کو تقسیم کردیا ہے ہم پاکستان کے شناختی کارڈ اور افغانستان کے تذکرہ پر آزادانہ آنا اور جانا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہماری سرزمین پر دانستہ ایک نئی جنگ مسلط کی جارہی ہے چمن میں دس ماہ سے دھرنا جاری ہے محمود خان اچکزئی، مولانا فضل الرحمن، تحریک انصاف اور دیگر سیاسی جمہوری پارٹیوں نے چمن دھرنے کے آئینی اور قانونی مطالبات کو بار بار حکومت کے سامنے رکھا۔ لیکن آج بعض عناصر دھرنے کے پلیٹ فارم سے گالیاں دے رہے ہیں ہم سوداگر نہیں بلکہ پشتونخوامیپ حساب کرے ڈیورنڈ خط پر 12 مقامات پر عوام کو تجارت، کاروبار اور آنے جانے کی اجازت ہونی چاہیے۔ آج بھی عوام چمن میں ریاست کیخلاف نہیں بلکہ ڈیورنڈ خط پر ماضی کی طرح اپنے معاشی حقوق، رزق وروزی اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کیلئے سراپا احتجاج ہے انہوں نے کہا کہ راڑہ شم میں گھنٹوں تک واقعہ جاری رہا لوگوں کو شہید وزخمی کیا گیا، ٹرکوں، دیگنوں، گاڑیوں کو نذر آتش کرکے املاک کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا گیا ہم ان واقعات کی سخت ترین مذمت کرتے ہوئے ملوث عناصر کو کیفرکردار تک پہنچانے کا مطالبہ کرتے ہیں، حکومت کی مذمت کے بیانات صرف اخباری سرخیوں کی زینت تک محدود رہی ہے۔ یہاں آئے روز ہمارے لوگوں کے ٹرانسپورٹرز کو جلایا جاتا ہے انہیں کروڑوں کے نقصانات سے دوچار کیا جارہا ہے، ہمارے ٹرانسپورٹرز، ڈرائیورز، محنت کشوں کو شہید کردیا جاتا ہے، خوف وہراس کا ماحول بنا کر ان پر معاش کے دروازے بند کرکے بھتے وصول کیئے جارہے ہیں اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ باقاعدہ جناح روڈ کے بنکوں میں یہ بھتہ جمع ہوتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ عوام حکومت اور قانون نافذ کرنیوالے اداروں کی کارکردگی پر سوالیہ نشان اٹھا رہے ہیں۔ دریں اثناء عبدالرحیم زیارتوال کی قیادت میں پارٹی کے مرکزی و صوبائی ایگزیکٹوز اور پشتونخوا سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے زونل آرگنائزنگ کمیٹی کے ارکان نے پوسٹ گریجویٹ سائنس کالج کوئٹہ کا دورہ کیا عبدالرحیم زیارتوال نے کہا ہے کہ سائنس کالج میں رات کو آگ لگنے سے کمرے، پرنسپل آفس، سٹاف روم، فرنیچر، کاریڈور خاکستر ہوگئے ہیں اب تک حکومتی حلقے اور آگ لگنے کے اسباب معلوم کرنے کے ماہرین سائنس کالج نہیں پہنچے ہیں محکمہ تعلیم اور صوبائی حکومتوں کے ذمہ داران غفلت کا مظاہرہ کررہے ہیں۔ صوبائی حکومت کی یہ روش قابل مذمت ہے۔ ماہر انجینئرز کا وفد فوری طور پر پوسٹ گریجویٹ سائنس کالج کے بلڈنگ اور تمام انفراسٹرکچر کو پہنچنے والے نقصانات اور دوبارہ تعمیر ومرمت کیلئے اسٹیمیٹ اور پی سی ون تیار کرے اور پرنسپل وکالج انتظامیہ کلاسز کا فوری اجراء کریں۔ اس موقع پر پشتونخوامیپ کے مرکزی سیکرٹری جبار خان اتمانخیل، مرکزی سیکرٹری عبدالحق ابدال، صوبائی سیکرٹری کبیر افغان، صوبائی ڈپٹی سیکرٹریز نظام عسکر، رزاق خان ترین، پشتونخوا اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے زونل آرگنائزر سیف اللہ خان کاکڑ، ضلع کوئٹہ کے سیکرٹری یار محمد بریال اور پی ایس او کے صوبائی اور ضلعی رہنما اور کارکن موجود تھے۔

MASHRIQ QUETTA

بلوچستان میں بدانتظامی اور کرپشن ختم ہو جائے 51 فیصد امن قائم ہو جائیگا

مزدور، سیاسی رہنما، وکلاء، صحافی

95 فیصد سے زیادہ عوام زندگی اور موت کی کشمکش میں زندگی گزار رہے ہیں، مسائل حل نہیں ہورہے، رمضان اچکزئی، خان زمان

سیاسی قیادت طرف سے آئین اور قانون کے مطابق ذمہ داریوں کی ادائیگیوں میں ناکامی پر تشویش ہے، متین اخوندزادہ، رضا وکیل

کوئٹہ (پ ر) لیبر عوامی سوونٹ کی میزبانی میں آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونینز، بلوچستان لیبر فیڈریشن، پاکستان ورکرز کنفیڈریشن بلوچستان، بلوچستان ورکرز فیڈریشن، پرائیویٹ ٹیچرز ایسوی ایشن، بلوچستان یونین آف جرنلسٹ، کیو ڈی ایم جے وغیرہ کے نمائندے سمیت سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے دیگر تنظیموں کے رہنماؤں کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں محمد رمضان اچکزئی ....

بقیہ 52 صفحہ نمبر 7 پر

خان زمان، عبدالمتین آخوندزادہ، رضا وکیل، سردار حبیب بڑیچ، فرید بگٹی، خلیل احمد، عبدالشکور، ایوب ترین، یعقوب شاہوانی، نور الٰہی بگٹی، محمد قاسم کاکڑ، محمد یوسف کاکڑ، محمد عمر جنگ، عابد بٹ، سید آغا محمد، حاجی مسعود، حاجی سلیم ناصر، محمد شریف اور دیگر نے شرکت کیں۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا جس کے بعد اجلاس کے شرکا نے ملک میں سیاسی انتشار، معاشی بدحالی، بدامنی، صوبہ بلوچستان میں عام شہریوں کے قتل عام اور گمشدگیوں، صوبے میں ناقص طرز حکمرانی، کرپشن، عدلیہ کی طرف سے عام لوگوں کو انصاف نہ ملنے، بے روزگاری، روزمرہ کی اشیائے خورد و نوش میں بے تحاشا مہنگائی، بجلی، گیس کے بھاری بھرکم بلز، تعلیم وصحت تک عام لوگوں کی محرومیوں کی وجہ سے آج صوبہ بلوچستان کے 95 فیصد سے زیادہ عوام زندگی اور موت کی کشمکش میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اجلاس نے آئی پی پیز سے مہنگے داموں بجلی کی خریداری اور ڈالرز میں ادائیگیاں کرنے، بجلی خریدے بغیر سالانہ 2000 ارب روپے آئی پی پیز کو ادائیگیاں کرکے غریب عوام سے مہنگی بجلی کی صورت میں وصول کرنے، 10 سے 33 فیصد کیپسٹی پر چلنے والے آئی پی پیز کے پاور ہاؤسز کو 80 فیصد کیپسٹی تک بجلی کے بلوں کی ادائیگی سے آج بجلی کی قیمت 80 روپے تک ہوچکی ہیں۔ جبکہ افغانستان، بھارت، سری لنکا اور بنگلہ دیش میں 18 روپے بجلی کی قیمت ہے۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کی طرف سے پریس کلب میں پریس کانفرنس اور سیمینار کرنے کے لیے اجازت لینے کو غیر قانونی اقدام قرار دیتے ہوئے کہا کہ ڈپٹی کمشنر کوئٹہ شہر میں شہریوں کے جان ومال کی حفاظت اور ان کی فلاحی و بہبود کے کاموں اور کرپشن کے خاتمے کیلئے اپنا کردار ادا کریں اور شہریوں کو آئین میں دی گئی انسانی حقوق پر قدغن لگانے کے غیر آئینی اقدامات سے گریز کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ بین الاقوامی فلاحی ادارے ملک کے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ بلوچستان کو خط تحریر کرے اور کہیں کہ صوبہ بلوچستان میں 25 کروڑ روپے کی مچھردانیاں غائب کردی گئی ہیں۔ ایسے لٹیروں کا احتساب کیا جانا ضروری ہے۔ اجلاس کے شرکاء نے ملک میں موجود سیاسی پارٹیوں کی قیادتوں کی طرف سے آئین اور قانون کے مطابق ذمہ داریوں کی ادائیگیوں میں ناکامی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تمام سیاسی پارٹیاں گول میز کانفرنس بلا کر ملک میں سیاسی ومعاشی استحکام لانے اور بدامنی کے خلاف پالیسی بنا کر عوام کی حمایت سے سیاسی ڈائیلاگ اور تحفظ کے لائحہ عمل کے تحت ایسے مشددانہ کاروائیوں کی روک تھام کرنی چاہیے۔ انہوں نے تمام شہریوں اور مزدوروں کے قتل میں ملوث عناصر کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایسے عناصر نے انسانی، اسلامی اور بلوچی روایات کی پامالی کی ہے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No.________ Dated: 02 SEP 2024 Page No.________

صوبائی حکومت آتشزدگی سے تباہ سائنس کالج کو 6 کروڑ روپے کا فنڈ ریلیز کرے، پشتونخوا میپ

سائنس کالج کے بلڈنگ میں رات کو آگ لگنے سے عمارت، کمرے، پرنسپل آفس، سٹاف روم، فرنیچر، کاریڈور خاکستر ہو گئے

اب تک حکومتی حلقے اور آگ لگنے کے اسباب معلوم کرنے کے ماہرین کالج نہیں پہنچے، یہ غفلت کی انتہا ہے، عبدالرحیم زیارتوال

کوئٹہ (پ ر) پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبدالرحیم زیارتوال کی قیادت میں پارٹی کے مرکزی و صوبائی ایگزیکٹو زاور پشتونخوا سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے زونل آرگنائزنگ کمیٹی کے ہمراہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ سائنس کالج کوئٹہ کا دورہ کیا کالجز ڈائریکٹرز، اکیڈمک سٹاف کالج کے پرنسپل پروفیسرز، لیکچرارز اور دیگر ذمہ داران بھی اس موقع پر موجود تھے اور سائنس کالج میں .... بقیہ 63 صفحہ نمبر 7 پر

رونما ہونیوالے واقعہ اور اس کے نقصانات پر گہرے دکھ و افسوس کا اظہار کیا اس موقع پر پشتونخوا میپ کے مرکزی جنرل سیکرٹری عبدالرحیم زیارتوال نے کہا ہے کہ سائنس کالج کے بلڈنگ میں رات کو آگ لگنے سے کالج بلڈنگ، کمرے، پرنسپل آفس، سٹاف روم، فرنیچر، کاریڈور خاکستر ہو گئے ہیں اب تک حکومتی حلقے اور آگ لگنے کے اسباب معلوم کرنے کے ماہرین سائنس کالج نہیں پہنچے ہیں

بارشوں و سیلاب نے بلوچستان کو تباہ کر دیا، حکومت نقصانات کا ازالہ کرے، جمعیت نظریاتی

2022 سیلاب سے ہونیوالے نقصانات کا ازالہ آج تک نہیں ہوا اب تک ایک گھر بھی نہیں تعمیر نہ ہو سکا، مولانا عبدالقادر لونی

حکومت اور حکمران 2022 کے متاثرین سمیت حالیہ بارشوں اور سیلاب متاثرین کو ریلیف دیں، مولانا حافظ عبدالاحد و دیگر

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام نظریاتی پاکستان کے مرکزی سینئر نائب امیر مولنا عبدالقادر لونی جنرل سیکرٹری مولنا حافظ عبدالاحد کہدانی ضلعی امیر کوئٹہ مولانا قاری مہراللہ ضلعی امیر قلات مولنا عبدالسلام ضلعی امیر مولنا عبدالروف ضلعی امیر لورالائی مفتی شفیع الدین ضلعی امیر لوشکی مفتی فداء الرحمن ضلعی امیر جعفرآباد عبداللطیف مجاہد ضلعی امیر پشین مولنا محمد انور ضلعی امیر زیارت مولانا عبدالمالک .... بقیہ 73 صفحہ نمبر 7 پر

ضلعی امیر قلعہ عبداللہ مولنا حافظ عبدالواحد ہاشمی ضلعی امیر دکی مولنا محمد جعفر فاروقی ضلعی امیر گودار شیر جان صالح ضلعی امیر خضدار مولانا عبدالغفور کرخی ضلعی امیر ژوب مولنا عبدالحلیم شاہکار ضلعی امیر شیرانی مولنا نعمت اللہ ضلعی امیر چمن مولنا احمد خان نے کہا کہ حکومت صوبے کے اضلاع میں مون سون طوفانی بارشوں سے ہونیوالے نقصانات کا جلد ازالہ کیا جائے 2022 سیلاب سے ہونیوالے نقصانات کا ازالہ آج تک نہیں ہوا منہدم گھروں کی سروے مکمل ہونے کے باوجود آج تک ایک گھر تعمیر نہ ہوسکا لاکھوں ایکڑ زرعی اراضیات پر کھڑی فصلیں بارشوں سے تباہ ہوئے انگور کے باغات، ٹماٹر پیاز، کپاس کی فصلیں برباد ہو گئے انہوں نے کہا کہ مصیبت کی اس گھڑی میں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ متاثرین کی امداد کیلئے عملی اقدامات اٹھائیں انہوں نے کہا کہ پی ڈی ایم اے کی جانب سے بھی اب تک کوئی ریلیف فراہم نہیں کیا گیا سیلاب متاثرین بے یار و مددگار مارے مارے پھر رہے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No.______ Dated: JANG QUETTA Page No.______

باجوڑ دھماکے میں ایک جاں بحق، کوئٹہ میں چوکی کے قریب بم حملہ، 2 افراد زخمی

تحصیل سلارزئی میں 2 افراد زخمی بھی ہوئے، چمن پھاٹک میں فورسز کی چیک پوسٹ کی دیوار کیساتھ بم نصب تھا، باپ بیٹا زخمی

باجوڑ (نیوز ایجنسی) باجوڑ کے تحصیل سلارزئی کے علاقہ درہ میں بم دھماکہ، ایک شخص جاں بحق اور 2 زخمی ہو گئے۔ باجوڑ میں بم دھماکے میں دو افراد زخمی ہو گئے۔ ریسکیو 1122 کے مطابق دھماکے کے نتیجے میں ایک شخص جاں بحق جبکہ 2 زخمی ہو گئے ہیں۔ جاں بحق شخص کی شناخت رحیم اللہ سکنہ بھائی چینہ کے نام سے ہوا ہے جبکہ زخمیوں کی شناخت فضل ہادی اور محب اللہ سکنہ بھائی چینہ کے نام سے ہوئی ہیں۔ اطلاع ملنے پر ریسکیو 1122 کے میڈیکل ٹیموں نے بروقت موقع پر پہنچ کر میت اور زخمیوں کو طبی امداد فراہم کرکے ڈسٹرکٹ اسپتال خار منتقل کیا۔

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) چمن پھاٹک پر سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ کی دیوار کے ساتھ بم دھماکے میں راہگیر باپ بیٹا زخمی ہو گئے جبکہ ایک گاڑی رکشہ اور دو موٹر سائیکلوں کو نقصان پہنچا، قریبی گھروں اور دکانوں کے شیشے ٹوٹ گئے، ڈیڑھ کلو وزنی ٹائم ڈیوائس بم رکھا تھا، پولیس کے مطابق چمن پھاٹک پر واقعہ سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ کی دیوار کے ساتھ نامعلوم افراد نے بم رکھا تھا جو اتوار کی دوپہر کو زوردار دھماکے سے پھٹ گیا، دھماکہ اتنا شدید تھا کہ شہر بھر میں آواز سنی گئی، دھماکے کے نتیجے میں راہگیر غلام حسین ولد حاجی غلام رسول اسکا بیٹا اسامہ زخمی ہو گئے جنہیں شہریوں نے فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا، دھماکے کی اطلاع ملنے پر پولیس، سی ٹی ڈی اور سیکورٹی فورسز کی بھاری نفری اور بم ڈسپوزل اسکواڈ نے موقع پر پہنچ کر علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ بم ڈسپوزل اسکواڈ کے مطابق نامعلوم افراد نے ڈیڑھ کلو وزنی ٹائم ڈیوائس بم چیک پوسٹ کی دیوار کے ساتھ رکھا تھا۔

ژوب: جامع مسجد خواجگان کے قریب فائرنگ سے دو بچے زخمی

ژوب (نامہ نگار) جامع مسجد خواجگان کے قریب فائرنگ دو بچے زخمی ہو گئے پولیس ذرائع کے مطابق جامع مسجد خواجگان کے قریب گولی لگنے سے دو بچے محمد حسیب مندوخیل اور عبدالولی خروٹی جن کی عمریں تیرہ اور چودہ سال بتائی جا رہی ہے زخمی ہو گئے جنہیں ڈی ایچ کیو ٹراما سنٹر منتقل کے بعد شدید زخمی حالت میں کوئٹہ منتقل کر دیئے گئے پولیس نے موقع پر پہنچ کر تفتیش شروع کر دی۔

ہرنائی، نامعلوم افراد ایک شخص کو ذبح کر کے فرار

ہرنائی (نامہ نگار) ہرنائی کے علاقے بابہان کلی وڑسئہ میں نامعلوم افراد ولائدین ولد ملا رضا ترین کو ذبح کر کے فرار ہو گئے۔

خضدار: گاج چھارو نچی میں قبائلی تصادم 2 افراد جاں بحق

خضدار (آن لائن) خضدار کے علاقے گاج چھارو نچی میں پہاڑ کے تنازع پر ایک ہی قبیلے دو گروپ میں مسلح تصادم کے نتیجے میں فائرنگ سے 2 افراد حاجی ولد محمد بخش محمد رمضان ولد جمعہ ساسولی جاں بحق ہو گئے۔

MASHRIQ QUETTA

کوئٹہ، اوسپنی میں دھماکے، باپ بیٹا زخمی، فورسز نے علاقے کو گھیر لیا

بم چمن پھاٹک پر ایف سی کی چیک پوسٹ کے قریب رکھا گیا تھا، جو زوردار دھماکے سے پھٹا، زخمی ہسپتال منتقل

پولیس، سی ٹی ڈی اور فورسز کی بھاری نفری و بم ڈسپوزل اسکواڈ نے موقع پر پہنچ کر علاقے کو گھیرے میں لے لیا

پسنی میں نامعلوم افراد کی جانب سے وائن شاپ پر دستی بم سے حملہ تاہم بم پھٹ نہ سکا، جسے ناکارہ بنا دیا گیا

کوئٹہ (سٹی رپورٹر، یو این اے) چمن پھاٹک پر ایف سی کی چیک......

بقیہ 15 صفحہ نمبر 7 پر

میں محکمہ لائیو اسٹاک کا ملازم محمد ابراہیم مجک اور اس کی بیوی جان بحق ہو گئی جبکہ دیگر مسافروں کو مقامی افراد نے ڈوبنے سے بچا لیا مقامی انتظامیہ نے ضروری کاروائی کے بعد لاشوں کو ورثاء کے حوالے کر دیا حب ڈیم سے پانی کا اخراج شروع ہو گیا، محکمہ ایریگیشن اور ضلعی انتظامیہ نے حفاظتی انتظامات مکمل کر لیے،، جاں بحق افراد کی تعداد 35 ہو گئی۔، بلوچستان کے اضلاع زیارت، قلعہ سیف اللہ، خضدار، لورالائی، جھل مگسی، بی، جعفر آباد، نصیر آباد، لسبیلہ اور بولان میں طوفانی بارشوں کے بعد نشیبی علاقے زیر آب آ گئے۔ صوبائی حکومت نے قلات، زیارت، محبت پور، لسبیلہ، آواران، جعفر آباد، اوستہ محمد، لورالائی اور چاغی کے بعد جھل مگسی کو بھی آفت زدہ قرار دے دیا۔ طوفانی بارشوں کے باعث صوبے کے کئی اضلاع میں موبائل فون، انٹرنیٹ سروسز اور بجلی کی سپلائی معطل ہے، حکام نے بالائی علاقوں میں لیویز وائرلیس سسٹم کے ذریعے رابطوں کی کوشش کی۔ چمن، قلعہ عبداللہ، قلعہ سیف اللہ اور زیارت میں سیلاب سے باغات اور فصلوں کو نقصان پہنچا ہے، چاروں اضلاع میں کئی کلومیٹر سڑکیں، پل اور متعدد گھر ریلوں میں بہہ گئے۔ حکومتی کنٹرول روم کے مطابق قلعہ عبداللہ اور قلعہ سیف اللہ میں سینکڑوں بے گھر افراد کھلے آسمان تلے موجود ہیں، بارش سے مزید 3 افراد جان سے گئے۔ پی ڈی ایم اے کے مطابق یکم جولائی سے اب تک بارشوں سے 13 بچوں سمیت 35 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں جبکہ 15 افراد زخمی ہوئے جبکہ بارشوں کے دوران 11 بچوں سمیت 15 افراد زخمی ہوئے۔ بارشوں سے 558 گھر مکمل منہدم اور 13 ہزار 986 گھروں کو جزوی نقصان پہنچا، بارشوں سے ایک لاکھ 9 ہزار 903 افراد متاثر ہوئے۔ صوبے میں طوفانی بارشوں سے 58 ہزار 1799 ایکڑ رقبے پر کاشت فصلیں تباہ ہو گئیں، سیلابی ریلے سے 373 مویشی ہلاک ہوئے جبکہ قومی شاہراہ پر قائم 7 پلوں کو بھی نقصان پہنچا۔ شدید بارش کے بعد کوئٹہ چمن ریلوے لائن کا راستہ بھی بند ہو گیا، خوجک ٹنل سیلابی پانی کے ساتھ آنے والی مٹی سے بھر گئی جبکہ ضلع ہرنائی کا زمینی رابطہ کٹ گیا۔ بولان کے علاقے میں تباہ ہونے والی گیس لائن پر پانی کی سطح کم ہونے کے بعد مرمتی کام شروع ہو گیا جبکہ کوئٹہ میں گیس کی فراہمی بحال ہو گئی۔ ربی کینال میں شگاف پڑنے سے درجنوں دیہات زیر آب آ گئے۔ دریں اثنا کیویز فورس کے جوان دن بھر حب ندی کے قریبی علاقوں میں گشت کرتے رہے اس حوالے سے ایکسین ایریگیشن حب عبدالجبار زہری نے بتایا کہ حب ڈیم میں سطح آب 340 فٹ پر پہنچنے کے بعد اتوار کے روز ڈیم کے اسپل وے سے پانی کا اخراج شروع ہو گیا

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No.________ Dated:________ Page No.________

بارشیں وسیلاب: میاں بیوی سمیت 3 افراد ہلاک، رابطہ سڑکوں کو شدید نقصان

لائیو اسٹاک ہرنائی کا ملازم و دیگر کی گاڑی سیلابی ریلے میں بہہ گئی، قلعہ عبداللہ میں 12 سالہ بچہ پانی میں ڈوب گیا

سیلابی ریلے سے چار خواتین اور 5 بچوں بحفاظت نکالا گیا، کوئٹہ چمن ٹرین سروس معطل رہی، قلات میں بارشوں سے تباہی

ہرنائی + قلعہ عبداللہ + قلات + مچھ (نامہ نگاران/ غ ن) سبی سے اسپین تنگی ہرنائی آتے ہوئے گاڑی ندی میں سیلابی ریلے میں بہہ گئی جس کے نتیجے میں لائیو اسٹاک ہرنائی کا کلاس فور کا ملازم محمد ابراہیم خجک اور اس کی اہلیہ و دیگر سیلاب میں بہہ گئے، دیگر مسافروں کو مقامی لوگوں نے سیلابی ریلے سے بحفاظت نکال لیا۔ میاں بیوی کی لاشیں ندی سے نکال کر سبی کے لیے روانہ کردی گئیں۔ زندہ بچ جانے والے ڈرائیور سمیت دوسری گاڑی میں سبی روانہ ہوگئے۔ قلعہ عبداللہ سے نامہ نگار کے مطابق مون سون بارشوں کا سلسلہ دوسرے روز بھی جاری رہا۔ جس میں توبہ اچکزئی کے پہاڑی علاقوں میں طوفانی بارشوں کی وجہ سے ندی نالوں میں طغیانی سے کوئٹہ چمن شاہراہ محمد علی باوڑی کے مقام پر مقامی آبادی کو نقصان پہنچا۔ شیلا باغ کا ٹنل مٹی سے بھر گیا جس کی وجہ سے کوئٹہ چمن ٹرین سروس معطل رہی، محمد علی باوڑی کے مقام پر گاڑی سیلابی ریلے میں پھنسنے کی وجہ ایک بارہ سالہ بچہ پانی میں بہہ گیا جس کی لاش مقامی لوگوں اپنی مدد آپ کے تحت نکالی جبکہ مقامی ٹریکٹر ڈرائیور نے بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے چار عورتوں اور پانچ بچوں بحفاظت سیلابی ریلے سے نکالا۔ محمد علی باوڑی کے سیلاب متاثرین نے نقصانات کے ازالے کیلئے کئی گھنٹے کوئٹہ چمن شاہراہ بلاک رکھی۔ سیلابی پانی اور شدید بارشوں سے ضلع بھر کے باغات اور دیگر فصلوں کو شدید نقصان پہنچا، طوفانی بارشوں نے زرعی ٹیوب ویل اور سولر سسٹم کو بڑے پیمانے پر تباہ کردیا، قلعہ عبداللہ بازار میں سیلابی پانی گھروں داخل ہونے سے گھروں کو بھی نقصان پہنچا۔ کوئٹہ چمن شاہراہ قلعہ عبداللہ ٹو پشین شاہراہ توبہ اچکزئی اور دیگر رابطہ سڑکوں کو شدید نقصان پہنچنے کی وجہ سے مقامی لوگوں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے، ضلع بھر میں رہائش پذیر خانہ بدوش اور دیگر مقامی لوگوں کے مال مویشی کو بھی نقصان پہنچا۔ قلات سے نامہ نگار کے مطابق سب تحصیل جوہان میں حالیہ بارشوں نے تباہی مچادی، کچے مکانات گر گئے فصلیں تباہ ہوگئیں واحد رابطہ سڑک بھی سیلابی ریلوں کی نظر ہوگئی، علاقہ مکین کھلے آسمان تلے امداد کے منتظر ہیں، گزگ اور سب تحصیل جوہان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق گزشتہ روز جوہان اور دیگر علاقوں میں شدید طوفانی بارشوں سے متعدد کچے مکانات منہدم ہوگئے، جبکہ زرک خیسار اناری کشتو بجینٹ یاسو بجینٹ لغڑی لورہاڑ و کنی کوچینی شوری بجینٹ تخت دراج سارون ریگواش اور دیگر علاقوں میں کھڑی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا۔ علاقے کا واحد زمینی راستہ بھی سیلابی ریلوں کی نظر ہوگیا۔ جس سے ان علاقوں کا زمینی رابطہ قلات اور دیگر علاقوں سے منقطع ہوگیا، ان علاقوں میں اشیاء خورد و نوش کی قلت پیدا ہوگئی ہے۔ سیلابی پانی کے بھاگ بچاؤ بند پر شدید دباؤ کے دوران ڈپٹی کمشنر کچھی کیپٹن ریٹائرڈ جمیل احمد بلوچ کی ہدایت پر بھاگ تحصیل انتظامیہ متحرک ہوگئی علاقے کو سیلابی صورتحال سے محفوظ رکھنے کے لیے کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے اقدامات کا سلسلہ جاری ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر بھاگ نوید احمد بلوچ کی نگرانی میں دریائے ناڑی کے بھاگ بچاؤ بند پر شدید دباؤ کے وقت ڈی ایس پی بھاگ تحصیلدار بھاگ سید اللہ یار شاہ ایس ایچ او بھاگ ذوالفقار علی مغیری ہیڈ محرر لیویز زبیر احمد گویا و دیگر ملازمین لیویز کے ہمراہ ہر قسم کی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے بھاگ بچاؤ بند پر موجود ہیں۔ مشینری کے ذریعے ارباب نالے کے گنڈھے کو توڑ کر واپڈا گرڈ اور بلوچ کالونی پر پانی کا دباؤ کم کرنے کی کوشش بھی کی جارہی ہے جبکہ کوٹھ حاجیہ روڈ کو توڑ کر مغربی بچاؤ بند کو محفوظ کیا جارہا ہے یہ کارروائیاں انتظامیہ کی جانب سے علاقے کو ممکنہ سیلابی خطرات سے محفوظ رکھنے اور عوام کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے کی جارہی ہیں۔

مچ میں طوفانی بارش سے کچے مکانات کی دیواریں منہدم، پُل کی حالت مخدوش

بولان قومی شاہراہ کی مختلف مقامات پر حفاظتی دیواریں بھی گر گئیں، پانی کے بہاؤ میں مزدا ٹرک الٹ گیا

شہر کو سوئی گیس اور پانی کی سپلائی معطل ہے، بارشوں سے کوئلے کا کاروبار بھی متاثر، ہزاروں مزدور بیروزگار

مچ (نامہ نگار) مچ و گردونواح میں طوفانی بارشوں نے تباہی مچادی۔ مچ ندی میں سیلابی ریلے سے مچ کو جانے والی گیس پائپ لائن بھی ٹوٹ گئی۔ سیکڑوں کچے مکانات دیواریں اور بولان قومی شاہراہ کی مختلف مقامات پر حفاظتی دیواریں منہدم ہو گئیں۔ مچ پل کے پشتے بھی انتہائی کمزور ہو چکے ہیں اور کسی بھی وقت یہ پل گرسکتا ہے شہر کو سوئی گیس اور پانی کی سپلائی معطل ہے۔ بولان قومی شاہراہ پر ٹریفک کی روانی 72 گھنٹوں سے معطل ہے اور ہزاروں گاڑیاں بری طرح پھنسی ہوئی ہیں اور مسافر بچوں و خواتین کو شدید تکالیف کا سامنا ہے۔ مچ کی متاثرہ 18 انچ گیس پائپ لائن پر کام شروع نہ ہوسکا۔ گری نالہ یارو کازوا ے میں مزدا ٹرک پانی کے بہاؤ میں الٹ گیا تاہم ڈرائیور کو ریسکیو کرلیا گیا۔ مچھ شہر کو گیس سپلائی کرنے والی پائپ لائن اور کوئٹہ سمیت دیگر شہروں کو گیس سپلائی کرنے والی 18 قطر انچ قطر کی پائپ لائن کی مرمت کا کام تاحال شروع نہ ہو سکا۔ سیلابی بارشوں سے سالانی کالونی مچھ گیشتری بوڈیل آب گم کلی جمعہ خان کولپور دوزان برک کلی اختر آباد کلی سردار سانگزئی سمیت مختلف کچی آبادیوں میں مکانات اور دیواریں منہدم ہونے کی اطلاعات ہیں۔ مچ و گردونواح میں مسلسل بارشوں کے دوران کوئی امدادی ٹیم نہیں پہنچ سکی بارشوں سے مچ پل کے پشتے منہدم ہونے سے پل خستہ حالی کا شکار ہوگیا ہے کسی بھی وقت گر کر حادثے کا باعث بن سکتا ہے۔ مچ بولان میں بارشوں سے کوئلہ کے کاروبار بھی متاثر ہوا ہے اور ہزاروں مزدور نان شبینہ کیلئے محتاج ہوکر رہ گئے ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullot No.______ Dated: 02 SEP 2024 Page No.______

کوئٹہ: مختلف علاقوں کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار، ٹریفک متاثر، حادثات میں اضافہ

گاڑیوں و موٹر سائیکلوں کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے، طویل عرصے سے تعمیر و مرمت نہیں کی جا سکی، عوامی حلقوں کی وزیر اعلیٰ سے توجہ دینے کی اپیل

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی دارالحکومت کی اہم شاہراہیں، سڑکیں، روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار، متعدد سڑکیں اکھڑ جانے کے باعث لوگوں کو آمد و رفت میں شدید دشواری کا سامنا، ٹریفک جام رہنا معمول بن گیا، تفصیلات کے مطابق شہر کے مختلف وسطی و نواحی علاقوں کی اہم شاہراہیں، سڑکیں و روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں سروے رپورٹ کے مطابق شہر کے وسطی و نواحی علاقوں کی سڑکیں کئی کئی سال سے شکستہ حالی کا شکار ہیں جسکی وجہ سے جہاں ٹریفک کی روانی میں خلل پڑ رہا ہے وہیں ٹریفک حادثات کا بھی خطرہ ہے جبکہ گاڑیاں موٹر سائیکل بھی خراب ہوتی ہیں اور نوکیلے پتھروں کی وجہ سے پنکچر ہونا بھی معمول بن گیا ہے عوامی و سماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے قلمدان سنبھالتے ہی کوئٹہ شہر کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے احکامات دیئے تھے جس پر فوری طور پر مین سڑکوں روڈوں کی چھلائی کا کام تو کیا گیا لیکن اسکے بعد پیچ ورک نہیں کیا گیا جبکہ جن سڑکوں کا گزشتہ سال میں پیچ ورک کیا گیا تھا لیکن ناقص میٹریل کی وجہ سے وہ ایک سیزن کی بارشوں سے ہی شکستہ حالی کا شکار ہوگئی ہیں اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں بعض مقامات پر گھڑے بن گئے ہیں جسے لوگوں نے بجری اینٹیں ڈال کر اپنی مدد آپ کے تحت بھرا دیا ہے عوامی حلقوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان سے اپیل کی کہ وہ کوئٹہ شہر کے وسطی و نواحی علاقوں کی سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ کا نوٹس لیں اور فوراً سڑکوں اہم شاہراہوں کی معیاری تعمیر کروائیں۔

کوئٹہ: کھلے عام غیر قانونی بورنگ جاری، زیر زمین پانی کی سطح تشویشناک حد تک گر گئی

عدالتی پابندی کے باوجود وسطی و نواحی علاقوں میں کھلے عام پلازوں میں ٹیوب ویلز کی تنصیب کا سلسلہ جاری ہے، حکومت سے نوٹس لینے کا مطالبہ

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی دارالحکومت میں پانی کا مسئلہ شدید تر، غیر قانونی بورنگ نے مسائل اور بڑھا دیئے، زیر زمین پانی کی سطح تشویش ناک حد تک نیچے چلی گئی، تفصیلات کے مطابق آبادی میں اضافہ کی وجہ سے جو پانی 30 فٹ گہرائی سے نکالا جاتا تھا آج سینکڑوں فٹ سے نکالا جا رہا ہے کیونکہ زمین کی تہہ خشک ہو چکی ہے، صوبے کے بڑے شہر کوئٹہ میں آج بھی لوگ بالٹیاں اٹھائے پانی کے حصول کیلئے ٹھوکریں کھا رہے ہیں جبکہ دوسری غیر قانونی طور پر ٹیوب ویل لگ رہے ہیں وسطی علاقوں نجم الدین روڈ پر

بلند و بالا پلازوں کی تعمیر سے قبل بورنگ کی جا رہی

ہے جن کی حوصلہ شکنی ضروری ہے۔ چند برس قبل بلوچستان ہائیکورٹ نے نجی طور پر بورنگ اور ٹیوب ویل کی تنصیب پر پابندی عائد کر دی تھی لیکن اس کے باوجود شہر کے وسطی و نواحی علاقوں میں کھلے عام قانون کیخلاف ورزی کی جا رہی ہے شہریوں کا کہنا ہے کہ وسطی و نواحی علاقوں میں بلند و بالا پلازوں کی تعمیر سے قبل واسا اور دیگر حکام سے مک مکا کر کے ٹیوب ویل کی بورنگ کر دی جاتی ہے جس کے باعث مستقبل میں کوئٹہ صحرا میں تبدیل ہو جائیگا۔

نواں کلی کا مین روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار، رواں بارشوں کے دوران سڑک پر جا بجا گڑھے بن گئے

حکام کلی کی مین روڈ بنانے کیلئے اقدامات اٹھائیں تاکہ عوام کی زندگی میں آسانی پیدا ہو سکے

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) نواں کلی کا مین روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار، رواں بارشوں کے دوران سڑک پر جا بجا گڑھے بن گئے، ٹریفک کی روانی متاثر، تفصیلات کے مطابق نواں کلی لاکھوں نفوس پر مشتمل آبادی ہے لیکن مین روڈ طویل عرصے سے تعمیر و مرمت نہ ہونے کے باعث ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے جس کے باعث ٹریفک کی روانی متاثر ہو رہی ہے جبکہ جا بجا گڑھے بننے کے باعث ٹریفک حادثات بھی جنم لے رہے ہیں حالیہ بارشوں میں سڑک اور بھی خستہ حال ہو گئی ہے۔ ایمرجنسی میں مریضوں کو بروقت ہسپتال پہنچانا مشکل ہو گیا ہے جبکہ گاڑیوں اور موٹر سائیکل سواروں کو نقصانات کا بھی سامنا ہے اہل علاقہ نے بتایا کہ حکومت کی جانب سے عندیہ دیا جا رہا تھا کہ روڈ کا کام کچھ عرصے میں شروع کر دیا جائیگا لیکن اس کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ اکثر مقامات پر پلازوں کی تعمیر سے تعمیراتی سامان سڑک پر بکھرا رہتا ہے، جس کے باعث نالیاں بھی بند ہو جاتی ہیں، جس کا گندا پانی ہر وقت سڑک پر جمع رہتا ہے اور کیچڑ اور گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ کئی سال سے غریب اور مجبور لوگ اس ٹوٹے پھوٹے روڈ پر سفر کرنے پر مجبور ہیں جہاں صبح کے اوقات میں آنے جانے والے افراد کو روڈ کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے وہیں ایمرجنسی میں مریضوں کو ہسپتالوں تک پہنچانا انتہائی مشکل ہوتا ہے انہوں نے نو منتخب ایم پی اے بخت محمد کاکڑ اور اعلیٰ حکام سے پرزور مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ نواں کلی مین روڈ کی خستہ حالی کا نوٹس لیتے ہوئے اسے بنانے کیلئے اقدامات اٹھائیں تاکہ عوام کی زندگی میں آسانی پیدا ہو سکے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No.________

Dated: 02 SEP 2024 Page No.________

بلوچستان، موسلادھار بارشیں سیلاب، کچے مکانات منہدم

بلوچستان بھر میں سمندری طوفان "اسنی" موسلادھار بارشوں ریلوں کے باعث سینکڑوں دیہات زیرآب آگئے سمندری طوفان سندھ کی ساحلی پٹی سے مزید دور ہوگیا، رخ بلوچستان کی طرف مڑ گیا بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں سیلاب اور طغیانی کا خدشہ ہے این ڈی ایم اے

بلوچستان کے علاقے نچ میں سوئی گیس کی 18 انچ قطر گیس پائپ لائن مکمل گیس کی فراہمی بحال کردی ہے یکم جولائی سے اب تک مون سون کی بارشوں سے اب تک 13 بچوں سمیت 30 افراد جاں بحق پی ڈی ایم اے دکی انبار ندی میں فیلڈر گاڑی سمیت بہہ جانے والے عبدالقادر ناصر کی لاش ندی سے نکال لی گئی قلعہ سیف اللہ کے علاقے علی زئی میں سیلابی پانی میں بہہ جانے سے ایک شخص جاں بحق ہوگیا ہرنائی کی کھوسٹ ندی کے ریلے میں 2 افراد پھنس گئے، سیلابی ریلوں کی وجہ سے ہرنائی کوئٹہ روڈ پر ٹریفک معطل ہوگیا ڈیرہ مراد جمالی اسپتال اور پولیس تھانہ زیرآب آگئے جبکہ ڈیرہ بگٹی سے آنے والا 1500 کیوسک سیلابی پانی پٹ فیڈر میں داخل ہوگیا اور ماڑہ میں سمندری طوفان "اسنی" کے اثرات، طوفانی ہواں کے باعث ہوٹل کی چھت گرگئی، 2 افراد زخمی ہوگئے گڈانی کے ساحل گڈانی، کنڈ ملیر، ڈام بندر کے سمندر میں طوفان کے باعث لہریں بلند ہونا شروع لانچ کریش ہوگئی چمن بارشوں سے سیلابی ریلہ اشیا کا سب بڑا تاریخی ٹنل میں مٹی سے بھر گئی ٹرین سروس غیرمعینہ مدت کیلئے معطل کردی گئی گڈانی کے ساحل گڈانی، کنڈ ملیر، ڈام بندر کے سمندر میں طوفان کے باعث لہریں بلند ہونا شروع لانچ کریش ہوگئی حب ڈیم میں مسلسل سیلابی ریلے داخل ہورہے ہیں ڈیم خطرناک موڑ میں داخل اسپیل وے سے پانی اخراج ہوسکتا ہے نچ کے قریب پہاڑی سلسلوں میں لینڈ سلائیڈنگ کے باعث ٹریفک کی روانی معطل ہوگئی ہرنائی سنجاوی روڈ طور خم تنگی مقام پر بندش سے گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں مسافروں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے دریائے لہڑی 62000 دریائے ناڑی ندی 94000 بولان ندی 76000 ہزار کیوسک کا سیلابی ریلہ گزر رہا ہے، تفصیلات کے مطابق محکمہ موسمیات کے مطابق سمندری طوفان سندھ کی ساحلی پٹی سے مزید دور ہوگیا ہے اور طوفان بحیرہ عرب کے شمال مشرق میں ہے جب کہ طوفان مغرب کی جانب بڑھ رہا ہے جو کراچی کے جنوب مغرب سے 230 کلومیٹر دور ہے۔ سمندری طوفان بلوچستان کی ساحلی پٹی سے قریب ہو رہا ہے، طوفان اورماڑہ سے 180 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور گوادر سے 300 کلومیٹر دور ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق بلوچستان کی ساحلی پٹی کی جانب بڑھتے ہوئے طوفان کا رخ عمان کی جانب ہوگا جب کہ طوفان کا کسی ساحل سے ٹکرانے کا امکان نہیں اور سمندر میں ہی کمزور ہوکر ختم ہونے کا امکان ہے۔ دوسری جانب ہوا کا دباؤ شدت اختیار کرکے ڈپریشن بن چکا ہے چمن طوفانی بارشوں سے سیلابی ریلہ اشیا کا سب بڑا تاریخی ٹنل میں داخل ہونے سے ٹنل مٹی سے بھر گیا ٹرین سروس غیرمعینہ مدت کیلئے معطل کردی گئی درہ کوژک میں لینڈ سلائیڈنگ سے ہیوی ٹریفک معطل ہوگئی شہر میں مواصلاتی نظام درہم برہم کاروباری مراکز سرکاری دفاتر اور بنکوں میں کام سخت متاثر ہوا تفصیلات کے مطابق گزشتہ شب کی طوفانی بارشوں سے ندی نالوں میں طغیانی آنے سے نشیبی علاقے زیرآب آگئے درہ کوژک میں لینڈ سلائیڈنگ سے ہیوی ٹریفک معطل ہوگئی چھوٹی گاڑیوں کیلئے ٹریفک بحال ہے جبکہ ہیوی ٹریفک کی بحالی کیلئے پی ڈی ایم اے انتظامیہ اور این ایچ اے کی ٹیم کام کررہی ہے شیلاباغ کی طرف سے سیلابی ریلہ اشیا کا سب سے بڑا تاریخی ٹنل میں داخل ہوا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظا مت اعلیٰ تعلقا ت عا مه
حکو مت بلو چستا ن

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No.

Dated: 02 SEP 2024 Page No.

Broader political dialogue

Nawaz Sharif, the leader of the ruling party Pakistan Muslim League-Nawaz, has proposed dialogue between all political parties, government and institutions to deal with the crises facing the country. Nawaz Sharif is the most senior politician and has the most experience in governance and one expects him to play an active role on political chaos, actions against the opposition, inflation, electricity bills and economic crisis. In these circumstances, his suggestion regarding broader negotiations is not new. In June this year, Nawaz Sharif said that Imran Khan was the biggest obstacle in the way of political reconciliation in the country.

The Islamabad Policy Institute emphasized the national reconciliation process to restore political stability and highlighted the need for comprehensive debt restructuring as a necessary measure to save the country's declining economy. A report published by this institute includes political reconciliation through dialogue, strengthening of democratic institutions, and implementation of economic reforms focusing on subsidies, fiscal management, tax and debt restructuring, security threats by reshaping the militancy landscape. It was recommended to counter and deal with radicalization and resolve the Balochistan issue politically. Empowering the Foreign Office to prioritize economic diplomacy was also part of the report's recommendations. The report identified the lack of political stability as the most important issue and said that only by restoring stability in the political arena; the government can get the necessary breathing space to deal with governance challenges. In this regard, it was recommended to initiate a comprehensive dialogue and reconciliation process. The report suggested that Pakistan should focus on improving key external relations to aid its economic recovery. Additionally, it suggested including international trade experts, development economists and country experts on key bilateral partners to enhance the capacity of the Foreign Office. It will equip it with the necessary insight and advice to determine the best foreign policy options. Recommends major reforms for the energy sector, including its deregulation and a comprehensive review of related policies. Emphasis was placed on removing bureaucratic hurdles within key institutions such as the Federal Board of Revenue (FBR), the Ministry of Power, the State Bank and the Oil and Gas Regulatory Authority. It also highlighted the need to address issues related to foreign exchange losses. Establishing a framework for investment can attract foreign direct investment. This will create a competitive environment. Nawaz Sharif is not only aware of the problems at the front but also of the problems under the surface. Instead of the welfare of the state, it has become a game of enmity. It is better that a meeting of all political parties is called. The situation of the country should be put in front; especially the government, institutions and PTI should be brought together on the points of state importance. The state of Pakistan is above every party and leader. At this time, there are problems for the state of Pakistan. No party can deal with these problems alone, if it happened, this problem would have been solved in the last three years or in the last three decades. Imran Khan and other parties should also show flexibility and try to make the dialogue process concrete and productive.

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETT

Bullet No.________ Dated: 02 SEP 2024 Page No.________

'بلوچستان میں دہشت گردی کے حالیہ واقعات نے ریاستی کمزوری کا پردہ چاک کیا'

زاہد حسین

انتشار کا شکار صوبے میں سلسلہ وار دہشت گرد حملوں نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ عسکریت پسندوں نے نہ صرف سیکیورٹی تنصیبات کو نشانہ بنایا بلکہ بسوں سے مسافروں کو اتار کر ان کے شناختی کارڈ چیک کرکے انہیں قتل کیا۔ یہ شلگتے بلوچستان کی تاریخ کا بدترین خون ریز دن تھا جس میں سیکیورٹی اہلکاروں سمیت متعدد افراد جاں بحق ہوئے۔ بلوچستان کے کالعدم علیحدگی پسند گروپ نے ان حملوں کی ذمہ داری قبول کی۔ ایک جانب جہاں ان پُرتشدد حملوں نے علیحدگی پسندوں کی جانب سے بڑی کارروائیوں کی صلاحیتوں کی نشاندہی کی وہیں دوسری جانب یہ خیبرپختونخوا سے بلوچستان تک پھیلے ہوئے سنگین سیکیورٹی چیلنجز سے نمٹنے میں ریاست کی ناکامی پر بھی سوالات اٹھاتے ہیں۔

خیبرپختونخوا اور بلوچستان دونوں اسٹریٹجک اہم صوبے اس وقت ریاست کی رٹ کو چیلنج کرنے والے عسکریت پسندوں کی جانب سے میدان جنگ بن چکے ہیں۔ ایک جانب خیبرپختونخوا میں سیکیورٹی فورسز ان گروپوں سے نبردآزما ہیں جو طالبان کے اصولوں کا نفاذ چاہتے ہیں جبکہ دوسری جانب بلوچستان میں علیحدگی پسند گروہ اپنی پُرتشدد کارروائیوں کا دائرہ صوبے بھر میں پھیلا رہے ہیں۔ پُرتشدد حملوں کی حالیہ لہر نے صورت حال سے نمٹنے میں ریاست کی کمزوری اور ناکامی کا پردہ چاک کیا۔ جاں بحق سیکیورٹی فورسز کے اہلکاروں کی تعداد نے ظاہر کیا کہ حالات کس قدر سنگین ہوچکے ہیں۔

یہ تو واضح ہے کہ بلوچ علیحدگی پسند دہشت گرد اب اتنے منظم ہوچکے ہیں اور انہیں اتنی حمایت حاصل ہے کہ وہ ایسی کامیاب کارروائیاں کررہے ہیں۔ اس میں کوئی تعجب نہیں کہ یہ تمام حملے ایک ایسے خطے میں ہوئے کہ جو بہت طویل عرصے سے سیاسی عدم اطمینان کا مرکز رہا ہے۔ اس سے قبل دو دہائیوں سے وقتاً فوقتاً اس صوبے میں کم شدت کے حملے ہوتے رہے ہیں لیکن اب مقامی لوگوں میں بڑھتے عدم اعتماد کے سبب یہ بغاوت میں تبدیل ہورہا ہے۔

حالیہ پُرتشدد کارروائیاں ایسے وقت میں کی گئیں کہ جب جنوبی بلوچستان میں کیے گئے عوامی مظاہروں کو چند ہفتے ہی گزرے ہیں۔

یہ صرف ٹارگٹڈ دہشت گردانہ حملے نہیں بلکہ شرپسندوں کی سیکیورٹی فورسز سے جھڑپیں بھی ہوئیں اور صوبے کو ملک کے دیگر صوبوں سے منسلک کرنے والی مرکزی شاہراہ کو بھی رکاوٹیں لگا کر بلاک کردیا گیا۔ غیرتصدیق شدہ فوٹیجز میں ہم نے تربت جوکہ صوبے کا دوسرا بڑا شہر ہے، اس کی سڑکوں پر مسلح افراد کو گشت کرتے دیکھا۔ حکومتی اہلکاروں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ متاثرہ علاقوں میں صورت حال مکمل طور پر ہاتھ سے نکل چکی ہے جبکہ انتظامیہ حالات سنبھالنے میں بالکل ناکام ہے۔

سب سے زیادہ تشویش ناک واقعہ بلوچستان کو پنجاب سے جوڑنے والی مرکزی ہائی وے پر مسافروں کو بسوں سے اتار کر گولیاں مار کر قتل کرنا تھا۔ یہ اس نوعیت کا پہلا واقعہ نہیں لیکن یہ انتہائی گھناؤنا واقعہ تھا۔ عسکریت پسند بڑی تعداد میں غیرمقامی لوگوں کو نشانہ بنارہے ہیں جن میں سے زیادہ تر مزدور طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس طرح کے حملوں نے علیحدگی پسند عسکریت پسندی کو ایک ہولناک رخ دیا ہے۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ کوئی بھی ریاست اس طرح کے پُرتشدد حملوں اور ریاست کی رٹ کو چیلنج کرنے والوں کو برداشت نہیں کرے گی۔ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ریاست کے پاس حق ہے کہ وہ اس نوعیت کی دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے طاقت کا استعمال کرے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ ہم صوبے میں پائے جانے والے سیاسی اضطراب کی وجوہات پر بھی غور کریں کہ آخر بغاوت میں اضافہ کیوں ہورہا ہے۔ طاقت کے استعمال کے باوجود ریاست صوبے میں بڑھتی بغاوت کو دبانے میں ناکام رہی ہے۔ درحقیقت جمہوری اور معاشی حقوق سے محروم مقامی آبادی کی وجہ سے باغی سوچ کو مزید تقویت ملی ہے۔

مظاہروں کو دبانے میں طاقت کے استعمال اور گمشدگی کے بڑھتے ہوئے واقعات نے مقامی آبادی بالخصوص نوجوانوں میں غصے کی آگ کو بھڑکایا ہے اور یوں علیحدگی پسند گروہوں میں بھرتی ہونے والے منحرف افراد کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ رواں ہفتے جو کچھ ہوا اسے ان تمام زاویوں سے الگ کرکے نہیں دیکھا جاسکتا۔ ان اندوہناک واقعات کی ذمہ داری بھی ریاست پر عائد ہوتی ہے جو لوگوں کے درست مطالبات کی شنوائی میں بھی ناکام رہی۔

حالیہ دہشت گردانہ حملے نواب اکبر بگٹی کی برسی کے دن رونما ہوئے جوکہ بلوچستان کے سابق گورنر اور وزیراعلیٰ رہ چکے ہیں جبکہ وہ انتہائی اہم اور بااثر قبائلی رہنما بھی تھے۔ 26 اگست 2006ء کو فوجی آپریشن میں انہیں قتل کردیا گیا تھا۔ ان کی موت بلوچستان میں بغاوت کی تیسری (اور سب سے بڑی) لہر کا سبب بنی۔

گزشتہ دو لہروں کے برعکس ان باغی کارروائیوں کا مرکز وہ خطہ نہیں جہاں قبائلی عمائدین کا غلبہ ہے۔ علیحدگی پسند گروہوں کے زیادہ تر رہنما متوسط طبقے اور قبائلی رہنماؤں کے برعکس تعلیم یافتہ پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں۔ حال ہی میں بلوچستان کے حوالے سے طارق کھوسہ نے لکھا کہ کس طرح ریاستی مظالم نے بولان میڈیکل کالج کے گولڈ میڈلسٹ ڈاکٹر اللہ نذر کو منحرف کیا۔ بلوچ لبریشن فرنٹ کے لیڈر اللہ نذر کو 2005ء میں خفیہ ایجنسیز نے اغوا کیا تھا۔ غیرقانونی حراست میں اس کے بھائی کو ہلاک کردیا گیا۔ دیگر منحرف افراد کی کہانیاں بھی اس سے کچھ مختلف نہیں۔ جبری گمشدگیوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ اور تشدد زدہ لاشوں نے متاثرہ خاندانوں سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگوں کو عسکریت پسندی کی جانب راغب کیا ہے۔ حتیٰ کہ ریاست کی زیادتیوں کے خلاف پُرامن احتجاج کرنے والوں کو بھی غدار قرار دیا گیا۔

یہ سیکیورٹی معاملات سنبھالنے کا ناقص طریقہ ہے جو صوبے کی موجودہ کشیدہ صورت حال کے پیچھے انتہائی اہم وجہ ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں ایک ایسی ہی میڈیا بریفنگ کا حصہ تھا جو جنوری 2017ء میں کوئٹہ میں ایک اعلیٰ سیکیورٹی افسر نے دی تھی۔ اس بریفنگ میں انہوں نے 'سب نیشنلزم' (بلوچ قوم پرستی) کو سب سے بڑا مسئلہ قرار دیا۔ ان کے مطابق سیکیورٹی اداروں کے لیے سب سے اہم ٹاسک یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو پاکستان کے لیے مخلص، پاکستان کے لیے قوم پرست بنائیں۔ جب میں نے سوال پوچھا کہ بلوچ قوم پرست ہونا کیوں غلط ہے اور اس سے پاکستانی نہ ہونے کا کیا تعلق ہے تو اس حوالے سے مجھے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

اس طرح کی نوآبادیاتی سوچ بھی ایک اہم وجہ ہے کہ بلوچ قوم پرست رہنماؤں نے مرکزی دھارے کی سیاست میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا۔ قوم پرست رہنماؤں کو اقتدار سے دور رکھنے کی تمام تر کوششیں کی گئیں۔ جس طرح سیاسی جماعتیں بنائی گئیں اور انہیں صوبے میں اقتدار دیا گیا اس نے جمہوری عمل کا مذاق بنایا۔ 8 فروری کے انتخابات شاید اس کی بدترین مثال ہیں کہ کیسے صوبے میں حکومت بنانے کے لیے نظام کا شیرازہ بکھیرا گیا۔ لیکن متنازع ساکھ رکھنے والی اس حکومت کو عوام کی طاقت نے چیلنج کیا ہے اور یہ ہم نے گوادر اور تربت میں ہونے والے حالیہ مظاہروں اور مارچ کی صورت میں دیکھا۔ یہ مظاہرین علیحدگی پسند یا دہشت گرد نہیں لیکن پھر بھی ریاست نے اپنے اقدامات کے ذریعے انہیں دیوار سے لگانے کی کوشش کی۔ کوئی بھی ملک اپنی آبادی کو منحرف کرکے دہشت گردی پر قابو نہیں پاسکتا۔

اس حقیقت کو رد نہیں کیا جاسکتا کہ ان علیحدگی پسندوں کو بیرونی عناصر کی سرپرستی حاصل ہے جس کی بنا پر وہ حملے کرنے میں کامیاب ہیں۔ لیکن بیرونی قوتیں بھی اسی صورت میں فائدہ اٹھاتی ہیں کہ جب خطے کے حالات پہلے سے ہی انتشار کا شکار ہوں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No.________

Dated: 02 SEP 2024 Page No.________

لوگوں کو کہنا چاہتا ہوں کسی بلوچ نے کسی پنجابی کو نہیں مارا بلکہ دہشتگردوں نے پاکستانیوں کو شہید کیا ہے، دہشتگردوں کی کوئی قوم، مذہب اور کوئی مسلک نہیں ہوتا بلکہ دہشتگرد کو دہشتگرد کہا جائے، بلوچ روایات میں مسافروں کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، خواتین اور بچوں کا احترام ہوتا ہے، معصوم شہریوں کو خواتین اور بچوں کے سامنے بسوں سے اتار کر شہید کرنا یہ بلوچ روایات نہیں، یہ اسلامی روایات ہیں اور نہ ہی معاشرہ اس کی اجازت دیتا ہے۔ حکومت اور ریاست مظلوم کے ساتھ کھڑی ہے جو معصوم شہری شہید ہوئے ہیں ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں ان کے لواحقین کے ساتھ ہیں اور ان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں، ایسے واقعات کے لئے مذمت کا لفظ بہت چھوٹا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسی لئے پنجاب میں حاضر ہوئے ہیں، ان دہشتگردوں سے کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی اور ان سے ایسے ہی نمٹا جائے گا جیسے دہشتگردوں سے سلوک کیا جاتا ہے۔ بلوچستان میں جو حالیہ واقعات ہوئے ہیں دہشتگردوں نے 9 مقامات پر حملہ کیا ہے اور سارے آسان ہدف تھے، ایک پیرا ملٹری کی پوسٹ پر حملہ کیا جہاں تین ایف سی کے جوان شہید ہوئے، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ نقصان نہیں بلکہ سات خودکش دہشتگردوں کے باوجود انہیں یہاں بھرپور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ہے، جہاں جہاں ہدف بنایا گیا اس میں معصوم شہریوں پر حملہ کیا گیا معصوم لوگوں کو شہید کر دیا اور پھر ذمہ داری قبول کر لینا اس سے ثابت ہوتا ہے ان کی کپیسٹی نہیں ہے، انہیں بتانا چاہتے ہیں ظلم کا انجام بڑا بھیانک ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان اور ہماری سکیورٹی فورسز کی کپیسٹی بھی ہے اور اہلیت ہے جو مقدس خون گرا ہے جو مقدس خون بے دردی سے بہایا گیا ہے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا اور قانون کے مطابق سزائیں دلوائی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور آرمی چیف بلوچستان تشریف لائے اور اپیکس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ وفاقی حکومت نے شہداء کے لواحقین کے لئے امداد کا اعلان کیا ہے، بلوچستان حکومت بھی فی کس 20 لاکھ روپے دے گی، جو گاڑیوں کا نقصان ہوا ہے وہ بھی حکومت بلوچستان پورا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ دہشتگردوں کو بسا اوقات میڈیا اور سول سوسائٹی سپیس دیتے ہیں اور انہیں ناراض بلوچ کا نام دیا جاتا ہے، بلوچستان اسمبلی میں رولنگ دی جا چکی ہے کہ انہیں ناراض بلوچ نہیں کہا جائے گا بلکہ انہیں دہشتگرد کہا جائے گا، ہم ان کو دہشتگرد سمجھتے ہیں، جو دہشتگردی کی لہر ہے اس کو کچلا جائے، ہم اپنی رٹ کو قائم کریں گے۔ بلوچستان کنفلکٹ زون ہے یہاں ایسے واقعات کا ہونا انہونی بات نہیں ہے لیکن جو رد عمل وہ بہت اہم ہے، دیکھنا ہوگا کہ حکومت یا ریاست کا رد عمل کیا ہے۔ جو قوم پرستی کی بات کی جاتی ہے اس کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، جیسے مذہب کے نام پر دہشتگردی کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ایسی قوم پرستی کا بھی اس سے کوئی تعلق نہیں، اس کی شدت سے مذمت کی جانی چاہیے، گڈ اور بیڈ

وائلنس کو برداشت نہیں کیا جا سکتا، صوبے کو جتھوں کے حوالے نہیں کیا جا سکتا، یہ پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں، یہ بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط کرنا چاہتے ہیں لیکن اس کو مسلط نہیں کرنے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں پنجاب کے بھائیوں، پاکستانی بھائیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کے لئے آیا ہوں، بلوچستان حکومت، وہاں کے لوگوں کے دل شہداء کے ورثاء کے ساتھ دھڑکتے ہیں، اس طرح کے واقعات دہشتگردی کے خلاف جنگ میں ہمارے عزم کو کمزور نہیں کر سکتے، ان شاء اللہ اس مقدس خون کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں دہشتگردوں، سہولت کاروں اور ہمدردی رکھنے والوں کا گٹھ جوڑ ہے اور یہ واقعات کرتے ہیں، جو سہولت کار ہیں ہماری انٹیلی جنس کی استعداد ہے، فورسز کی استعداد ہے انہیں ضرور کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں پاکستان کے خلاف ایک منظم سازش موجود ہے، دہشتگرد گروپ ہیں، اس کے ساتھ سوشل میڈیا ہے، سوشل موبلائزیشن ہے، یہ کردار ہیں جو پاکستان کے خلاف حملہ آور ہیں، "را" فنڈڈ دہشتگرد ہیں اور حکومت کے پاس اس سب کے ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک بار پھر واضح کرنا چاہتا ہوں جو قوم پرستی کی بات کرتے ہیں ان کا قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں، یہ ملک دشمن ایجنسیز کے آلہ کار ہیں، انہیں تربیت دی جاتی ہے، فنڈز دیے جاتے ہیں اور پھر انہیں آسان ہدف دیے جاتے ہیں جس میں یہ معصوم لوگوں پر حملہ آور ہوتے ہیں، بہت سے عوامل اکٹھے کر کے پاکستان پر حملہ آور ہیں، دہشتگردوں میں استعداد نہیں کہ وہ ہارڈ ہدف کو نشانہ بنا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اپیکس کمیٹی کی فارمیشن ہے، اختر مینگل اس کے ممبر نہیں ہے، جو ممبر ہیں ان کو اس اجلاس میں بلایا جاتا ہے۔ انہوں نے مسنگ پرسنز کے حوالے سے سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان کے خلاف ایک منظم قسم کی سازش ہو رہی ہے، اس حوالے سے آرگنائزڈ مہم چلائی جا رہی ہے اس میں سوشل میڈیا ہے، سوشل موبلائزیشن ہے، اگر آئین انہیں حق دیتا ہے کہ جلوس کریں وہیں آئین حکومت کو اختیار دیتا ہے کہ وہ آرگنائز کرے۔ آپ ریاست کے خلاف دماغوں میں زہر اگلیں، آپ کو موبلائزیشن کرکے آواز چاہیے تاکہ لوگ آپ کی وکالت کریں کہ یہ

مظلوم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سی پیک پاکستان کا مستقبل ہے اس نے پاکستان میں کردار ادا کرنا ہے، اس کے دوسرے فیز کی تیاریاں ہو رہی ہیں، ایسے میں داسو میں کیا ہوا، بلوچستان میں کیا ہوا، یہ صرف اور صرف پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی سازش ہے، معاشی طریقے سے، دہشتگردی سے اور ایک خاص سیاست کے ذریعے جس میں ریاست سے نوجوان کو دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن ہم اس کوشش کو ناکام بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بتایا جائے بلوچستان میں کون سا سیاسی مسئلہ ہے اور کون سا حل چاہیے، بلوچستان میں سیاسی مسئلہ کیا ہے؟۔ ایک طرف دہشتگرد ہیں، "را" فنڈڈ دہشتگرد ہے جو معصوم لوگوں کو شہید کر رہے ہیں، ریاستی اداروں پر حملہ آور ہیں، قومی املاک کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور پھر کنفیوژن پیدا کی جاتی ہے کہ سیاسی مسئلہ ہے، جنہوں نے بندوق اٹھائی ہوئی ہے کیا یہ سیاسی مسئلہ ہے، الیکشن میں سیاسی مسئلہ ہو سکتا ہے کہ کسی کو نتائج پر اعتراض ہو لیکن اس کے لئے آئین میں فریم ورک دیا ہوا ہے پلیٹ فارم ہے، سیاستدان آپس میں الجھتے بھی ہیں اور سلجھتے بھی ہیں، پاکستان میں تو سیاسی مسائل نظر آتے ہیں بلوچستان میں کوئی سیاسی مسئلہ نظر نہیں آتا، یہ صرف دہشتگرد ہیں جو معصوم لوگوں کو قتل کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں سے بھی آواز آتی ہے کہ مذاکرات کریں۔ میں آئین کے فریم ورک کے اندر رہتے ہوئے تو مذاکرات کر سکتا ہوں لیکن اس سے باہر جو آزادی کی بات کر رہا ہے اس سے کیسے بات کی جا سکتی ہے، 23 معصوم لوگوں کو بسوں سے اتار کر شہید کر دیا گیا ان سے مذاکرات کروں یا انہیں کیفر کردار تک پہنچاؤں، کیا ان سے بھیک مانگوں مذاکرات کرو، کسی قیمت پر مذاکرات نہیں ہوں گے، یہ عدالت میں پیش ہوں گے اور ضرور کیفر کردار تک پہنچیں گے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ میں واضح کر دوں بلوچستان میں کوئی آرمی نہیں ہے، بلوچستان میں کوئی ملٹری آپریشن نہیں ہے، کوئٹہ میں پیرا ملٹری فورس ہے جو تھرڈ کپیسٹی میں استعمال ہوتا ہے، ریاست نے ادارے بنائے ہیں تاکہ وہ تھریٹ کے چیلنج کو قبول کریں، اتنا بڑا چیلنج نہیں کہ آرمی کو استعمال کیا جائے۔ بلوچستان میں پیرا ملٹری ہے، ایف سی ہے، لیویز، سی ٹی ڈی اور پولیس ہے اور بڑی آسانی سے کام کیا جا سکتا ہے، اگر سوات طرز کے آپریشن کی ضرورت پڑی تو بالکل کیا جا سکتا ہے۔ فی الوقت ہم انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کر رہے ہیں۔ لوگ سوسائٹی کے اندر سے ہیں اس لئے مشکلات اور چیلنجز ہیں ہم پہلے بھی ان سے نمٹے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حقوق کی جنگ کی بات کی جاتی ہے، بتایا جائے کون سے حقوق ہیں، جو ڈویلپمنٹ لاہور میں ہوتی ہے کیا وہ گوجرانوالہ میں ہے، جو کراچی میں ہے کیا وہ کشمور

میں ہے، جو پشاور میں ہے کیا وہ مردان میں ہے، یہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے، یہاں بھی کنفیوژن پیدا کی جا رہی ہے، کوئی حقوق کی جنگ نہیں، یہ صرف اور صرف دہشتگردی ہے آئین پاکستان نے بلوچستان کو اس کے حقوق دیے ہیں، این ایف سی ایوارڈ میں پنجاب نے اپنے حصے کا شیئر دیا۔ بیڈ گورننس کے ایشوز ضرور ہیں لیکن ایسا نہیں ہے کہ بلوچستان میں ترقی کا عمل نہیں ہو رہا۔ انہوں نے کہا کہ جو اصل مسئلہ ہے جو بیانیہ پرنٹ کی جا رہی ہے جو بیانیہ پہنچ رہا ہے وہ درست نہیں ہے۔ بلوچستان میں جو خون بہا ہے وہ پنجابی کا خون نہیں پاکستانی کا خون بہا ہے، یہ بلوچوں، پشتونوں کو بھی مار رہے ہیں، ہم اس تقسیم کو انگیج نہیں کر سکتے، ہم سب پہلے پاکستانی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست ناکام نہیں ہے حکومت کی ناکامی اور کوتاہی ہو سکتی ہے لیکن ریاست کی ناکامی نہیں ہے۔ گوریلا وار ہے، یہ کنفلکٹ والا خطہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچے میں رحیم یار خان میں آپریشن ہوتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے رحیم یار خان میں کچے میں آپریشن ہو رہا، اسے پورے پنجاب میں آپریشن نہیں کہا جاتا لیکن بلوچستان میں پورے بلوچستان میں آپریشن کہا جاتا ہے، وہاں کہیں آپریشن نہیں ہو رہا، جو قتل و غارت میں شامل ہوگا اس کے پیچھے ضرور جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو کمزور کرنے کی منظم سازش ہے اور اس میں شامل لوگ تین جگہوں سے کامیاب ہیں جس میں دہشتگرد ہیں، سوشل میڈیا ہے جس میں نوجوان کو ریاست سے دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، سوشل موبلائزیشن ہے، یہ وکٹم کارڈ کھیلتے ہیں، میں پھر کہوں گا ان کو ناراض بلوچ نہ کہیں یہ دہشتگرد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ ہیں جو بیرون ممالک پر تعیش زندگی گزار رہے ہیں اور یہاں کے نوجوانوں کو پراپیگنڈا ٹول کے ذریعے جذباتی کر کے پہاڑوں کی طرف سے بھیجا جاتا ہے، ان کے اپنے بچے بھی پر تعیش زندگی گزار رہے ہیں، انہیں انٹرپول کے ذریعے لانا چاہیے، ریڈ وارنٹس جاری ہونے چاہئیں کیونکہ یہ دہشتگردی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بشیر زیب بی ایل اے کا ہیڈ ہے یہ ساری ایک آرگنائزڈ "را" فنڈڈ دہشتگردی ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: Century Express Quetta

Bullet No.____ Dated: 02 SEP 2024 Page No.____

بلوچستان جل رہا ہے

بادل نخواستہ

ڈاکٹر منصور نورانی

mnoorani08@hotmail.com

رقبے کے لحاظ سے ہمارا سب سے بڑا صوبہ کئی دہائیوں سے بدامنی کا شکار ہے۔ وہاں کے لوگوں میں احساس محرومی پایا جاتا ہے۔ یہ احساس محرومی کس وجہ سے ہے؟ ہم نے آج تک اسے جاننے کی کوشش ہی نہیں کی اور جب بھی اس کی اصل وجہ معلوم ہوئی تھی ہے یا ہم اسے جانتے ہوئے بھی نظر انداز کرتے رہے ہیں تو پھر اس کا علاج بھی کیسے ممکن ہو۔ ہم نے ہمیشہ اس کا علاج غلط انداز میں کرنے کی کوشش کی، جب کہ ہمارا اشرافیہ اور حکمرانوں پر ہمیشہ گہری نظر رکھتا رہا ہے۔ اس نے وہاں کے لوگوں کے احساس محرومی کو مزید اشتعال دلانے کی کوششیں کیں۔

پچھلے دنوں بے گناہ لوگوں کو قتل کردینے کے کئی واقعات رونما ہوئے اور ایسا لگتا ہے کہ صوبہ میں حالات اب ہمارے قابو سے باہر نکل رہے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ کراچی شہر میں بھی قتل و غارت گری کے کچھ ایسے ہی واقعات ہوا کرتے تھے اور روزانہ دس بارہ افراد کو قتل کیا جاتا یا ٹارگٹ کلنگ ایک معمول بن چکا تھا لیکن ہم نے اس کا علاج ایک آپریشن کے ذریعے کر ڈالا اور کسی حد تک اس میں کامیاب بھی ہوگئے مگر کراچی اور بلوچستان میں بہت فرق ہے۔ کراچی میں ایک پارٹی یہ سب کچھ کروا رہی تھی اور ہم نے اس پارٹی کی قیادت ہی کو پارٹی سے علیحدہ کردیا جب کہ بلوچستان میں قتل و غارت گری کوئی ایک پارٹی نہیں کروا رہی ہے۔ یہ گوریلا طرز کی وارداتیں ہیں جس کا کوئی سرپرست نہیں ہے۔ کچھ مخصوص گروہ چوری چھپے یہ وارداتیں کر رہے ہیں جنھیں یقیناً باہر سے کمک پہنچائی جا رہی ہے۔

ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمارا سی پیک منصوبہ گوادر کو چین سے ملاتا ہے اور کچھ بین الاقوامی طاقتوں کو یہ بات پہلے دن سے گوارا نہیں ہے۔ وہ اس منصوبے کو ہر حال میں سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں۔ اس مقصد سے انھوں نے اس صوبے کے احساس محرومی کو مزید ہوا دینے کی کوششیں شروع کر رکھی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک عرصے سے وہاں جبری گمشدگی اور لوگوں کا لاپتہ ہو جانا بھی اس احساس محرومی کو اور بھی ہوا دیتا رہا ہے۔ بعد ازاں لاپتہ ہوجانے والے لوگوں کی مسخ شدہ لاشوں کا ملنا بھی اس میں مزید اشتعال کا باعث بنتا رہا ہے۔ ہم نے آج تک اس کا علاج تلاش نہیں کیا۔ ایوب خان کے زمانے سے وہاں آپریشن کرکے مسئلے کا حل ڈھونڈا جاتا رہا ہے۔ ایوب خان کے بعد یہاں جو پہلی سول حکومت قائم ہوئی تھی اسے بھی ذوالفقار علی بھٹو حکومت نے چلنے نہیں دیا۔ ملک کے باقی تین صوبے جمہوریت کے ثمرات سے نوازے جاتے رہے لیکن صوبہ بلوچستان کو اس سے محروم کردیا گیا۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بلوچستان کے سردار بھی وقتی حکومت سے اس کے بدلے رقم بٹورتے رہے اور خاموش رہے، وہ اگر چاہتے تو حکومت کو ایسا کرنے سے روک سکتے تھے لیکن ذاتی مصلحت اور مفاد نے انھیں ایسا کرنے نہیں دیا۔ ذوالفقار علی بھٹو حکومت کے بعد بھی جو حکومتیں آئیں انھوں نے وہاں کے احساس محرومی کو دور کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی بس صرف زبانی کلامی بڑے بڑے بیانات دیے جاتے رہے۔ نواب اکبر بگٹی کے قتل نے اس احساس محرومی کو ہوا دی۔ وہ دن ہے اور آج کا دن بلوچستان مسلسل جل رہا ہے۔ باقی تینوں صوبے کے سیاسی رہنماؤں کو صرف اپنی فکر لاحق ہے، وہ جانتے ہیں کہ بلوچستان کی حکومت نہ بھی ملی تو ان کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح صوبہ پنجاب کو قابو کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب میں جس سیاسی پارٹی کو اکثریت حاصل ہوتی ہے وہی وفاق میں حکومت بنالیتا ہے۔

بلوچستان کی سرحدیں ایران اور افغانستان سے ملتی ہیں اور یہ دونوں ممالک سے افراد کا یہاں آنا جانا بہت آسان ہے۔ اسی لیے ہمارے ملک میں اسمگلنگ بھی یہیں سے ہی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ خیبر پختونخوا بھی کچھ ایسی ہی صورتحال سے دوچار ہے۔ وہاں بھی علیحدگی پسند قوتیں اکثر سر اٹھاتی رہی ہیں۔ تحریک طالبان پاکستان کی سرگرمیاں بھی اسی صوبے میں ہوا کرتی ہیں اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس ملک میں دہشت گردی کی وارداتوں کی شروعات بھی یہیں سے ہوتی ہیں۔ ہم اس وقت دو اہم صوبوں میں غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہیں۔ ایک طرف کھلم کھلا غیر ملکی سرحدوں سے دہشت گردی کی جا رہی ہے تو دوسری طرف بلوچستان کے اندر سے قتل و غارت گری کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ ہم یکے بعد دیگرے آپریشن کرکے معاملات اور حالات ٹھیک کرنے کی کوششیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن صورتحال وہی کے وہی رہتی ہے اور ملک میں استحکام نہیں آتا۔ یہ ہماری ہی کمزوری ہے کہ جس وقت ساری دنیا میں کوئی ملک بھی ہمیں سپورٹ کرنے کو تیار نہیں ہے ایک چائنا ہی ہے جس نے برے وقت میں ہمارا ہاتھ تھاما ہے، وہ آنکھ بند کرکے ہم پر اپنا پیسہ لگا رہا ہے اور ہم اس کے انجینئروں کی حفاظت بھی نہیں کر پا رہے ہیں، وہ کب تک اپنے لوگوں کو تسلی دیتا رہے گا، جن کے پیاروں کی لاشیں یہاں سے وہاں منتقل ہوتی رہی ہیں۔

بلوچستان میں کئی علاقے ایسے ہیں جہاں رات تو رات دن کے اوقات میں بھی کوئی آرام سے زندہ سلامت گزر نہیں سکتا ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ یہاں آج ایسی خطرناک صورتحال پیدا ہوچکی ہے۔ لاپتہ ہوجانے والے افراد اگر دہشت گردی کی وارداتوں میں ملوث رہے ہیں تو انھیں یوں لاپتہ کرنے کے بجائے سول عدالتوں میں لایا جائے۔ جبری گمشدگی سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اکبر بگٹی بھی اگر مجرم تھا تو اُسے قوم کے سامنے لانا چاہیے تھا۔ اسی سالہ بزرگ کو جو زیادہ سے زیادہ مزید چند سال جی لیتا یوں قتل کرکے خاموش کردینا درست طریقہ نہیں ہے۔ ہمیں آج یہ پتا نہیں ہے کہ ہم کب اس دہشت گردی سے باہر نکل پائیں گے۔ ہمارے یہاں جب تک امن قائم نہیں ہوگا کوئی ملک بھی ہمارے یہاں سرمایہ کاری کو نہیں آئے گا۔ یہ خود مختاری اور خود انحصاری کے سارے خواب یونہی ادھورے رہ جائیں گے۔ بلوچستان میں امن قائم کرنے کے لیے کوئی ایسا حل تلاش کیا جائے جس سے وہاں کے عوام کی مزید دل شکنی اور دل آزاری نہ ہو۔ کچھ افراد کو غائب کرکے یوں لاپتہ کردینے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا بلکہ مزید گراوٹ کا شکار ہوگا، وہاں جو لوگ آج دہشت گردوں کا ساتھ نہیں دے رہے ہیں، ایسا نہ ہو کہ کل وہ بھی اُن کے ساتھ مل جائیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. ______ Dated: 02 SEP 2024 Page No. ______

زوال کا اپنا ہی ایک مزہ ہے

ایاز امیر

رومن ایمپائر کے زوال پر ایڈورڈ گبن نے جو تاریخ لکھی اُس کا شمار دنیا کی بہترین تاریخ کی کتابوں میں ہوتا ہے۔ زبان اور سٹائل ایسا کہ پڑھتے ہوئے مزہ آجاتا ہے۔ دنیا کے جھمیلوں سے کوئی بیزار ہو تو گبن کی یہ کتاب اور اس جیسی دو تین اور کتب پاس ہوں' شام کے سایوں یا تنہائیوں کیلئے بھی کچھ مداوا ہو تو انسان کو اور کیا چاہیے۔ سلطنت روما کے بڑے بڑے قیصر ہوئے ہیں' ان میں بہتوں کی خوبیاں بے شمار تھیں اور جو عیاشی اور قتل و غارت کی راہوں پر چلے اُنکے کارنامے پڑھ کر بھی انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔

مغلوں کے عروج کی باتیں اپنی جگہ لیکن اُس سلطنت پر زوال کے سائے گہرے ہوئے تو چاشنی والا مزہ تب آتا ہے۔ اورنگزیب عالمگیر کی وفات 1707ء میں ہوتی ہے اور 1739ء میں ایران سے نادرشاہ نازل ہوتا ہے۔ دلی کے قریب مغل سپاہ کو شکست ہوتی ہے اور نادرشاہ مغل دارالحکومت پر قابض ہو جاتا ہے۔ شہر میں شور اٹھتا ہے تو قتل عام کا حکم دے دیا جاتا ہے اور پھر ایرانی تلواریں ایسی چلتی ہیں کہ دلی کی گلیاں خون میں نہلا دی جاتی ہیں۔ مغل شہزادیوں کو نادرشاہ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور بہو بنانے کی خاطر ان میں سے ایک کا چناؤ ہوتا ہے۔ ایرانی فوج واپسی کا منہ کرتی ہے تو خزانہ دلی کو خالی کر کے جاتی ہے۔ وہ اسی لوٹ مار میں نادرشاہی فوج کے قبضے میں آیا۔ معاہدہ شکست کے تحت پنجاب اور افغانستان سلطنت ایران کے حوالے کر دیے گئے۔ نادرشاہ کی وفات کے بعد جب احمد شاہ ابدالی حاکمِ کابل بنا تو پنجاب اُسی ناتے اُس کی سلطنت کا حصہ بنا۔ یعنی پنجاب اُس حملے کے نتیجے میں مسلمانانِ ہند کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔ یہ تو سکھوں کی مہربانی کہ پنجاب کی سرزمین پر اُنہوں نے اپنی سلطنت قائم کی اور یہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی ہمت اور دلیری تھی جس کی وجہ سے افغان حاکمیت سے اٹک' نوشہرہ اور پشاور چھڑوائے گئے۔ سکھوں کے بعد انگریز آئے تو یہ سارا علاقہ اُن کے کنٹرول میں گیا اور کیونکہ ہم انگریزوں کے وارث بنے تو پشاور اور نوشہرہ ہمارے حصے میں آئے۔ اس روداد سے واضح ہو جانا چاہیے کہ سکھوں کا دور نہ آتا تو دریائے سندھ کے پار سارے علاقہ جات سلطنت کابل کے زیرِ تسلط رہتے۔ اسی تاریخ کی وجہ سے کسی افغان حکومت یا حاکم نے وہ لائن جسے ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں تسلیم نہیں کی جو افغانستان اور برطانوی ہندوستان کے درمیان کھینچی گئی۔

اپنے زمانے میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سلطنت بڑی مضبوط اور طاقتور تھی لیکن اُن کی وفات کے بعد تقریباً دس سال کے اندر وہ طاقتور ریاست شکست و ریخت کا شکار ہوگئی اور دو جنگوں کے بعد انگریزوں کا قبضہ اس خطے پر ہوگیا۔ انگریزوں نے ترکِ ہندوستان کا فیصلہ کیا اور ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو یہ علاقے پاکستان بن گئے۔ اس لیے یہ بات ذہن نشین رہے کہ زوالِ مغلیہ کے بعد مسلمانانِ ہند نے پنجاب' سندھ اور پختونوں کے علاقوں کو بزورِ شمشیر یا بزورِ بازو حاصل نہیں کیا تھا۔ یہ تو تقسیمِ ہند کے تحت ایک آئینی بندوبست کے ذریعے ایک نئی ریاست قائم ہوئی اور ظاہر ہے ہم اُس کے وارث بن گئے۔ جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے وہ اس آئینی بندوبست کا حصہ نہ تھا۔ ریاستِ قلات کا اپنا ایک وجود تھا جسے پاکستان کے بننے کے تقریباً ایک سال بعد ختم کیا گیا اور قلات کا پاکستان سے الحاق عمل میں لایا گیا۔ تاریخِ بلوچستان کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا' اس پر مزید روشنی کوئی منجھا ہوا سکالر ہی ڈال سکتا ہے۔

امریکہ کی تیرہ ریاستوں نے انگلستان کے خلاف بغاوت کی اور آزادی حاصل کرنے کے بعد ریاست ہائے متحدہ کو تشکیل دیا۔ ایک فیڈریشن قائم ہوئی لیکن اُن تیرہ ریاستوں نے اپنی اندرونی خودمختاری قائم رکھی۔ مزید ریاستیں یونائیٹڈ سٹیٹس کا حصہ بنتی گئیں لیکن ان سب نے بھی اپنی داخلی خودمختاری پر آنچ نہ آنے دی۔ روسی انقلاب کے بعد جب سوویت یونین تشکیل پایا تو قائدِ انقلاب لینن نے مختلف قومیتوں کے الگ تشخص کو قائم رکھنے پر زور دیا۔ سٹالن بڑا جابر قسم کا حکمران تھا لیکن اُس کے زمانے میں مختلف قومیتوں کے کلچر کو زندہ رکھا گیا۔ پاکستان کا البتہ انوکھا تجربہ ظاہر ہوا کیونکہ یہاں کی مختلف قومیتوں کو ایک ہی مصنوعی نظریے کے سانچے میں ڈھالنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ امریکہ میں پچاس ریاستوں کی اندرونی خودمختاری متحدہ امریکہ کے وجود کیلئے کوئی خطرہ نہیں۔ برطانیہ والے برملا کہتے ہیں کہ متحدہ سلطنت یعنی یونائیٹڈ کنگڈم چار قوموں کا مجموعہ ہے: سکاٹ لینڈ' ویلز' انگلینڈ اور آئرلینڈ۔ یہ کہتے ہوئے اُنہیں کوئی ڈر نہیں کہ سلطنت بکھر سکتی ہے۔ سکاٹ لینڈ کی آزادی پر ریفرنڈم ہوتا ہے لیکن کوئی آوازیں نہیں اٹھتیں کہ ہائے ہائے یہ کیا ہو رہا ہے۔ پاکستان میں پتا نہیں کیا خوف ہمارے دلوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ یہاں پر کوئی قومیت کی بات کرتا تو فوراً سے پہلے اُسے غداری کا لقب دے دیا جاتا۔ آج ریاستِ پاکستان کو ایک نئی صورتحال کا سامنا ہے جس میں نظریات کی پرانی باتوں کی صدا اب سنائی نہیں دیتی۔ فرسودہ باتوں سے آج کی صورتحال بہت آگے جا چکی ہے۔

اب اس بات میں کوئی شک نہیں رہنا چاہیے کہ اگر یہاں زوال کی داستانیں نہیں لکھی جا رہیں تو زوال جیسی داستانوں میں ہم گھرے ہوئے ضرور ہیں۔ قومی اُفق پر بے یقینی اور لاچاری کی فضا چھائی ہوئی ہے۔ امید کی کرن کوئی ہے بھی تو نظر نہیں آرہی۔ اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے بعد کی مغلیہ تاریخ پڑھ لیں اور جو اُن میں کردار نمایاں تھے ویسے ہی کردار آج کے حالات میں نظر آتے ہیں۔ مغلیہ سلطنت کا زوال شروع ہو چکا تھا لیکن تب بھی امرا کے محل اور جاگیروں کا سلسلہ قائم تھا۔ پاکستان میں یہی صورتحال نظر آتی ہے۔ ایک طرف غربت اور لاچاری لیکن ساتھ ہی ہوشربا عیاشیاں۔ وسیع تر غربت کے ہم آہنگ بے پناہ دولت بھی ہے اور جن کے پاس دولت ہے وہ خرچ کرتے ہیں یا بیرونِ ملک لے جاتے ہیں' اس میں حیرانی نہیں ہونی چاہیے۔ روس کے دارالحکومت پیٹروگریڈ میں نومبر 1917ء کی جس شام انقلاب کی پہلی گولی چلی تھیٹروں اور اونچے ریستورانوں میں خوش لباس مرد و خواتین کی اتنی ہی بھیڑ تھی جتنی کہ روز ہوا کرتی تھی۔ ایران کا انقلاب تو نزدیک کی بات ہے' وہاں کے عوام جب شاہِ ایران کے خلاف سڑکوں پر آئے اُس زمانے میں ایران کے اوپر کے طبقات کی عیاشیوں کی کوئی حد نہ تھی۔ یہ اس لیے عرض کرنا ضروری ہے کہ کچھ لوگ کہتے نہیں تھکتے کہ حالات اگر اتنے خراب ہوں تو اونچے شاپنگ مال اور ریستوران اتنے بھرے نہ ہوں۔ یہ فضول کی دلیل ہے' وسیع تر غربت کے سمندر میں عیاشی کے جزیرے رہتے ہیں۔ آج کے پاکستان میں مہنگی گاڑیوں کی کمی نہیں لیکن اُن مناظر کو بھی یاد رکھا جائے جن میں بھوک اور افلاس کی ماری مائیں بچوں سمیت نہروں میں چھلانگیں لگا دیتی ہیں۔

ایسے حکیموں کی کمی نہیں جو کہتے ہیں کہ رونا اپنی جگہ لیکن کوئی حل بھی بتایا جائے۔ سلطنتِ مغلیہ جب زوال کا شکار ہو چکی تھی تو کوئی کیا تجویز دیتا کہ اس عملِ زوال کو کیسے روکا جا سکتا ہے؟ آخر کے مغل بادشاہوں کے پاس حکمرانی کی کوئی چیز رہ نہیں گئی تھی' انگریز کے وظیفوں اور اپنے منعقدہ مشاعروں پر گزارہ کرنے لگے تھے۔ مرزا اسداللہ غالب کی شاعری یا خطوط میں کوئی تجویز یا نصیحت ہے کہ زوالِ مغلیہ کو کیسے روکا جا سکتا ہے؟ وہ بھی کیا منظر ہوگا' ہندوستان کی سرزمین پر کون کون سی ڈرامائی تبدیلیاں رونما نہیں ہو رہیں' کون کون سے طوفان نہیں اُٹھ رہے' اور بہادر شاہ ظفر لال قلعے کے دیوانِ خاص میں بیٹھے ذوق اور غالب کی شاعری کو داد دے رہے ہیں۔ اُس زمانے کی کوئی ایک کتاب تو ہو' کم از کم ہماری گناہگار نظروں کے سامنے سے ایسی کوئی کتاب نہیں گزری' جس میں زوالِ ہندوستان کی روداد لکھی گئی ہو۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: Zamana Quetta

Bullet No.

Dated: 02 SEP 2024 Page No.

بلوچستان، عالمی استعمار اور پاکستان

اُمید

ڈاکٹر احمد سلیم

docahmad786@gmail.com

گزشتہ ماہ کے آخری دنوں میں بلوچستان میں ہونے والی افسوس ناک دہشت گردی کی جڑیں تلاش کی جائیں تو ان کی گہرائی قیام پاکستان کے دنوں تک پہنچ جاتی ہے۔ رقبے کے لحاظ سے پاکستان کے سب سے بڑے اور آبادی کے لحاظ سے سب سے چھوٹے، قدرتی وسائل کے لحاظ سے سب سے امیر لیکن معیشت کے لحاظ سے سب سے غریب صوبے میں دہشت گردی اور مسلح تنازعات کو پانچ چھ بڑے ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اس سب کا آغاز قیام پاکستان کے ساتھ ہی ہو گیا تھا جب خان آف کلات کے چھوٹے بھائی عبدل کریم خان نے پاکستان کے خلاف مسلح جدوجہد کا آغاز کیا۔ انہیں 1950 میں گرفتار کر لیا گیا۔ 1955 میں ون یونٹ بنایا گیا تو بہت سے بلوچوں کے اس بارے میں شدید تحفظات تھے اور انہوں نے اس کے خلاف تحریک کا آغاز کر دیا۔ کہا جا سکتا ہے کہ 1958 کے مارشل لا کی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ بلوچستان میں پھیلنے والی بدامنی بھی تھی۔ ایک بڑے عرصے تک بلوچستان کی حکومت وفاق کے زیر انتظام رہی۔ 1970 میں بلوچستان کو باقاعدہ صوبے کو درجہ دیا گیا۔ 1973 میں اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے بدامنی کی بنا پر بلوچستان کی صوبائی حکومت کو برطرف کیا تو ایک بار پھر وہاں مسلح تحریک نے تیزی پکڑ لی جسے 1974 میں فوجی آپریشن کے ذریعے بظاہر کچل دیا گیا۔ اسکے بعد کچھ عرصہ وہاں کچھ نہ کچھ امن رہا۔ سن دو ہزار اور اسکے بعد، گوادر کی تعمیر کے تناظر میں وہاں ایک بار پھر بدامنی اور دہشت گردی جڑ پکڑنے لگی۔ جنوری 2005 میں ایک لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ ہونے والے واقعے نے اس نئی بدامنی کو عروج پر پہنچا دیا۔ ۲۶ اگست 2006 کو نواب اکبر بگٹی ایک فوجی آپریشن میں مارے گئے۔ یاد رہے کہ بلوچستان میں ہونے والے دہشت گردی کے حالیہ واقعات بھی ۲۵ اگست کی رات اور ۲۶ اگست کی صبح پیش آئے۔

اتنے لمبے عرصے پر پھیلی بدامنی اور دہشت گردی کو ہوا دینے میں بلوچوں کے احساس محرومی کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور ہے لیکن اسکی وجوہات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے تو اس سب کے اصل محرکات صرف "بلوچ علیحدگی پسند"، "مذہبی دہشت گردی" فرقہ واریت یا قوم پرستی نہیں بلکہ اس سب میں کچھ بیرونی اور عالمی طاقتیں ملوث ہیں جن کے اپنے اپنے مفادات ہیں۔ سب سے پہلی وجہ قدرتی وسائل ہیں۔ تمام دنیا میں کوئی بھی ملک جو قدرتی وسائل کی دولت سے مالا مال ہو (خاص طور پر اگر وہ فوجی یا معاشی لحاظ سے کمزور اور غیر ترقی یافتہ ہے) تو وہاں "عالمی طاقتیں" نہ تو امن قائم ہونے دیتی ہیں اور نہ ترقی۔ لیبیا، عراق اور عرب خطے سے لے کر افریقہ تک کے بہت سے ممالک اسکی مثال ہیں۔ بلوچستان کو لیں تو قدرتی وسائل کے ساتھ ساتھ اس کا محل وقوع عالمی طاقتوں کی دلچسپی کی دوسری بڑی وجہ بن جاتا ہے۔ بلوچستان کے مغرب میں ایران اور شمال میں افغانستان واقع ہے اور اس کے ساحلی علاقے سمندری راستے سے مشرق وسطی سے ملتے ہیں۔ آبنائے ہرمز، خلیج عمان اور آگے بحر عرب۔ بلوچستان سے متصل سمندر مشرق و مغرب کا سنگم اور عالمی سمندری جہاز رانی کا اہم ترین راستہ ہے جہاں سے دنیا میں ہونے والی تیل اور گیس کی بحری تجارت کا بڑا حصہ گزرتا ہے۔ ساتھ ہی زمینی طور بھی یہ علاقہ اہم ترین تجارتی راستہ ہونے کے ساتھ ساتھ گیس اور تیل کی ایک سے زائد عالمی پائپ لائنوں کی ممکنہ گزرگاہ ہے۔ یہی وجوہات ہیں جن کی بنا پر نہ صرف آجکل بلکہ قیام پاکستان سے قبل ہی عالمی طاقتوں کی نظریں اس پر لگی ہیں۔ اسی لیے ۲۰۱۲ میں امریکی کانگریس میں پیش ہونے ایک قرارداد میں یہ ناجائز مطالبہ کیا گیا تھا کہ بلوچستان کو پاکستان کے تسلط سے آزاد کروایا جائے۔ کچھ ہی عرصے بعد رکن امریکی کانگریس "ڈینا اوہرابیکر" نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ امریکہ پاکستان میں "علیحدگی پسندوں" کی حمایت جاری رکھے گا۔ افغانستان جنگ کے دوران پاکستان روس کے خلاف امریکہ کا حلیف تھا تو اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے کہ ایک عرصے سے بھارت ان عالمی طاقتوں کے مفادات کا نگران بن کر پاکستان اور اسلام کے ساتھ اپنی دشمنی نبھا رہا ہے۔ کسی بھی ملک یا علاقے میں دہشت گردی یا بدامنی کو پیدا کرنے اور برقرار رکھنے کیلئے تین اہم چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ پیسہ، ہتھیار اور تربیت۔ "کمیونیکیشن" سمیت اس بات کے بے شمار ثبوت موجود ہیں کہ بلوچستان میں یہ تینوں چیزیں بھارت اور اسکے حلیف فراہم کرتے ہیں۔ امریکہ اور عالمی سامراج ضرورت پڑنے پر ایران اور افغانستان کو بھی چین اور پاکستان کے خلاف استعمال کرنا چاہے گا۔ اس عالمی سامراج کی ترجیحات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پاکستان میں اور خاص طور پر بلوچستان میں امن امان قائم نہ ہو تا کہ نہ تو CPEC کامیاب ہو سکے اور نہ گوادر کی بندرگاہ۔ ان تمام عالمی حالات کے تناظر میں بلوچستان میں ہونے والے دہشت گردی کے مختلف واقعات کی حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔ متحرک اور بہترین خارجہ پالیسی کے ساتھ ساتھ بلوچستان میں تعلیم اور ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ تا کہ ان بیرونی ایجنٹوں کو پاکستان کے اندر مقامی افرادی قوت خریدنا مشکل بلکہ ناممکن ہو جائے۔ تعلیم اور شعور اس لیے بھی ضروری ہے کہ عام غریب بلوچی بھی ان عالمی حقیقتوں کو سمجھ سکے کہ یہ سب دہشت گردی، کسی فرقے، برادری یا قوم کے خلاف نہیں بلکہ دراصل پاکستان اور خاص طور پر خود بلوچستان کے خلاف ہے۔ خون کی ہولی کھیلنے والے ان دہشت گردوں کی ہمدردیاں کبھی کسی بلوچ کے ساتھ نہیں ہو سکتیں بلکہ وہ یہ سب اپنے اپنے مفادات کے لیے کر رہے ہیں، چاہے وہ امریکہ کی چین کے تجارتی راستے بند کرنے کی کوشش ہو یا پھر بھارت کی اعلان شدہ اسلام دشمنی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Tribune Express Karachi

Bullet No.________ Dated: 01 SEP 2024 Page No.________

Funds assured for Quetta

QUETTA: Balochistan Chief Minister Mir Sarfraz Bugti on Saturday assured that the government will provide all the required funds for cleaning of the provincial capital city and to make more efficient the sanitation system. The Chief Minister said that Quetta city is the face of the province, its beauty is among the priorities of the government and the process of cleaning and garbage disposal should be expanded to the suburbs of the city. Under the chairmanship of Chief Minister a review meeting on Quetta solid waste management was held. The meeting was briefed by Commissioner Quetta Division Hamza Shafqaat on Quetta Solid Waste Management. It was revealed that the work of collecting waste in Quetta city and its suburbs is going on, the complete desilting of drains is in progress and constructions over drains are being demolished and hospital waste are being disposed of and drive against encroachment is also going on. APP

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No.______ Dated: 02 SEP 2024 Page No.______

صوبائی مشیر محنت و افرادی قوت غلام رسول عمرانی سیلاب سے متاثرہ علاقے کا دورہ کر رہے ہیں

کوئٹہ: صوبائی وزیر حاجی علی مدد جتک اپنی رہائش گاہ پر لوگوں کے مسائل سن رہے ہیں